دفاع اہلسنت
و
رد رافضیت

کیا فدک ہبہ ہوا تھا؟

سنی و شیعہ مناظرہ

اہل سنت مناظر: مولانا علی معاویہ
اہل تشیع مناظر: بخش حسین حیدری

تحریر و تبصرہ: ممتاز قریشی

شیعہ راوی عطیہ عوفی کے بارے میں اہل سنت و اہل تشیع نکتہ نظر

واٹس آپ گروپ
دفاع مکتب اہل بیت

سنی لائبریری ڈاٹ کام

شرائط برائے موضوعِ فدک

اہل سنت مناظر مولانا معاویہ صاحب
اہل تشیع مناظر بخش حسین حیدری

1- مناظرہ تین دن تک چلے گا ایڈمن تین ہو گے ایک گروپ کا کریٹ کرنے والا اور دو مناظر.
2 - اہل سنت مناظر اسی بات پر گفتگو کرے گا جس کو اہل تشیع مناظر بنیاد بنائے جو بات دعوی میں موجود نہیں اس کا جواب نہیں دیا جائے گا اور وضاحت بھی طلب نہیں کی جائے گی گفتگو ٹو دی پوائنٹ ہوگی دعوی سے ہٹ کر کسی بات کا جواب نہیں دیا جائے گا۔
3 - اہل سنت مناظر اپنے دفاع میں اہل تشیع کی دی ہوئی دلیل کو قطعی طور پر رد کرے گا۔
4 - جب تک دعوی کا رد نہیں کیا جائے گا اہل سنت مناظر الزامی جواب پیش نہیں کرے گا۔
5- اہل سنت مناظر دفاع میں جو بھی تاویلات پیش کرے گا اس کو ثابت کرنا ہوگا مستند دلیل یعنی اپنے محققین یا شارحین متقدمین کے قول کے مطابق پابند ہوگا اس کی اپنی تاویل قابل قبول نہیں ہوگی -
6- جب تک ایک نکتہ پر گفتگو مکمل نہیں ہوگی بات آگے نہیں بڑھے گی۔
7- اگر شرائط کی خلاف ورزی کی تو شکست تسلیم کی جائے -
8- مناظرہ 27 تاریخ بروز جمعہ شام 9 بجے شروع ہوگا اور تین دن تک چلے گا جب ٹائم لگا جواب دیا جائے اس درمیان گروپ کا کریٹ کرنے والا بات نہیں کرے گا۔
9- اہل سنت مناظر کوئی بھی حوالہ صرف اس نکتے پر پیش کرے گا جس پر بحث چل رہی ہوگی اور جو شیعہ مناظر کا وجہ اعتراض ہوگا بلا وجہ حوالہ نہیں پیش کرے گا تمام شرائط پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے گا خلاف ورزی کرنے والے کو وارننگ کے بعد نکال دیا جائے گا۔

عنوان: باغ فدک

اہل سنت مناظر: فخرالزمان معاویہ صاحب
شیعہ مناظر: جناب بخش حسین حیدری صاحب
تاریخ: 27 مارچ 2020
نوٹ: مناظرہ تحریری ہوگا اور تین دن جاری رہے گا۔

دعوی اہل تشیع

میرا یہ دعوی فدک جناب رسالت ماب نے جناب سیدہ کو عطا کیا اور حاکم وقت نے فدک دینے سے انکار کر دیا جس سے جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ ناراض ہوگئی اور مرتے دم تک کلام نہ کیا۔

اشکال سنی مناظر: ایک طرف لکھا ھے کہ رسول اللہ ﷺ نے عطا کیا تھا. اور ساتھ یہ بھی لکھا ھے کہ حاکم وقت نے دینے سے انکار کیا، یہ کیسے ؟

جواب شیعہ مناظر: آپ ان میں سے منکر کس پر ہیں ؟

سنی مناظر: فی الحال آپ کا عقیدہ چل رہا ہے. میرے سوال کا جواب دیں وضاحت کریں۔ حاکم وقت نے نہیں دیا یہ تو یقینی ھے. میرا سوال یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے دے دیا تھا تو آپ خلیفہ کے فدک دینے کی بات کیوں کررہے ہیں ؟

شیعہ مناظر: آپ کا اعتراض کس نکتہ پر ہے ؟
1- رسول اللہ کا فدک عطا کرنا
2- حاکم وقت کا نہ دینا اور سیدہ کی ناراضگی۔
اگر دونوں کے منکر ہو تو وضاحت کرو۔
معاویہ صاحب آپ جواب دعوی لکھنے سے قاصر ہیں ، یہ سوال بے تکے ہیں ہاں اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ رسالت ماب نے فدک نہیں دیا تو اس پر جواب دعوی لکھ دیں یا دعوی میں جو دوسری بات رکھی گئی کہ سیدہ ناراض ہوئی حاکم وقت پر تو اس پر جواب دعوی لکھیں۔

مدعی کے دعوی پر فریق مخالف اشکال پیش کرنے کا حق رکھتا ہے اور مدعی پر لازم ہے کہ اس اشکال کو دور کرے۔

سنی مناظر نے جو ابہام بیان کیا وہ اہم ہے کیونکہ شیعہ مناظر کا دعوی دو الگ واقعات کے متعلق ہے اور بیچ میں ایک اہم واقعہ کو جان بوجھ کر نہیں لکھا گیا کیونکہ وہ بات شیعہ قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے۔

غور سے دونوں واقعات پڑھیں۔

1- رسول اللہ کا فدک عطا کرنا

2- حاکم وقت کا نہ دینا اور سیدہ کی ناراضگی۔

اگر باغ فدک نبی کریمﷺ نے سیدہ فاطمہؓ کو عطا کردیا تھا تو رحلت نبی کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کس حیثیت سے سیدہ کو وہی چیز دے سکتے تھے جو پہلے سے ان کے پاس تھی؟

اس کا مطلب یہ ہوا کہ دونوں واقعات کے بیچ ایک اور واقعہ رونما ہوچکا ہے یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور صحابہ کرام نے رحلت نبی کے بعد سیدہ فاطمہؓ سے فدک چھین لیا ہے!! معاذاللہ۔

تبھی تو سیدہ فاطمہ حاکم وقت سے فدک مانگنے گئیں کیونکہ فدک ان کے پاس تھا۔ اگر فدک پہلے سے سیدہ کے پاس ہوتا تو مطالبہ کرنے کی نوبت ہی نہ آتی۔

اب اگر واقعی یہ بیچ کا واقعہ سچ ہوتا تو شیعہ مناظر نے اس واقعہ کو اپنے دعوے کا حصہ کیوں نہ بنایا؟ جبکہ اس ایک واقعہ کو ثابت کرنے سے وہ مناظرہ جیت سکتا تھا لیکن بیچ کے واقعے کا ذکر نہ کرنا بلکہ سنی مناظر نے اشکال پیش کر کے اس طرف توجہ بھی دلائی تو کوئی تشفی بخش جواب نہ دیکر شیعہ مناظر سے یہ ثابت ہوگیا کہ فدک پر صحابہ کرام کا قبضہ ایک جھوٹا واقعہ ہے اور شیعہ علماء مناظروں میں یہ واقعہ ثابت کرنے میں ناکام ہوتے ہیں۔

سنی مناظر: کہاں وضاحت کی؟

یہ معمہ تو سمجھاؤ نہ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عطا کردیا تھا تو خلیفہ وقت کے دینے کا سوال کہاں سے آیا؟کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے؟

شیعہ مناظر: دعوی میں کس نکتہ کی سمجھ نہیں آئی

رسول اللہ کی یا فدک عطا کرنے یا جناب سیدہ کا فدک مانگنے کی یا حاکم کے نہ دینے کی یا جناب سیدہ کے ناراض ہونے کی حاکم پر

آسان سا دعوی سمجھ میں نہیں آ رہا معاویہ صاحب

سنی مناظر: دوبارہ بھیجتا ہوں۔
سوال یہ ھے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رض کو فدک عطا کردیا تھا تو خلیفہ وقت کے نہ دینے کا مطلب کیا ھے ؟

شیعہ مناظر: رسول اللہ کے وصال کے بعد حاکم نے اپنے تصرف میں لے لیا تھا، اب یہ نہیں کہنا کہ تصرف میں کیوں لیا تصرف ہوتا کیا تصرف کی اقسام کیا ہیں

سنی مناظر: اب آ رہے ہو لائن پر.اب یہ بتاؤ کہ حاکم کے تصرف میں لینے سے پہلے کس کے تصرف میں تھا فدک ؟

اس کا جواب شیعہ مناظر نے نہیں دیا۔

غور فرمائیں۔۔ شیعہ مناظر بحالت مجبوری یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ رحلت نبی کے بعد حاکم وقت نے فدک کو اپنے تصرف میں لے لیا تھا یعنی بیچ کا واقعہ ڈھکے چھپے انداز میں بیان تو کر رہے ہیں لیکن اس واقعہ پر مزید گفتگو کرنا نہیں چاہ رہے۔
سنی مناظر نے سوال پوچھا کہ حاکم وقت کے تصرف میں لینے سے پہلے فدک کس کے زیر تصرف تھا ؟ تو اس کا جواب بھی شیعہ مناظر نہ دے سکے جبکہ اپنے دعوی میں واضح لکھ چکے تھے کہ نبی کریمﷺ نے سیدہ فاطمہ کو فدک عطا کردیا تھا یعنی دور نبوی میں فدک سیدہ فاطمہ کے تصرف میں تھا۔
دیکھیں سچ کس کس انداز سے سامنے آتا ہے، عام لوگ بس سمجھنے کی کوشش کریں۔
شیعہ مناظر کو جواب میں بس یہ کہنا تھا کہ حاکم وقت سے پہلے فدک سیدہ فاطمہ کے تصرف میں تھا۔ جو بات دعوی میں بیان کی وہی بات تو پوچھی جا رہی تھی۔لیکن شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہ دیا کیونکہ دعوی میں فدک کا عطا کرنا صریح جھوٹ ہے۔ فدک کبھی بھی سیدہ فاطمہ کے زیر تصرف نہیں رہا اور جب فدک سیدہ فاطمہؓکو عطا ہی نہ ہوا تو رحلت نبی کے بعد صحابہ کیسے سیدہ فاطمہؓسے چھین سکتے ہیں ؟

جواب دعوی اهل السنت

رسول اللہ ﷺ کا سیدہ فاطمہ رض کو فدک عطا کرنا جھوٹ ھے.
سیدہ فاطمہ رض کی ناراضگی ثابت نہیں البتہ سیدنا علی رض سے ان کا ناراض ہونا شیعہ کتب سے ثابت ھے اور شیعہ کتاب سے ثابت ھے کہ سیدہ رض نے وفات سے پہلے بات کی.

سنی مناظر نے شیعہ مناظر کے دعوی کو رد کرتے ہوئے صاف لکھا ہے کہ فدک کا عطا کرنا جھوٹ ہے ۔ اس سے شیعہ کے پورے دعوے کا رد ہونا ظاہر ہوتا ہے ۔ جب فدک ہبہ نہیں ہوا تو سیدہ فاطمہؓ کے تصرف میں بھی نہیں آیا اور نہ ہی رحلت نبی کریمﷺ کے بعد فدک چھینا گیا ۔ اس کے بعد فدک کی صرف ایک ہی حیثیت بچتی ہے اور وہ ہے مالی میراث نبوی ، لیکن دوران مناظرہ شیعہ مناظر مالی وراثت پر گفتگو کرنے سے پرہیز کرتے رہے ۔

شیعہ مناظر: ہمیشہ سیدہ فاطمہ اور مولا علی کی ناراضگی پر بات کرتے ہیں اس کا جواب اس کو دو لفظوں میں دیتا ہوں
پہلی بات اس روایت کی سند پیش کریں پھر جرح کرنا
دوسری بات یہ روایت درایت کے اعتبار سے ٹھیک نہیں ہے کیونکہ شریعت میں مرد کے لیے چار شادیاں جائز ہیں
کیا علی دوسری شادی کرکے شریعت کے خلاف کر رہے تھے جو نبی نے علی کو شادی سے منع کیا ؟ کیا نبی کسی شرعی کام سے منع کر سکتے ہیں ؟
کیا سیدہ فاطمہ کسی شرعی کام کرنے سے ناراض ہوسکتی ہے جو علی سے ناراض ہو ؟
ولو بالفرض تمام چیزیں مان بھی لیں پھر بھی علی علیہ السلام نے ایک جائز کام ترک کرکے نبی کی لخت جگر کو راضی کیا کیوں کے علی جانتے تھے سیدہ فاطمہ کی ناراضگی نبی کی ناراضگی ہے

لیکن کاش کے ابوبکر اس طرح سوچتے سیدہ کو ناراض نہ کرتے ہم شیعان حیدر کرار ابوبکر پر جان نچھاور کرتے لیکن سیدہ کو ناراض کرکے نبی کو ناراض کیا لہذا غضب خدا کے مستحق ہوئے
اور آپ کو چیلنج دیتا ہوں آپ کسی کتاب میں ثابت کریں سیدہ فاطمہ علی علیہ السلام سے ناراض ہوئی مرتے دم تک
یا ہم ثابت کرتے ہیں سیدہ فاطمہ ابوبکر سے ناراض ہوئی مرتے دم تک

غضبت فاطمہ علی ابی بکر حتی ماتت

دوستان معاویہ صاحب کی دعوی میں حضرت علی علیہ السلام پر اعتراض کا جواب دیا ہے جبکہ میرے دعوی میں یہ لفظ موجود نہیں
معاویہ صاحب کو جواب دعوی ہی لکھنا نہیں آیا یہ فدک کے موضوع سے فرار ہونا چاہتا ہے

سیدنا علیؓ نے جب ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا تو نہ صرف سیدہ فاطمہؓ بلکہ نبی کریم ﷺ کو بھی سخت تکلیف پہنچی تھی اور یہ بات صرف گھر تک محدود نہ رکھی گئی بلکہ ناراضگی رسول کو منبر سے خطبہ دیکر امت تک پہنچایا گیا۔ اب اس واقعہ کی بھی تاویل شیعہ مناظر کر رہا ہے!!
شیعہ کی تاویلات:

1- روایت کی سند:

یہ واقعہ اہل سنت و اہل تشیع کے معتبر ترین کتب میں الفاظ کی تبدیلی سے بیان شدہ ہے یعنی متفق علیہ حقیقت ہے۔

2- درایت:

مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے۔

کیا یہ بات نبی کریم ﷺ نہیں جانتے تھے؟ مطلب ایک غلط بات پر نبی کریم اتنے ناراض ہوئے کہ منبر پر خطبہ دیکر سب کو بتا رہے ہیں؟ بیشک نبی کریم بنص قرآن مومنوں کی جان و مال پر تصرف رکھتے ہیں۔

کیا نبی کریم کسی شرعی کام سے منع کرسکتے ہیں؟

جی بالکل۔ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں کہ نبی کریم نے انفرادی طور پر کسی ایک کے لئے شریعت میں نرمی یا سختی لاگو کی ہے۔
بیشک سیدنا علیؓ نے شادی کا فیصلہ ملتوی کر کے سیدہ فاطمہ اور نبی کریم کو راضی کر لیا۔ بالکل اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی سیدہ فاطمہؓ کو فرمان نبوی سنا کر اپنی مجبوری ظاہر کرتے ہوئے اپنی پوری جائیداد پیش کردی اگر بلفرض کوئی رنجش بھی ہوئی تو سیدہ فاطمہؓ کو راضی کرنے کی کوشش کی بلکہ آخری ایام میں عیادت کرتے ہوئے سیدہ فاطمہؓ کو راضی بھی کرلیا۔

شیعہ سیدنا علی سے سیدہ کا راضی ہونا تسلیم کرتے ہیں تو حضرت ابوبکر صدیقؓ سے سیدہ کا راضی ہونا بھی تسلیم کرنا چاہئے کیونکہ یہ حقیقت اہل سنت و اہل تشیع معتبر کتب میں موجود ہے۔

سنی مناظر: یہ مناظر ھے واہ
آپ میرے بات کا رد بعد میں کرنا جب میں وہ پیش کروں. پہلے آپ کے ذمے اپنا دعویٰ ثابت کرنا ھے۔ آپ نے جواب کس بات کا دیا ؟
کیا میں نے کوئی دلیل پیش کی ؟ تم بھی مناظر ہو یہ ہماری بدقسمتی ہے
اگر مجھے جواب دعوی لکھنا نہیں آیا تو آپ بتا دو کہ کیا لکھوں ؟
اصل میں میرے جواب دعوی پر آپ لوگوں پریشان ہیں اس لیے ایسا کہہ رہے ہو۔

شیعہ مناظر: ہم کو پریشانی نہیں یہ ہماری بدقسمتی کہ جس کو جواب دعوی لکھنا نہیں آیا اس سے ہم بات کر رہے ہیں، اگر ہم نے بتایا تو پھر آپ مناظر کس طرح بن گے معاویہ صاحب 😃
یہاں پر لکھ دیں میں مناظر نہیں تو ہم بتاتے ہیں معاویہ صاحب

سنی مناظر: اس لیے میرے سوالات کا قرضہ اٹھا کر چل رہے ہو، یہ کہو کہ جواب دعوی سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں تم میں اس لیے مجھے کہہ رہے ہو کہ جواب دعوی لکھنا نہیں آتا۔چلو اب آگے چلو. میرے دعویٰ پر سوال ہو تو کرو ورنہ دلائل شروع کرو

شیعہ مناظر: یہ پرانی منطق ہے معاویہ صاحب پوری دنیا ہی آپ کے قرض میں ڈوبی ہوئی ہے۔ جس کو جواب دعوی لکھنا نہیں آیا اس کے سوالوں کا قرض

پہلی دلیل

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا مُحَمَّد وآله الطيبين الطاهرين ولعنة الله على أعدائهم أجمعين
السلام علیکم تحفہ یا علی علیہ السلام مدد جی تمام شیعان حیدر کرار کو
بندہ احقر بخش حسین حیدری کی طرف سے
شرائط اور دعوی پہلے ہی پیش کر چکا ہوں اب آتا ہوں اپنا کیا ہوا دعوی اس پر دلیل پیش کرتا ہوں۔

مسند أبي سعيد الخدري | 256 | (الحديث: 1075 ـ 1077)

جاءَ صاحِبُهُ فَعَرَفَهُ، فَقالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَمَرَني رَسولُ اللهِ ﷺ بِأَكْلِهِ. فانْطَلَقَ صاحِبُهُ إلىٰ رَسولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ كُلَّهُ، فَقالَ لِعَلِيّ: «رُدَّهُ عَلىٰ الرَّجُلِ». فَقالَ: قَدْ أَكَلْتُهُ. قالَ النبي ﷺ: «إِنْ جاءَنا شَيْءٌ أَدَّيْناهُ إِلَيْكَ».

101/1075 ـ حدّثنا عبد الله بن معاوية الجمحي، حدثنا حماد بن سلمة، عن الحجاج، عن عطية العوفي، عن أبي سعيد الخدري، أنّ رَسولَ اللهِ ﷺ قالَ: «إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلاَّ قَدْ أَنْذَرَ الدَّجالَ قَوْمَهُ، وَإِنّي أُنْذِرُكُموهُ، إِنَّهُ أَعْوَرُ ذُو حَدَقَةٍ جاحِظَةٍ، وَلا يَخْفَىٰ كَأَنَّها نُخاعَةٌ في جَنْبِ جِدارٍ، وَعَيْنُهُ اليُسْرَىٰ كَأَنَّها كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ، وَمَعَه مِثْلُ الجنَّةِ والنّار، فَجَنَّتُهُ عَيْنٌ ذَاتُ دُخانٍ، ونارُه رَوْضَةٌ خَضْراءُ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلانِ يُنْذِرانِ أَهْلَ القُرَىٰ كُلَّما خَرَجا مِنْ قَرْيَةٍ دَخَلَ أَوائِلُهُمْ، فَيُسَلَّطُ عَلىٰ رَجُلٍ لا يُسَلَّطُ عَلىٰ غَيْرِهِ فَيَذْبَحُهُ، ثُمَّ يَضْرِبُهُ بِعصاهُ ثُمَّ يَقولُ: قُمْ فَيَقولُ لأَصْحابِهِ: كَيْفَ تَرَوْنَ؟ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ فَيَشْهَدونَ لَهُ بالشِّرْكِ. فَيَقولُ الرَّجُلُ المَذْبوحُ: يا أَيُّها الناسُ، انَّ هٰذا المسيحُ الدَّجّالُ الَّذي أَنْذَرَنا رَسولُ اللهِ ﷺ، فَيَعودُ أَيْضًا فَيَذْبَحُهُ، ثُمَّ يَضْرِبُهُ بِعصاهُ فَيَقولُ لَهُ: قُمْ، فَيَقولُ لأَصْحابِهِ: كَيْفَ تَرَوْنَ، أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ فَيَشْهَدونَ لَهُ بالشِّرْكِ، فَيَقولُ المَذْبوحُ: يا أَيُّها النّاسُ، إِنَّ هٰذا المسيحُ الدجّالُ الَّذي أَنْذَرَنا رَسولُ اللهِ ﷺ ما زادَني هٰذا فيكَ إلا بَصيرَةً. وَيَعودُ فَيَذْبَحُهُ الثّالِثَةَ، فَيَضْرِبُهُ بِعَصاهُ، فَيَقولُ: قُمْ، فَيَقولُ لأَصْحابِهِ: كَيْفَ تَرَوْنَ، أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ فَيَشْهَدونَ لَهُ بالشِّرْكِ، فَيَقول: يا أَيُّها النّاسُ، إِنَّ هٰذا المسيحُ الدجّال الَّذي أَنْذَرَنا رَسولُ اللهِ ﷺ ما زَادَني هٰذا فيكَ إِلاَّ بَصيرَةً، ثُمَّ يَعودُ فَيَذْبَحُهُ الرّابِعَةَ فَيَضْرِبُ الله عَلىٰ حَلْقِهِ بِصَفْحَةِ نُحاسٍ فَلا يَسْتَطيعُ ذَبْحَهُ». قالَ أبو سعيد: فَوَالله ما رَأَيْتُ النُّحاسَ إلاَّ يَوْمَئِذٍ ـ قال: «فَيَغْرِسُ النّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَيَزْرَعونَ». قالَ أبو سعيد: كُنّا نَرىٰ ذٰلك الرَّجُلَ عُمَرَ بْنَ الخَطّابِ لِما نَعْلَمُ مِن قُوَّتِهِ وَجَلَده.

102/1076 ـ قرأت علىٰ الحسين بن زيد الطحان هٰذا الحديث فقال: هو ما قرأت علىٰ سعيد بن خُثَيْم، عن فضيل، عن عطية، عن أبي سعيد قال: لَمّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿وَءَاتِ ذَا ٱلْقُرْبَىٰ حَقَّهُۥ﴾ [الإسراء: ٢٦] دَعا النبيُّ ﷺ فاطِمَةَ وَأَعْطاها فَدَكَ.

103/1077 ـ حدّثنا وهب بن بقية، أخبرنا خالد، عن الجُرَيْرِيّ، عَنْ أبي نَضْرَة، عن أبي سعيد قال: اعْتَكَفَ رَسولُ اللهِ ﷺ العَشْرَ الأَوْسَط مِنْ رَمَضانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ القَدْرِ، ثُمَّ أَمَرَ بالبِناءِ فَنُقِضَ، ثُمَّ بُيِّنَتْ لَهُ في العَشْرِ الأَواخِرِ. فَأَمَرَ بِهِ فَأُعيدَ. فَخَرَجَ إِلَيْنا فَقالَ: «إِنَّها بُيِّنَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَإِنّي خَرَجْتُ لأُبَيِّنَها لَكُمْ، فَتَلاحىٰ رَجُلانِ فَنُسّيتُها فَالْتَمِسوها في التّاسِعَةِ، والسّابِعَةِ، والخامِسَةِ». قُلْتُ: يا أَبا سَعيد، إنكم أَعْلَمُ بِالعَدَدِ مِنّا، فَأَيُّ لَيْلَةٍ: التّاسِعَةُ والسّابِعَةُ والخامِسَةُ؟ فقال: أَجَلْ، وَنَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ، إِذا كانَتْ لَيْلَةُ إِحْدَىٰ وَعِشْرينَ، ثُمَّ دَعْ لَيْلَةً ثُمَّ الَّتي تَليها هِيَ الثّالِثَةُ، ثُمَّ دَعِ اللَّيْلَةَ، وَالَّتي تَليها الخامِسَةُ.

قال الجُرَيْرِيّ: فَحدَّثني أبو العلاء، عن مُطرف، أنه سمع معاوية يقول: قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ:

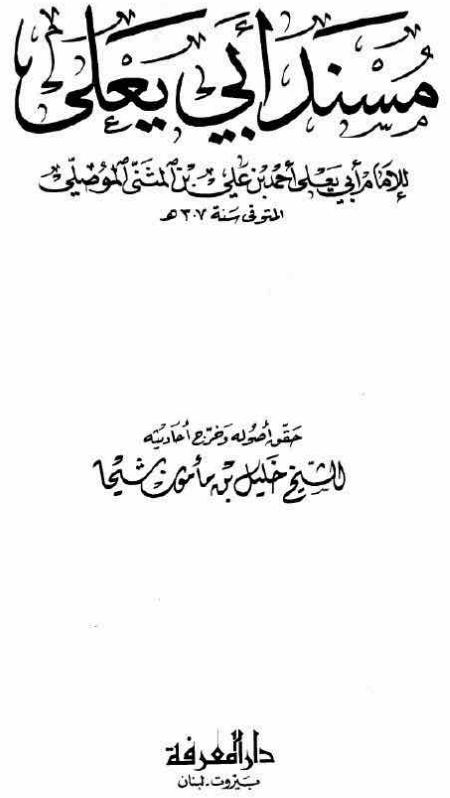

مُسْنَدُ أَبِي يَعْلَى

لِلإمَامِ أَبِي يَعْلَى أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ المُثَنَّى المَوْصِلِيّ

المتوفى سنة ٣٠٧ هـ

حقق أصوله وخرج أحاديثه

الشيخ خليل بن مأمون شيحا

دار المعرفة

بيروت. لبنان

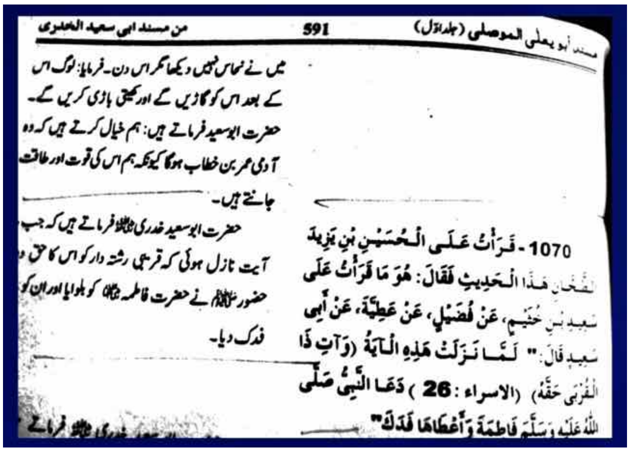

مسند أبو يعلى الموصلي (جلد اول) | 591 | من مسند ابی سعید الخدری

1070 - قَرَأْتُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ الطَّحَّانِ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ: هُوَ مَا قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: " لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ) (الاسراء : 26) دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَأَعْطَاهَا فَدَكَ"

میں نے نحاس نہیں دیکھا مگر اس دن۔ فرمایا: لوگ اس کے بعد اس کو گاڑیں گے اور کھیتی باڑی کریں گے۔
حضرت ابوسعید فرماتے ہیں: ہم خیال کرتے ہیں کہ وہ آدمی عمر بن خطاب ہوگا کیونکہ ہم اس کی قوت اور طاقت جانتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت نازل ہوئی کہ قریبی رشتہ دار کو اس کا حق دو حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور ان کو فدک دیا۔

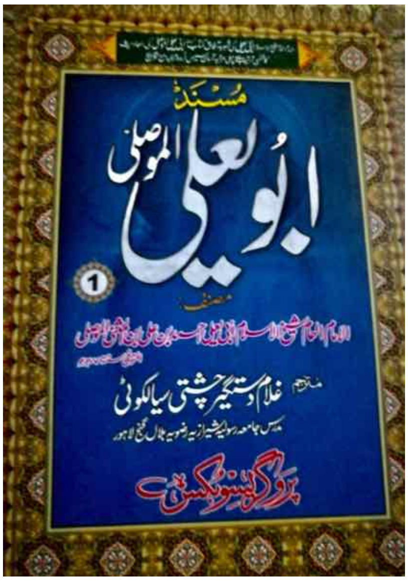

حضرت ابو سعید خذری رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی قریبی رشتہ داروں کو اس کا حق دے دو جناب رسالت ماب نے حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ کو بلایا اور فدک دے دیا

پہلی روایت عربی متن میں لگائی ہے اور دوسری روایت اردو ترجمہ کے ساتھ لگائی ہے تاکہ سامعین کو سمجھنے میں آسانی ہو۔
جناب معاویہ صاحب آپ کا پھر یہ دعوی باطل ہوتا ہے کہ رسول اللہ نے فدک جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ کو نہیں دیا۔
شرائط کو پھر پڑھ لینا ہم شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے گفتگو کر رہے ہیں آپ کی شرائط میں موجود تھا کہ تین حوالوں سے اوپر حوالہ نہیں پیش کیا جائے گا اور آپ نے جو جواب دعوی لکھا ہے اس پہلے نکتہ پر گفتگو کر رہا ہوں اس طرح ہر نکتہ پر گفتگو ہوگی۔

سنی مناظر: بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العالمین، و الصلاۃ و السلام علی خاتم النبیین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد.
میں علی معاویہ، مناظر منجانب اهل السنت، شیعہ مناظر کے دلائل کا رد شروع کررہا ہوں

شیعہ کی پیش کردہ پہلی دلیل روایت مسند ابو یعلی کا جواب

1- اس میں عطیہ عوفی شیعہ راوی ہے ، اور اهل السنت کا اصول ہے کہ شیعہ کی روایت اس کی تائید میں قبول نہیں کی جاتی.

ج(۷) تهذيب التهذيب ۲۲۵ العين ـ عطية

الكوفي ابوالحسن · روى عن ابي سعيد وابي هريرة وابن عباس و ابن عمر وزيدبن ارقم وعكرمة وعدى بن ثابت وعبدالرحمن بن جندب وقيل ابن جناب · روى عنه ابناه الحسن وعمرو الاعمش والحجاج بن ارطاة وعمرو ابن قيس الملائي ومحمد بن جحادة ومحمد بن عبدالرحمن بن ابي ليلى ومطرف ابن طريف واسمعيل بن ابي خالد وسالم بن ابي حفصة وفراس بن يحيى وابوالجحاف وزكرياء بن ابي زائدة وادريس الاودى وعمران البارق وزياد ابن خيثمة الجعفي وآخرون · قال البخارى قال لى على عن يحيى عطية وابوهارون و بشر بن حرب عندي سوى وكان هشيم يتكلم فيه وقال مسلم بن الحجاج قال احمد وذكر عطية العوفي فقال هو ضعيف الحديث ثم قال بلغني ان عطية كان ياتى الكلبي ويسأله عن التفسير وكان يكنيه بابي سعيد فيقول قال ابوسعيد وكان هشيم يضعف حديث عطية · قال احمد وحدثنا ابواحمد الزبيرى سمعت الكلبي يقول كناني عطية ابوسعيد وقال الدورى عن ابن معين صالح وقال ابوزرعة لين وقال ابوحاتم ضعيف يكتب حديثه وابو نضرة احب الي منه وقال الجوزجاني مائل وقال النسائى ضعيف وقال ابن عدى قد روى عن جماعة من الثقات ولعطية عن ابي سعيد احاديث عدة وعن غير ابي سعيد وهو مع ضعفه يكتب حديثه وكان يعد مع شيعة اهل الكوفة · قال الحضرمي توفى سنة احدى عشرة ومائة · قلت · وقيل مات سنة (۲۷) ذكره ابن قانع والقراب و قال ابن حبان في الضعفاء بعد ان حكى قصته مع الكلبي بلفظ مستغرب فقال سمع من ابي سعيد احاديث فلما مات جعل يجالس الكلبي

ج(۷) تهذيب التهذيب ۲۲۶ العين ـ عطية

يحضر بصفته فاذا قال الكلبي قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كذا فيحفظه و كناه اباسعيد و يروى عنه فاذا قيل له من حدثك بهذا فيقول حدثني ابو سعيد فيتوهمون انه يريد اباسعيد الخدرى وانما اراد الكلبي قال لايحل كتب حديثه الا على التعجب ثم اسند الى ابي خالد الاحمر قال لى الكلبي قال لى عطية كنيتك بابي سعيد فانا اقول حدثنا ابوسعيد وقال ابن سعد انا يزيد بن هارون انا فضيل عن عطية قال لما ولدت اتى بي ابي عليا ففرض لى في مائة وقال ابن سعد خرج عطية مع ابن الاشعث فكتب الحجاج الى محمد بن القاسم ان يعرضه على سب علي فان لم يفعل فاضربه اربعمائة سوط واحلق لحيته فاستدعاه فابى ان يسب فامضى حكم الحجاج فيه ثم خرج الى خراسان فلم يزل بها حتى ولى عمر بن هبيرة العراق فقدمها فلم يزل بها الى ان توفى سنة (۱۱) وكان ثقة ان شاء الله وله احاديث صالحة ومن الناس من لا يحتج به وقال ابوداود ليس بالذي يعتمد عليه · قال ابوبكر البزار كان يعده في التشيع روى عنه جلة الناس وقال الساجي ليس بحجة وكان يقدم عليا على الكل

(۴۱) ق ـ عطية بن سفيان بن عبدالله بن ربيعة ... وعبدالله وعمرو · روى عن وفد ثقيف · وعنه ... الدار · ذكره ابن حبان في الثقات وقال روى عن علي ... ماجة حديثا واحدا · قلت · قال البخارى في تاريخ ... عطية بن سفيان قال لما قتل عثمان اقبلت مع علي و ... الصحابة لان في روايته عن عطية بن سفيان قال قد ...

الجزء السابع

من كتاب

تهذيب التهذيب

للامام الحافظ شيخ الاسلام شهاب الدين

أبي الفضل احمد بن علي بن حجر العسقلاني

الطبعة الاولى

ثبوت:عطیہ کا شیعہ ہونا

شرح النخبة

نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر

في مصطلح أهل الأثر

للإمام الحافظ ابن حجر

أحمد بن علي بن محمد بن حجر العسقلاني رحمه الله تعالى

۷۷۳ ـ ۸۵۲ هـ

حققه على نسخة مقروءة على المؤلف وعلق عليه

نور الدين عتر حفظه الله

أستاذ التفسير والحديث في كليات الشريعة والآداب

بجامعتي دمشق وحلب

طبعة جديدة مصححة ملونة

مكتبة البشرى

كما تقدم، وقيل: يُقْبَلُ مَن لَمْ يكنْ داعيةً إلى بِدعَتِهِ؛ لأنَّ تزيينَ بِدعَتِه قد يَحْمِلُهُ على تحريفِ الرواياتِ وتَسوِيَتِها على ما يَقْتضيه مذهبُهُ، وهذا في الأصَحّ

وأغربَ ابنُ حِبّانَ، فادّعى الاتفاقَ على قبولِ غيرِ الدّاعيةِ مِن غيرِ تفصيلٍ(۱) نعمْ الأكثرُ على قَبولِ غيرِ الدّاعيةِ، إلا أنْ يَروِيَ ما يُقَوّي بِدْعَتَهُ فَيُرَدُّ على المذهَبِ المُخْتارِ، وبه صرّحَ الحافِظُ أبو إسحاقَ إبراهيمُ بنُ يعقوبَ الجُوزَجانيُّ(۲) شيخُ أبي داودَ والنّسائيِّ في كتابِه "معرفة الرِّجال"، فقالَ في وصْفِ الرُّواةِ: ومِنهُم زائغٌ عن الحَقِّ أيْ عنِ السُّنّةِ صادقُ اللَّهجَةِ؛ فليسَ فيهِ حيلةٌ إلاّ أنْ يؤخذَ من حديثِه ما لا يكونُ منكَراً، إذا لم يُقَوِّ به بدعته انتهى.

وما قاله مُتَّجِهٌ؛ لأنَّ العلةَ التي لها رُدَّ حديثُ الدّاعيةِ واردةٌ فيما إذا كان ظاهرُ المرويِّ يوافِقُ مذهبَ المُبْتَدِعِ ولو لم يكنْ داعيةً، واللهُ أعلم.

[سوء الحفظ]

ثمَّ سوءُ الحِفْظ: وهو السببُ العاشِرُ مِن أسبابِ الطَّعنِ، والمُرادُ بهِ مَنْ لم يَرْجَحْ جانبُ إصابتِه على جانِبِ خَطَئِهِ، وهو على قِسْمَين

[الشاذ على رأي]

إنْ كانَ لازِماً للرّاوي في جَميعِ حالاتِه فَهُو الشاذُّ على رأيِ بعضِ أهلِ الحديثِ(۳).

(۱) أي دون تفريق بين أن يكون ظاهر المروي موافقا بدعته أو لا.

(۲) إبراهيم بن يعقوب بن إسحاق الجوزجاني، من الحفاظ المصنفين، وهو منحرف عن علي رضي الله عنه، توفي ۲۵۹هـ، كتبه تدل على وفرة علمه، له: "الجرح والتعديل" و"الضعفاء" ط، ولكنه يتحامل على الكوفيين.

(۳) كأنهم أرادوا بالشاذ المنفرد بصفة، شرح الشرح: ۵۳۵، وتقول: هذا اصطلاح غريب في الشاذ، وانظر ما سبق ص: ۵۹، و۷۱.

تدريب الراوي

في

شرح تقريب النواوي

تأليف

الحافظ جلال الدين السيوطي

رحمه الله

٨٤٩ - ٩١١ هـ

حققه

أبو قتيبة نظر محمد الفاريابي

طبعة مزيدة ومنقحة

الجزء الأول

مكتبة الكوثر

إلى بِدْعتِهِ ولَا يحْتجُّ بِهِ إنْ كانَ دَاعيةً ، وهذَا هوَ الْأظهرُ الْأعدَلُ ، وقوْلُ الكثيرِ أوْ الأكثرِ ، وضُعفَ الأوّل بِاحتجاجِ صاحبي الصحيحين وغيْرِهما بِكثيرٍ من الْمبتدِعةَ غيْر الدُّعاةِ .

لأن تزيين بدعته قد تحمله على تحريف الروايات ، وتسويتها على ما يقتضيه مذهبه .

(وهذا) القول (هو الأظهر الأعدل ، وقول الكثير ، أو الأكثر) من العلماء .

(وضعف) القول (الأول باحتجاج صاحبي الصحيحين وغيرهما بكثير من المبتدعة غير الدعاة) كعمران بن حطان ، وداود بن الحصين .

قال الحاكم(١) وكتاب مسلم ملآن من الشيعة .

وقد ادعى ابن حبان الاتفاق(٢) على ردّ الداعية ، وقبول غيره(٣) بلا تفصيل(٤) .

[تنبيهات]

الأول : قيد جماعة قبول خبر الداعية بما إذا لم يرو ما يقوي بدعته ، صرح بذلك الحافظ أبو إسحاق الجوزجاني شيخ أبي داود والنسائي ، فقال في كتابه : معرفة الرجال(٥) : ومنهم زائغ عن الحق ، أي عن السنة ، صادق اللهجة ، فليس فيه حيلة ، إلا أن يؤخذ(٦) من حديثه ما لا يكون منكراً ، إذا لم يقوّ به بدعته ، وبه جزم شيخ الإسلام في النخبة .

(١) أخرجه الخطيب في الكفاية ١٥٩ من قول أبي عبد الله الأخرم .
(٢) انظر قول ابن حبان في صحيحه (١٤٩/١) ، والمجروحين (٨١/١ — ٨٢) ، والثقات (١٤٠/٦) في ترجمة جعفر بن سليمان الضبعي .
(٣) ف « غيرها » .
(٤) قال الحافظ في نزهة النظر ٥٠ — ٥١ وأغرب ابن حبان فادعى الاتفاق على قبول غير الداعية من غير تفصيل .
(٥) الشجرة في أحوال الرجال ص ١١ .
(٦) ف « يوجد » .

سنی مناظر: نخبۃ الفکر اور تدریب الراوی سے یہ اصول کہ شیعہ کی روایت اس کی تائید میں قبول نہیں.
تو اصول کے مطابق یہ روایت قابل قبول نہیں۔

شیعہ مناظر: جی معاویہ صاحب اس روایت میں کون سی بدعت ہے یا کس نوعیت کی بدعت ہے۔بقایا پھر جواب دیتا ہوں عطیہ پر۔

سنی مناظر: یہ مسلک شیعہ کا ہے نہ کہ اہل السنت کا ،کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ رض کو فدک ھبہ کیا تھا.

أقع عطیہ عوفی شیعہ ھے أقع فضیل بھی شیعہ ھے.

تو اصول واضح ہے کہ بدعتی کی روایت اس کی تائید میں قبول نہیں کی جاسکتی۔

عجیب بات ہے! شیعہ مناظر کو اس روایت میں کوئی بدعت نظر نہیں آ رہی ، ویسے سوچنے کی بات ہے کہ اگر واقعی یہ روایت شیعہ مسلک کی تائید میں نہیں ہے تو مناظرے میں بطور پہلی دلیل کیوں پیش کی گئی ؟
فدک کا ہبہ ہونا حقیقت ہے تو پھر فدک کو چھینا جانا بھی حقیقت ہوگا!! جبکہ اوپر شیعہ مناظر اس واقعہ پر گفتگو کرنے سے بچنے کی کوششیں کرتے رہے بلکہ یہ تک نہ بتا سکے کہ دور نبوی میں فدک کس کے تصرف میں تھا ؟
مسند ابویعلی کی اس روایت میں شیعہ راویوں نے فدک عطا کرنے کے متعلق صریح جھوٹ بیان کیا ہے تاکہ حقائق کو مسخ کیا جاسکے۔
اگر شیعہ مناظر کو اس روایت میں بدعت نظر نہیں آ رہی اور اس بات سے شیعہ مذہب کی تائید نہیں ہوتی تو پھر اس روایت کا مناظرے میں پیش کرنا لاحاصل ہوتا۔
سنی مناظر نے ثبوت بھی پیش کردیا کہ اس روایت سے براہ راست شیعہ عقائد کو تقویت ملتی

ہے، اس لئے اصول کے مطابق یہ روایت مردود ہے۔

سنی مناظر:

اس روایت کا دوسرا جواب یہ کہ یہ آیت بھی مکی ہے جس پر شیعہ اور سنی مفسرین متفق ہیں.
تفسیر میزان طباطبائی سے حوالہ پیش کررہا ہوں کہ یہ آیت مکی ہے

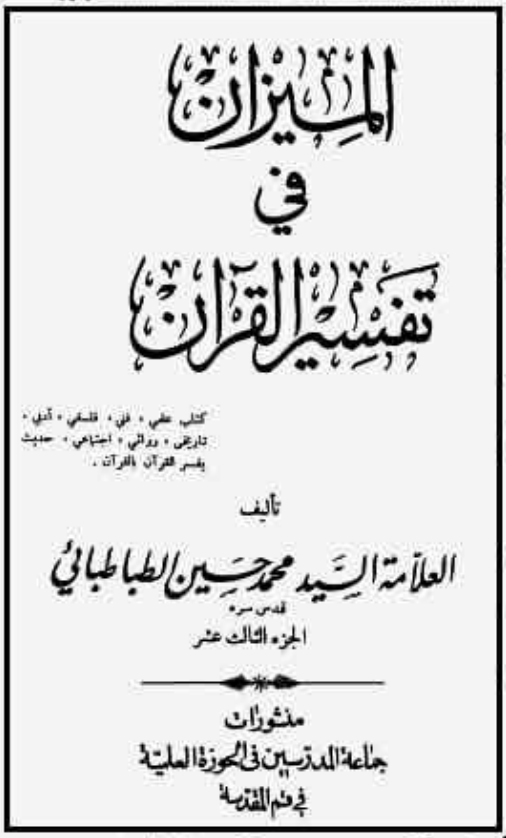

هذا ان كان الذل بمعنى المسكنة وان كان بم
جناحه ليجمع تحته افراخه رحمة بها وحفظا لم

وقوله : « وقل رب ارحمهما كما ربياني صغ
الله سبحانه أن يرحمهما كما رحماك وربياك صغي

قال في الجمع : وفي هذا دلالة على أن دعاء
للامر به معنى . انتهى. والذي يدل عليه كون
ديني ينتفع به الولد وان فرض عدم انتفاع والد
الدعاء بالوالد الميت غير ظاهر والآية مطلقة .

قوله تعالى: «ربكم اعلم بما في نفوسكم ان ت
السياق يعطي أن تكون الآية متعلقة بما تقدمها
عقوقها ، وعلى هذا فهي متعرضة لما إذا بدرت
أو فعل يتأذيان به ، وإنما لم يصرح به للإشارة
ينبغي أن يقع .

فقوله : « ربكم أعلم بما في نفوسكم » أي أعلم منكم به ، وهو تمهيد لما يتلوه من قوله : « إن تكونوا صالحين » فيفيد تحقيق معنى الصلاح أي إن تكونوا صالحين وعلم الله من نفوسكم ذلك فإنه كان الخ ، وقوله : « فإنه كان للأوابين غفوراً » أي للراجعين اليه عند كل معصية وهو من وضع البيان العام موضع الخاص .

والمعنى : إن تكونوا صالحين وعلم الله من نفوسكم ورجعتم وتبتم اليه في بادرة ظهرت منكم على والديكم غفر الله لكم ذلك إنه كان للأوابين غفوراً .

قوله تعالى : « وآت ذا القربى حقه والمسكين وابن السبيل » تقدم الكلام فيه في نظائره ، وبالآية يظهر أن إيتاء ذي القربى والمسكين وابن السبيل مما شرع قبل الهجرة لأنها آية مكية من سورة مكية .

قوله تعالى : « ولا تبذر تبذيراً إن المبذرين كانوا إخوان الشياطين وكان الشيطان

سبحن الذی سوره الإسراء : آیت 26

وَ اٰتِ ذَاالۡقُرۡبٰی حَقَّہٗ وَ الۡمِسۡکِیۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِیۡلِ وَ لَا تُبَذِّرۡ تَبۡذِیۡرًا ﴿۲۶﴾

ترجمہ مکہ :

اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بےجا خرچ سے بچو

ج (٨) تهذيب التهذيب ٢٩٩ الفاء ـ فضيل

مصفح وغيرهم · وعنه زهير بن معاوية ووكيع وعبد الغفار بن الحكم وحسين بن
علي الجعفي وابو اسامة والفضل بن موفق ويحيى بن آدم ويحيى بن ابي بكير ويزيد
ابن هارون ومحمد بن ربيعة الكلابي ومحمد بن فضيل ونعيم بن ميسرة النحوي
وزيد بن الحباب وابو نعيم وعلي بن الجعد وآخرون · قال معاذ بن
معاذ سألت الثوري عنه فقال ثقة وقال الحسن بن علي الحلواني سمعت
الشافعي يقول سمعت ابن عيينة يقول فضيل بن مرزوق ثقة وقال ابن ابي
خيثمة عن ابن معين ثقة وقال عبد الخالق بن منصور عن ابن معين صالح
الحديث الا انه شديد التشيع وقال احمد لا اعلم الا خيرا وقال ابن ابي حاتم
عن ابيه صالح الحديث صدوق يهم كثيرا يكتب حديثه قلت يحتج به قال
لا وقال النسائي ضعيف وقال ابن عدي ارجو انه لا بأس به وقال الحسين بن
الحسن المروزي سمعت الهيثم بن جميل يقول جاء فضيل بن مرزوق وكان
من ائمة الهدى زهدا وفضلا الى الحسن بن صالح بن حي فذكر قصة
له عند النسائي حديث عبد الله بن عمر اياكم والشح · قلت · قال مسعود عن
الحاكم ليس هو من شرط الصحيح وقد عيب على مسلم اخراجه لحديثه
قال ابن حبان في الثقات يخطئ وقال في الضعفاء كان يخطئ على الثقات
ويروي عن عطية الموضوعات وقال ابن شاهين في الثقات اختلف قول ابن
معين فيه وقال في الضعفاء قال احمد بن صالح حديث فضيل عن عطية عن
ابي سعيد حديث الله الذي خلقكم من ضعف · ليس له عندي اصل ولا هو
بصحيح وقال ابن رشدين لا ادري من اراد احمد بن صالح بالتضعيف

ج (٨) تهذيب التهذيب ٣٠٠ الفاء ـ فضيل وفطر

اعطية ام فضيل بن مرزوق · وقال العجلي جائز الحديث صدوق وكان فيه
تشيع وقال احمد لا يكاد يحدث عن غير عطية ●

(٥٠) بخ ـ فضيل بن مسلم · عن ابيه عن علي في النهي عن اللعب بالنرد
وعنه عبيد الله بن الوليد الوصافي · وقال النسائي في الكنى ابو انس فضيل بن
مسلم روى عن عطاء بن ابي رباح روى عنه اسباط · فيحتمل ان يكون هو ●

(٥١) بخ د س ق ـ فضيل بن ميسرة الازدي العقيلي (١) ابو معاذ البصري
ختن بديل بن ميسرة · روى عن طاوس والشعبي وابي حريز قاضي سجستان
روى عنه شعبة وسعيد بن ابي عروبة ويزيد بن زريع ومعتمر بن سليمان
وابو معشر البراء ويحيى بن سعيد القطان · قال ابن المديني سمعت يحيى بن
سعيد يقول قلت للفضيل بن ميسرة
كتابي فاخذته بعد ذلك من
وقال اسحاق بن منصور عن
الحديث وقال النسائي لا بأس
مستقيم الحديث · له عند (م
وغير ذلك ●

(٥٢) فق ـ فضيل الناجي (٢)
من

(٥٣) خ ٤ ـ فطر بن خليفة

(١) العقيلي بالضم ١٢ خلا
وشدة تحتية مغني والحناط في الت

الحمد لله الذى وفقنا ويسر لنا طبع

الجزء الثامن
من كتاب
تهذيب التهذيب

للامام الحافظ الحجة شيخ الاسلام شهاب الدين
ابي الفضل احمد بن علي بن حجر العسقلاني
المتوفى سنة (٨٥٢) رحمه الله تعالى
بمنه وكرمه آمين

الطبعة الاولى

بمطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة في الهند
بمحروسة حيدر اباد الدكن عمرها الله الى اقصى الزمن
سنة (١٣٢٦) هجرية

☝فضیل کے شیعہ ہونے پر دلیل

3- تیسرا یہ کہ یہ روایت دوسری صحیح روایت کے بھی خلاف ہے

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الخامس

أشرف على تحقيق الكتاب و حقق هذا الجزء

شعيب الأرنؤوط

مؤسسة الرسالة

...لي عُمَرُبن عبد العزيز بكى، فقال له
...: لا أُحِبُّه، قال: لا تخفْ، فإنَّ الله

...بنُ هشام بن يحيى، حدّثني أبي، عن
...ب عُمَرَبن عبد العزيز، فسمعنا بُكاءً،
...تُقيم في منزلها وعلى حالها، وأعلمها
...وبين أن تلحقَ بمنزلِ أبيها، فبكت،

...عمر بن عبد العزيز سُمَّارٌ يستشيرُهم،
...موا قال: إذا شئتم.

وعنه انه خطب وقال: واللهِ إن عبْداً لَيْسَ بَيْنَهُ وبَيْنَ آدَمَ أبٌ إلاَّ قدْ مَاتَ لمُعْرَقٌ لَهُ في المَوْتِ(١).

جرير، عن مُغيرة قال: جمع عمربن عبد العزيز بني مروان حين استُخلف، فقال: إنَّ رسولَ الله ﷺ كانت له فَدَك(٢) يُنفِقُ منها، ويعودُ منها على صغير بني هاشم، ويُزَوِّج منها أيِّمَهُم، وإنَّ فاطمة سألته أن يجعَلها لها، فأبى، فكانت كذلك حياةَ أبي بكر وعمر، عَمِلا فيها عمَله، ثم أقطعها مروان، ثم صارت لي، فرأيتُ أمراً منعه رسولُ الله ﷺ بنته ليس لي بحق،

(١) أي: إن له فيه عرقاً، وإنه أصيل في الموت، وعرق كل شيء أصله.

(٢) هي قرية بالحجاز بينها وبين المدينة يومان أفاءها الله على رسوله ﷺ في سنة سبع صلحاً، وذلك أن النبي ﷺ لما نزل خيبر، وفتح حصونها، ولم يبق إلا ثلاث، واشتد بهم الحصار، راسلوا رسول الله ﷺ يسألونه أن ينزلهم على الجلاء وفعل، وبلغ ذلك أهل فدك، فأرسلوا إلى النبي ﷺ أن يصالحهم على النصف من ثمارهم وأموالهم فأجابهم إلى ذلك، فهي مما لم يوجف عليه بخيل ولا ركاب، فكانت خالصة لرسول الله ﷺ.

١٢٨

وإني أشهدُكم أني قد رددتُها على ما كانت عليه في عهد رسول الله ﷺ(١).

قال الليث: بدأ عمرُبن عبد العزيز بأهلِ بيته، فأخذ ما بأيديهم، وسمَّى أموالهم مظالِمَ، ففزعَتْ بنو أُميَّة إلى عمَّته فاطمة بنتِ مروان، فأرسلت إليه: إني قد عناني أمْر، فأتته ليلاً، فأنزلها عن دابتها، فلمَّا أخذت مجلِسَها قال: يا عمَّة! أنتِ أولى بالكلام، قالت: تكلَّم يا أميرَ المؤمنين، قال: إنَّ الله بعث محمداً ﷺ رحمةً، ولم يبعثه عذاباً، واختار له ما عنده، فَترك لهم نهراً، شُرْبُهُمْ سواءٌ، ثم قام أبو بكر فترك النهرَ على حاله، ثم عمر، فعمِلَ عَمَلَ صاحبه، ثم لم يزل النهرُ يشتقُّ منه يزيدُ ومروانُ وعبدُ الملك، والوليدُ وسليمانُ، حتى أفضى الأمر إليّ، وقد يبسَ النهر الأعظم، ولن يروي أهله حتى يعودَ إلى ما كان عليه، فقالت: حسبُك، فلستُ بذاكرةٍ لكَ شيئاً، ورجعت فأبلغتهم كلامَه.

وعن ميمون بن مهْران، سمعتُ عمرَ بنَ عبد العزيز يقول: لوْ أقمتُ فيكم خمسينَ عاماً ما استكملتُ فيكم العَدْلَ، إني لأُريدُ الأمرَ من أمْر العامَّة،

(١) أخرجه أبو داود (٢٩٧٢) في الخراج والإمارة: باب في صفايا رسول الله ﷺ من الأموال، ورجاله ثقات. وقال ياقوت في «معجم البلدان»: فكانت في أيدي ولد فاطمة أيام عمر بن عبد العزيز، فلما ولي يزيد بن عبد الملك، قبضها فلم تزل في أيدي بني أمية حتى ولي أبو العباس السفاح الخلافة، فدفعها إلى الحسن بن الحسن بن علي بن أبي طالب، فكان هو القيم عليها يفرقها في بني علي ابن أبي طالب، فلما ولي المنصور، وخرج عليه بنو الحسن، قبضها عنهم، فلما ولي المهدي بن منصور الخلافة، أعادها عليهم، ثم قبضها موسى الهادي ومن بعده إلى أيام المأمون، فجاءه رسول بني علي بن أبي طالب، فطالب بها، فأمر أن يسجل لهم بها، فكتب السجل، وقرىء على المأمون، فقام دعبل الشاعر وأنشد:

أصبح وجه الزمان قد ضحكا | برد مأمون هاشم فدكا

وانظر البخاري ٣٧٧/٧ في المغازي: باب غزوة خيبر، وفي الجهاد: باب فرض الخمس، وفي فضائل أصحاب النبي ﷺ: باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ، وفي الفرائض: باب قول النبي ﷺ: «لا نورث ما تركنا صدقة» ومسلم (١٧٥٩) في الجهاد والسير: باب قول النبي ﷺ: «لا نورث ما تركنا صدقة».

سير ٩/٥ ١٢٩

صحیح سند سے روایت ہے کہ

ان فاطمة سالته ان يجعلها لها، فابى..

سیدہ فاطمہ رض نے نبی کریم ﷺ سے فدک مانگا تو رسول اللہ ﷺ نے دینے سے انکار کردیا..

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب آپ نے عطیہ پر بدعت کا الزام لگایا ، جواب دیں کہ اس روایت میں کون سی عطیہ نے بدعت کی ۔ کسی محقق کا قول دکھائیں اس روایت میں بدعت ہے آپ کی تاویل قابل قبول نہیں ہوگی اور بلاوجہ سکین مت لگائیں جب تک ایک نکتہ پر بات واضح نہیں ہوتی۔

معاویہ صاحب ہم آپ کو محققین کا قول دکھانے کے لیے تیار ہیں جہاں بدعت ہوتی ہے وہاں مارک کرتے ہیں۔ لہذا آپ اس روایت میں یہ دکھائیں کہاں بدعت ہے پہلے ہی سوال پر پریشان ہوگے۔

شیعہ مناظر کو یہ تک معلوم نہیں کہ اصول کسی ایک عالم یا محقق کی رائے سے نہیں بنتا بلکہ کئی علمائے کرام اور محققین کی تحقیق کے نچوڑ سے ہی کوئی اصول بنتا ہے۔
اوپر سنی مناظر یہ اصول ثابت کرچکے ہیں کہ شیعہ راوی اگر اپنے مذہب کی تائید میں کوئی روایت بیان کرے گا تو اسے مسترد کیا جائے گا، اس کے باوجود شیعہ مناظر بضد ہیں کہ کسی محقق سے ثابت کیا جائے۔
علمائے کرام نے دو راویوں عطیہ اور فضیل کا راوی ہونا بیان کردیا ہے، کیا یہ ان کی طرف سے مارک کرنا نہیں ہے؟ محققین نے ایک اصول بنادیا ہے کیا یہ مارک کرنا نہیں ہے؟
اس کے علاوہ شیعہ مناظر کو اس روایت میں بیان کی گئی بات (عطائے فدک) بدعت نہیں لگ رہی۔۔ جبکہ یہ بات دین میں ایک ایسا اضافہ ہے جو سراسر جھوٹ پر مبنی ہے،
اس کے علاوہ سنی مناظر دوسری ایک صحیح السند روایت پیش کرتے ہوئے یہ بھی ثابت کر رہے ہیں کہ نبی کریمﷺ نے فدک مانگنے کے باوجود سیدہ فاطمہؓ کو نہیں دیا۔
اب شیعہ مناظر کی ذمہ داری ہے کہ فدک اگر واقعی عطا کیا گیا تھا تو یہ روایت کس طرح صحیح ہوسکتی ہے؟
اگر عطیہ اور فضیل کی روایت سچ ہے تو دوسری روایت اہل سنت اصول کے تحت صحیح

کیسے ہوسکتی ہے؟ شیعہ مناظر مدعی ہیں اور ان پر لازم ہے کہ اہل سنت اصولوں کے

تحت پہلی دلیل پر حجت تمام کریں۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب یہ میزان الاعتدال کا اردو میں سکین دے رہا ہوں جس میں بدعت کے بارے میں وضاحت کی ہے۔

۲-ابان بن تغلب (م،عو) کوفی

یہ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا' اور انتہا پسند تھا' لیکن یہ "صدوق" (یعنی روایات نقل کرنے میں سچا) تھا۔ ہم اس کی سچائی لے لیں گے اور بدعت اس کے ذمے ہوگی۔

احمد بن حنبل، ابن معین اور ابو حاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے: یہ "غالی شیعہ" تھا۔

سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ کھلا گمراہ تھا۔

کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ کسی بدعتی کو ثقہ کیسے قرار دیا جا سکتا ہے جب کہ ثقہ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ایسے راوی میں عدالت

www.besturdubooks.net

اور اتقان بھی ہونا چاہیے' لہٰذا جو شخص بدعتی ہو وہ عادل کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے: بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بدعت ہے' جیسے تشیع میں غلو اختیار کرنا یا ایسا تشیع جس میں غلو اور تحریف نہ ہو یہ چیز بہت سے تابعین اور تبع تابعین میں پائی جاتی تھی' حالانکہ وہ دین دار' پرہیز گار اور سچے تھے' لہٰذا اگر ان لوگوں کی روایت کو محض اس وجہ سے مسترد کر دیا جائے تو بہت سی احادیث رخصت ہو جائیں گی اور یہ بڑا نقصان ہے۔

پھر دوسری بڑی بدعت ہے۔ جیسے کامل رفض اور اس میں غلو اختیار کرنا یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنا یا اس کی طرف دعوت دینا یہ ایسی قسم ہے کہ اس طرح کے راویوں کو نہ دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی انہیں کوئی بزرگی حاصل ہوتی ہے۔

اس وقت میرے ذہن میں مثال بیان کرنے کے لیے کسی شخص کا خیال نہیں آ رہا جو سچا ہو یا مامون ہو۔ حاصل ایسے لوگوں کا شعار جھوٹ بولنا اور تقیہ کرنا ہوتا ہے اور منافقت ان کا اوڑھنا بچھونا ہوتا ہے' جس شخص کی یہ حالت ہو اس کی نقل کردہ روایت کو ہرگز قبول نہیں کیا جا سکتا۔

اسلاف کے زمانے میں عموماً "غالی شیعہ" اس شخص کو کہا جاتا تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان حضرات کے بارے میں کلام کرتا تھا جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کی تھی یا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تنقید کیا کرتے تھے۔

لیکن ہمارے زمانے میں غالی شیعہ اس کو کہا جاتا ہے جو ان مذکورہ اکابرین کی تکفیر کرتا ہے اور شیخین سے براءت کا اظہار کرتا ہے' ایسا شخص گمراہ ہے۔ تاہم ابان بن تغلق شیخین کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کرتے تھے' البتہ اس کا عقیدہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات سے افضل ہیں۔

یہ اسکین پیش کرنے کے باوجود شیعہ مناظر کو اس عبارت کی ککھ سمجھ نہیں آئی۔ واضح طور پر بدعت کی دو اقسام بیان کی گئی ہیں۔

1- تشیع میں ⟸ غلو / تحریف کی موجودگی
2- تشیع میں ⟸ غلو / تحریف کی غیر موجودگی

اب کچھ تابعین و تبع تابعین میں دوسری قسم کی بدعت موجود تھی، اس کے باوجود وہ ثقہ تھے۔ اس لئے ان کی روایات قبول کی جاتی ہیں لیکن ایک اصول بنادیا گیا کہ ایسے دوسری قسم کے بدعت کرنے والے اگر کوئی روایت تشیع کی تائید میں بیان کریں تو مسترد کی جائے گی۔

یہ اصول پہلی قسم کے لئے تھوڑی بنایا گیا ہے، کیونکہ تشیع میں غلو کرنے والے ثقہ تسلیم نہیں کئے جاتے، اور نہ ہی ان کی روایات صحیحین میں موجود ہیں۔ عبارت میں واضح لکھا ہوا ہے کہ تابعین و تبع تابعین میں دوسری قسم کی بدعت پائی جاتی تھی۔

شیعہ مناظر: مقالات زی جو راوی ثقہ ہو اس پر شیعہ یا غیر شیعہ کی جرح کر کے روایت کو ناقابل قبول سمجھنا غلط بات ہے۔

شیعہ مناظر یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ اہل سنت کے ہاں شیعہ راوی کی روایت مطلقآ قبول کی جاتی ہے!!
جبکہ اس اسکین میں بھی ایسا کچھ بیان نہیں ہوا!! بلکہ واضح لکھا ہوا ہے کہ **بدعت مکفرہ اگر شیعہ راوی بیان کرے گا تو قبول نہیں کی جائے گی۔**
فدک کا عطا کرنا براہ راست نبی کریم ﷺ اور سیدہ فاطمہؓ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
((من يقل عليّ ما لم أقل فليتبوأ مقعده من النار))
جس شخص نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانا (جہنم کی) آگ میں بنا لے۔
(صحیح بخاری: 109)
ارشادِ نبوی ہے کہ:

((من روى عني حديثًا وهو يرى أنه كذب فهوأحد الكاذبين))
جس نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی اور وہ جانتا ہے کہ یہ روایت جھوٹی (میری طرف منسوب) ہے تو یہ شخص جھوٹوں میں سے ایک یعنی کذاب ہے۔
(مسند علی بن الجعد: 140 وسندہ صحیح، صحیح مسلم: 1)

اس کے علاوہ اس جھوٹ سے واضح طور پر شیعہ کی تائید اور صحابہ کرام کا دین و ایمان زد میں آتا ہے!! بظاہر بدعت مکفرہ نہ ہوتے ہوئے بھی اس کے اثرات بدعت مکفرہ تک پہنچتے ہیں۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب فضیل بھی ثقہ راوی ہے آپ کو بدعت ثابت کرنا ہوگی روایت میں

فضیل کا جواب یہ ہے

شیعہ مناظر: فضیل کو صدوق حسن الحدیث کہا گیا ہے۔
معاویہ صاحب آپ کو یہ بات پھر واضح کرتا چلوں کہ آپ کی تاویل قابل قبول نہیں ہوگی آپ نے اعتراض اٹھایا کہ عطیہ بدعت کرتا تھا اس روایت میں کہاں بدعت ہے۔

معاویہ صاحب آپ کے محققین و محدثین کسی راوی کو شیعہ کس بناء پر قرار دیتے تھے اور روایت میں بدعت ثابت کر۔

سنی مناظر: سب سے پہلی بات تو یہ کہ کسی راوی کو شیعہ کہنا کوئی جرح نہیں جو آپ توثیقات بھیجا شروع ہو گئے۔ اس لیے فضیل وغیرہ کی توثیق بھیج کر وقت ضائع مت کریں.
دوسرا یہ کہ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ **فدک کا ہبہ کیا جانا اهل السنت کا نہیں شیعہ کا مسلک هے یہی تو بدعت ہے اس کی.**

ایک تو محدثین نے واضح شیعہ لکھا ہے فضیل اور عطیہ کو اور دوسرا انہی سے فدک ہبہ ہونے والی بات ہے. تو ان کی بات اصول کے مطابق مردود ہوئی.
اور یہ اصول تو شیعہ مذہب کا بھی ہے کہ ثقہ غیر اثنا عشری کی روایت قبول ہے لیکن جب روایت اس کے مذہب کی تائید میں ہو تو قبول نہیں.
میں حوالہ بھیج رہا ہوں شیعوں کے شہید ثانی زین الدین العاملی کی الرعایۃ سے۔

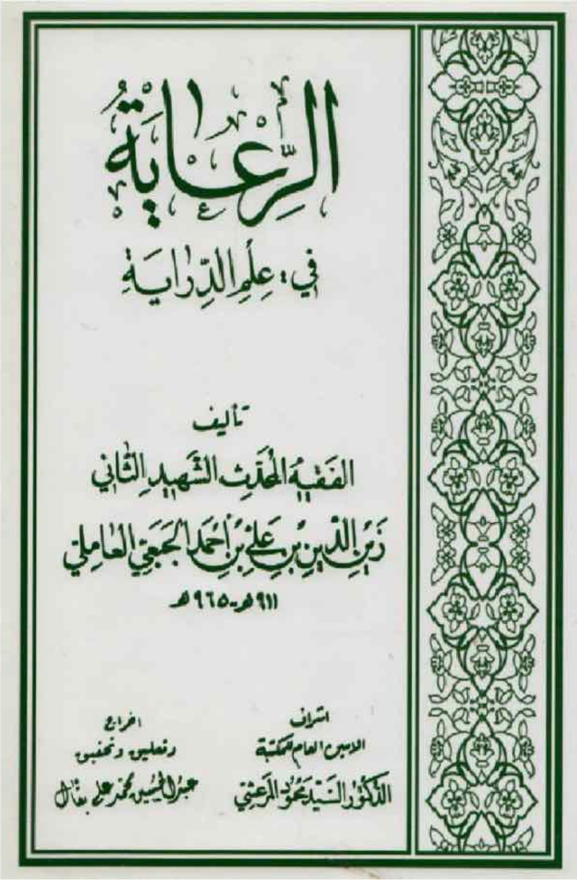

[ب.] ولا العدد

بناءً على اعتبار خبر الواحد.

وعلى عدم اعتباره، لا يُعتبَر في المقبول منه، عدد خاصّ؛ بل، ما يحصّل به العلم.

فالعدد؛ غير مُعتبَر في الجملة مُطلقاً.

الثالث

في: بقية الاعتبار(١)

وهل يُعتبَر مع ذالک امرٌ آخر؟ ومذهبٌ خاصّ؟

أم لا يُعتبَر؟ فتُقبَل رواية جميع فِرق المسلمين، وإن كانوا أهل بدعة.

أقوال:

أحدها: أنّه لا تُقبَلُ روايةُ المبتدِع مُطلقاً لِفسقِهِ، وإن كان يتأوّل؛ كما استوى ــ في الكفر ــ المتأوّل وغيرُهُ.

والثاني: إنْ لم يستحلّ الكذبَ لِنُصرة مذهبه، قُبِلَ(٢)؛ وإنْ استحلّه كالخطابيّة، من غُلاة الشيعة، لم يُقبَل(٣).

والثالث: إن كان داعيةً لِمذهبِهِ لم يُقبَلْ؛ لأنّه مظنّةُ التُّهمة بترويج مذهبه(٤)؛ وإلاّ، قُبِل؛ وعليه أكثر الجمهور.

(١) هذا العنوان؛ ليس من النسخة الاساسية: ورقة ٤٠، لوحة ب، سطر ١٥؛ ولا الرضوية.

(٢) قال الحافظ الذهبي في الميزان: ج ١ ص ٤ ــ في ترجمة أبان بن تغلب الكوفيّ ــ: «شيعي جَلِد، لكنّه صدوق؛ فلنا صِدقه، وعليه بدعته».

(٣) قال الشافعيّ: أقبلُ شهادةَ أهل الأهواء؛ إلاّ الخطابيّة من الرافضة، لأنّهم يرون الشهادة بالزور لموافقيهم.

وعقّبَ ابنُ كثيرٍ على ذالک بقولِهِ: «فلم يُفرّق الشافعي في هذا النصّ، بين الداعية وغيره؛ ثمّ ما الفرق في المعنى بينهما؟ وهذا البخاريّ، قد خرّجَ لِعمران بن حطّان الخارجيّ، مادحَ عبدالرحمان بن مُلجَم ــ قاتل عليّ ــ؛ وهذا من أكبر الدعاة إلى البدعة، والله أعلم»؛ «يُنظر: الباعث الحثيث: ص ٩٩ ــ ١٠٠».

ويُنظر ــ بخصوص الخطابيّة ــ بالإضافة إلى ماذُكِر في هامش الباب الأوّل: ص ١٦٣؛ ينظر: اختيار معرفة الرجال ــ المعروف برجال الكشّيّ ــ: ص ٢٩٠، ٣٢١، ٣٢٣، ٤٧٨ ــ ٤٨٢.

(٤) قال الشيخ المفيد: فروى الواقدي: عن هاشم بن عاصم، عن المنذر بن الجهم؛ قال: سألتُ عبدالله بن تغلبه: كيف كانت بيعة علي «عليه السلام»؟ قال: رأيتُ بيعةً رأسُها الأشتر يقول: مَن لم يُبايع ضربتُ عنقه...

١٨٨

اس وقت نکتہ گفتگو یہ تھا کہ ایک راوی اگر ثقہ بھی اور شیعہ بھی ہو تو اہل سنت کے ہاں مطلقاً اس کی روایات قبول کی جاتی ہیں یا نہیں ؟
سنی مناظر نے اپنے دلائل سے دو باتیں ثابت کردیں۔

1- راوی اگر شیعہ ہو تو مطلقاً اس کی تمام روایات قابل قبول نہیں ہوتیں کیونکہ اصول موجود ہے کہ شیعیت کی تائید میں شیعہ راوی کی روایات مسترد کی جائیں گی اگرچہ وہ ثقہ ہی کیوں نہ ہو۔
شیعہ مناظر کو ثابت کرنا تھا کہ یہ اصول اہل سنت کے ہاں نہیں ہے اور اگر فدک واقعی عطا کیا گیا تھا اس کی تائید میں مزید دلائل پیش کئے جاتے۔
شیعہ مناظر نے اصل نکتہ پر گفتگو کے بجائے یہ سوال پوچھا کہ محدثین کسی راوی کو شیعہ کس طرح قرار دیتے تھے ؟
یہ سوال دوران مناظرہ پوچھنا اصل موضوع سے فرار ہونے کے مترادف ہے کیونکہ **مناظرہ پہلے سے دونوں مسالک کے طئہ شدہ اصولوں کے تحت کیا جاتا ہے۔**

مثال کے طور پر دو ممالک (الف اور ب) جب کسی قاتل کے بارے میں کسی نتیجہ پر پہنچنا چاہیں تو الف ملک ب ملک کے قوانین کے تحت کہتا ہے کہ تمہارا فلاں قانون اسے قاتل ثابت کرتا ہے، لیکن ب ملک اسے بتاتا ہے کہ ہمارے پاس یہ قانون بھی موجود ہے کہ ذہنی حالت درست نہ ہو تو ہم اسے قاتل نہیں کہیں گے بلکہ اسے آزاد کر کے علاج کرائیں گے۔ اس پر الف ملک ضد کرنے لگے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے وہ قاتل ہے اور ایسا قانون کس نے بنایا ہے جس سے ایک قاتل آزاد ہو رہا ہے!!
تو الف ملک کا یہ کہنا درست نہیں سمجھا جائے گا، کیونکہ ب ملک کے اپنے قوانین ہیں جو پہلے سے طئہ شدہ ہیں اور انہی کے تحت وہ فیصلہ کرنے کا مجاز ہے۔ الف کے کہنے سے وہ اپنے قوانین تھوڑی تبدیل کر لے گا۔
اس مناظرے میں بھی یہی صورتحال رہی۔ شیعہ مناظر بضد رہا کہ اہل سنت کا یہ اصول کس نے بنایا اور اس روایت میں بدعت کیا ہے ؟

دوران مناظرا سنی مناظر نے وہی اصول شیعہ مسلک سے بھی ثابت کردیا کہ ایک راوی غیر اثناعشری بھی ہے اور شیعہ کے ہاں ثقہ بھی ہے، اس کے باوجود اگر ایسی روایت بیان کرے جو شیعیت کے خلاف ہو تو قبول نہیں کی جائے گی۔

مطلب قاتل کے بارے میں فیصلہ کرتے وقت ب ملک نے نہ صرف اپنے قوانین بلکہ الف ملک کے قوانین بھی دکھا دئے کہ قاتل کو سزا دینے کے بجائے آزاد کر کے علاج ہی کرانا ہے، لیکن شیعہ مناظر نے اہل سنت اصول کو تو تسلیم نہیں کیا لیکن اہل تشیع اصول کو بھی کسی خاطر میں نہیں لایا!!! جس سے واضح ہوا کہ شیعہ مناظر حق کی تلاش میں نہیں بلکہ دنیاداری کے چکروں میں ہے ورنہ اس دلیل سے شیعہ مناظر کے اعتراض کو جڑ سے اکھاڑ دیا گیا، ظاہر ہے اگر خود شیعہ کے ہاں یہ اصول موجود ہے تو پھر اہل سنت کے اصول کا انکار کیوں؟؟

مدعی شیعہ پر لازم ہے کہ وہ اہل سنت اصولوں کے تحت دلائل دیکر اپنا دعوی ثابت کرے۔

سنی مناظر: تو اصول ثابت ہوا شیعہ مذہب کی کتب سے کہ بدعتی ثقہ کی روایت جب اس کی مذہب کی تائید میں ہو تو قبول نہیں. اس کے علاوہ میں نے دوسرے دلائل سے بھی ہبہ کا رد کیا کہ

آت ذا القربی.. آیت مکی ھے۔

یہ روایت دوسری صحیح روایت کے خلاف ہے جس میں ہبہ کا انکار ثابت ہے.
اب میں اھل السنت علماء سے ثابت کرتا ہوں کہ فدک ہبہ کیے جانے والی بات ثابت نہیں۔

☟

عمدہ القاری شرح صحیح بخاری

فإن قلت: رووا أن فاطمة طلبت فدك، وذكرت أن رسول الله، ﷺ أقطعها إياها وشهد علي، رضي الله تعالى عنه، على ذلك فلم يقبل أبا بكر شهادته؛ لأنه زوجها. قلت: هذا لا أصل له ولا يثبت به رواية أنها ادعت ذلك، وإنما هو أمر مفتعل لا يثبت. **قوله: «ما ترك»** بيان أو بدل لميراثها. **قوله: «مما أفاء الله عليه»** من الفيء، وهو ما حصل له ﷺ من أموال الكفار من غير حرب ولا جهاد. **قوله: «لا نورث»**، قال القرطبي: جميع الرواه لهذه اللفظة يقولونها بالنون: لا نورث، يعني جماعة الأنبياء: عليهم الصلاة والسلام، كما في الرواية الأخرى: نحن معاشر الأنبياء لا نورث. **قوله: «ما تركنا»** في محل الرفع على الابتداء. **«وصدقة»** بالرفع خبره، وقد صحف بعض الشيعة هذا وقال: لا يورث، بياء آخر الحروف، وما تركنا صدقة، بالنصب على أن يجعل: ما، مفعولاً لما لم يسم فاعله، و: صدقة، تنصب على الحال، يكون معنى الكلام: أن ما نترك صدقة لا يورث، وهذا مخالف لما وقع في سائر الروايات، وإنما فعل الشيعة هذا واقتحموه لما يلزمهم على رواية الجمهور من فساد مذهبهم، لأنهم يقولون: إن النبي ﷺ يورث كما يورث
الكريمة. وقال الكرماني: لا نورث بفتح الراء، وال

ثم الحكمة في سبب عدم ميراث الأنب
أنهم جمعوا المال لورثتهم، وقيل: لئلا يخشى
محذور عظيم. وقيل: لأنهم كالآباء لأمتهم، فما
«فهجرت أبا بكر» قال المهلب: إنما كان هجره
من الهجران المحرم، وأما المحرم من ذلك أن
أحد أنهما التقيا وامتنعا من التسليم، ولو فعلا ذ
مظهرة للعداوة والهجران، وإنما لازمت بيتها فه
كتاب (الخمس) تأليف أبي حفص بن شاهين
رسول الله، ﷺ ما خير عيش حياة أعيشها وأن
الله، ﷺ، في ذلك عهد فأنت الصادقة المصا
بكر حتى رضيت ورضي. وروى البيهقي عن
تعالى عنها، أتاها أبو بكر، رضي الله تعالى عنه
عنه: يا فاطمة هذا أبو بكر يستأذن عليك فقال
فدخل عليها يترضاها، فقال: والله ما تركت ال
الله ومرضاة رسوله ومرضاتكم أهل البيت، ثم تر
أن الشعبي سمعه من علي، رضي الله تعالى عنه،

فإن قلت: روى أحمد وأبو داود عن أبي
أرسلت فاطمة إلى أبي بكر: لأنت ورثت رسول
فأين سهم رسول الله، ﷺ؟ فقال أبو بكر: إني

بسم اللہ الرحمن الرحیم

07079

تحفۂ اثناء عشریہ اردو

وہ عظیم الشان کتاب جس میں شیعہ مذہب کی ابتداء، ان کے بے شمار فرقے، شیعوں کے اسلاف، علماء اور ان کی کتابیں، احادیث اور ان کے راویوں کے حالات، ان کے مکر و فریب کے طریقے جن سے وہ سادہ لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف لاتے ہیں، الوہیت، نبوت، معاد اور امامت کے بارے میں ان کے عقائد، ان کے پوشیدہ فقہی مسائل، صحابہ کرامؓ، ازواج مطہرات اور اہل بیت کے متعلق ان کے عقائد و اقوال، ان کے جھوٹ، مکائد و مطاعن، ان کے اوہام و تعصبات اور ہفوات کی تفصیل۔ غرض اس کتاب میں اس موضوع کے تمام مباحث جمع کر دیے گئے ہیں۔

تصنیف : حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

ترجمہ اردو : مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی (مظاہری)

ناشر

دارالاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ۔ کراچی ۱

کرتا۔ اور خود ہی اس کا جواب دیتا ہے کہ یہ حدیث قیاس کے مخا
ہوتی ہے (یعنی اس کے ظاہری معنے چھوڑ دیئے جاتے ہیں) گو
ہے کہ سنی قیاس کو حدیث پر ترجیح دیتے ہیں۔ پس جب اس نے
اور مذہب شافعی کو ایسے کمزور اور پوچ دلائل سے ثابت کیا
استدلال ہونے کو اول نظر ہی میں جان لے تو لامحالہ اس چال
و بیک نوع دیکھنے والے کی نظر میں پوچ اور بے اصل ثابت
سے ترتیب دادہ ہے۔ اس لئے علمائے اہل سنت میں سے

اکتیسواں دھوکہ: شیعہ فرقہ کا کوئی عالم فقہ میں کوئی کتاب
پر مشتمل ہوتی ہے اور اس کی نسبت اہل سنت کے کسی امام کی ط
کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ حقیقت میں وہ ایک شیعہ کی لکھ
مملوک سے لواطت جائز ہے کیونکہ آیت وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُ
پھر ایک معتبر شخص کے ذریعہ یہ خبر ملی ہے کہ اس ۔
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور جو
اصلیت غالباً یہ ہے کہ ملک مغرب جہاں مالکی حضرات کی اکثر
تصنیف ظاہر کرتے ہیں اور ہندوستان و توران میں جہاں احناف
طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ کیونکہ اہل سنت کو تو اپنے ہی امام کی روایات پر زیادہ عبور ہوتا ہے۔ دوسرے ائمہ کی روایات کی زیادہ کھوج کرید اور تحقیق نہیں کرتے۔ اس لئے اس کی صداقت ان کے دل میں جلد بیٹھ جاتی۔

اس دھوکہ میں بھی اکثر اہلسنت کے جلیل القدر علماء پھنس گئے ہیں۔ مثلاً متعہ کی حلت امام مالک رحمہ اللہ علیہ کی طرف صاحب ہدایہ نے بھی کر دی حالانکہ امام مالک رحمہ اللہ علیہ متعہ پر حد جاری کرنے کو واجب کہتے ہیں۔ بخلاف امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کے کہ وہ حد کو واجب نہیں کہتے۔

بتیسواں دھوکہ: شیعہ علماء کی ایک جماعت بڑی سعی و کوشش سے اہل سنت کی تفاسیر اور سیرت کی ان کتابوں میں جو علماء اور طلباء میں بہت کم معروف و مشہور ہوں۔ یا نادر الوجود ہوں، ایسی جھوٹی باتیں ملا دیتے ہیں، جو شیعہ مذہب کی تائید اور اہل سنت کے مذہب کی تردید کرتی ہوں۔

چنانچہ باغ فدک کے ہبہ کا قصہ بعض تفاسیر میں داخل کر دیا ہے اور اس کی روایت یوں بیان کی کہ جب آیت وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ۔ (اور دیجئے اقرباء کو ان کا حصہ) نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلایا اور باغ فدک ان کو عطا فرما دیا۔

مگر اس کو کیا کیجئے کہ ان بدبختوں کو جھوٹ بولنا بھی نہ آیا۔ اور وہ یہ بھول گئے کہ یہ آیت تو مکی ہے یعنی مکہ کے قیام کے زمانہ میں نازل ہوئی ہے اس وقت باغ فدک ملا ہی کہاں تھا۔ وہ مکہ میں تو تھا نہیں۔

پھر آیت میں صرف ذوالقربیٰ ہی کو دینے کا حکم تو نہیں تھا۔ مساکین اور ابن سبیل کو بھی بخشش و عطا میں شامل کیا

سنی مناظر: عمدہ القاری (شرح صحیح بخاری) میں اس بات کا رد ھے کہ سیدہ فاطمہ رض کو فدک ہبہ کیا گیا تھا، پھر انہوں نے سیدنا ابو بکر رض کے سامنے گواہ پیش کیے کہ فدک ہبہ ہوا تھا اور یہ بات ثابت نہیں ہے، **تو اہل السنت جس کا رد کررہے ہیں دوسری طرف عطیہ عوفی اور فضیل اس کو بیان کررہے ہیں اور یہی ان کی بدعت ہے جو اہل السنت کے مسلک کے خلاف ہے۔**

تحفہ اثنا عشری اردو میں ہے جو سب لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ ہبہ کا رد موجود ہے ساتھ میں اس آیت کو بھی مکی کہا گیا ھے جو بخش حسین صاحب نے پیش کی ہے۔

اصول کے مطابق مدعی شیعہ مناظر کو اہل سنت کتب سے اپنا دعوی ثابت کرنا ہے اور سنی مناظر کو اہل سنت کتب سے ہی اس دعوی کا مدلل علمی رد پیش کرنا ہے۔
شیعہ مناظر نے اہل سنت سے دلیل دیکر نبی کریمﷺ سے سیدہ فاطمہ کو فدک عطا ہونا ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس کے جواب میں سنی مناظر نے مختلف اہل سنت و اہل تشیع کتب سے فدک عطا نہ ہونے کو ثابت کیا ۔ شیعہ مناظر کو اپنی دلیل کا دفاع کرنا تھا، سنی مناظر کے پیش کئے گئے اسکینز و دلائل کو رد کرنا تھا اور فدک عطا ہونے پر اہل سنت کتب سے مزید دلائل دینے چاہئے تھے۔

شیعہ مناظر: معزز سامعین! معاویہ صاحب کی کلٹی دیکھیں پہلے عطیہ کو شیعہ کہہ کر بدعتی قرار دیا۔ معاویہ صاحب نے پہلے تو شیعہ کہا اب کہہ رہے ہیں شیعہ ہونا کوئی جرح نہیں یعنی معاویہ صاحب مکمل طور پر گھوم چکے ہیں۔

دراصل شیعہ مناظر اہل سنت اصولوں سے مکمل نابلد ہیں۔ انہیں اسماء الرجال کا بھی کوئی علم نہیں اور نہ وہ یہ جانتے ہیں راویوں پر جرح کیسے کی جاتی ہے اور کسی راوی کا بدعتی ہونا جرح کہلاتا ہے کہ نہیں!!
سنی مناظر نے ثابت کیا کہ فدک کا عطا کرنا جس روایت سے ثابت کیا جا رہا ہے وہ اہل سنت کے ایک اصول کے تحت قابل قبول نہیں ہے۔ **سند میں دو راوی اسماء الرجال کے مطابق**

شیعہ ہیں اور اس روایت میں بیان کی گئی بات جھوٹ ہے اور شیعیت کی تائید میں ہے، اس لئے اہل سنت کے نزدیک حجت نہیں ہے۔

سنی مناظر نے ثقہ راوی اور اس کے مذہب کے بارے میں جو اصول اہل سنت کا دکھایا وہی اصول اہل تشیع کے ہاں بھی دکھا دیا۔ شیعہ کے ثقہ راویوں میں غیر اثناعشری راوی بھی ہوتے ہیں، ثقہ ہونے کے باوجود اہل تشیع کے ہاں اس راوی کی تمام روایات مطلقاً قبول نہیں کی جاتیں بلکہ شیعیت کے خلاف روایت اس بنا پر مسترد کی جاتی ہے کہ اس کا مذہب اثناعشری کے خلاف ہے۔

اگر مذہب باعث جرح ہوتا تو شیعہ کے ہاں غیراثناعشری راوی "ثقہ" کیسے ہوتے؟؟

شیعہ مناظر کو اپنے اصولوں کا بھی شاید علم نہ تھا بصورت دیگر وہ اس اصول پر کوئی جواب ضرور دیتے!! جس اصول کے تحت شیعہ اپنی صحیح روایات کو قبول نہیں کرتے اسی اصول سے وہ اہل سنت کو مجبور کر رہے ہیں کہ عطیہ کی روایت قبول کی جائے!!

شیعہ مناظر کو چاہئے تھا کہ عطیہ کا شیعہ نہ ہونا ثابت کرتا یا پھر اس اصول کے غلط ہونے کو ثابت کرتا، لیکن دوران مناظرہ یہی اصول اہل تشیع سے بھی ثابت کر کے سنی مناظر نے بظاہر مناظرہ پر گرفت منظور کر لی۔

شیعہ مناظر: دوسری بات یہ ہے معاویہ صاحب تو اصول مناظرہ ہی بھول گئے اپنی کتابوں سے سکین دے رہے ہیں کہ ہبہ ثابت نہیں، معاویہ صاحب کو کوئی پرسنل پر سمجھا دے اصول مناظرہ، معاویہ صاحب میں اس وقت تک جان چھوڑنے والا نہیں جب تک جواب نہ ملا

معاویہ صاحب آپ کے محققین و محدثین کسی راوی کو شیعہ کس بناء پر قرار دیتے تھے اور روایت میں بدعت ثابت کر، بدعت کا مطلب ہے علی سے محبت اور حضرت عثمان پر فضیلت دینا علی علیہ السلام کو اور غلو یہ ہے تشیع میں اور تمام صحابہ کرام میں علی علیہ السلام کو فضیلت دینا

اور آپ جس طرح اپنی عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں اس مراد رافضیت ہے اور وہ رافضی نہیں شیعہ ہے معاویہ صاحب

معاویہ صاحب اپنی کتابوں سے ہبہ کارد کرنے چلے ہیں اصول مناظرہ بھی بھول گئے ہیں

شیعہ مناظر بحیثیت مدعی اہل سنت کتب سے اپنا دعوی ثابت کر رہے ہیں اور فریق مخالف سنی مناظر بھی اس دلیل کا دفاع اہل سنت کتب سے کرنے کے پابند ہیں۔ کیا مناظروں میں مدعی شیعہ کی طرف سے لگایا گیا الزام اپنی اہل سنت کتب سے رد کرنے کے بجائے مخالف فریق شیعہ کی کتب سے کیا جاتا ہے ؟

جنگ کے میدان میں دشمن کے حملے سے بچنے کے لئے اور اپنا دفاع کرتے وقت اپنے ہتھیار ہی استعمال کئے جاتے ہیں اور جب دشمن مغلوب ہوجائے تو اس کی پناہ گاہ میں گھس کر اسے بدترین شکست دی جاتی ہے۔

سنی مناظر نے بھی ایسا ہی کیا دفاع کرنے کے لئے اہل سنت کتب سے صحیح روایات اور حقائق دکھائے تاکہ شیعہ راوی عطیہ اور فضیل کا جھوٹ ثابت ہوجائے ، اس کے بعد شیعہ کتب سے بھی ثابت کیا کہ شیعہ مناظر کی دلیل میں کوئی وزن نہیں ہے۔

شیعہ مناظر نے وضاحت کی ہے کہ بدعت کا مطلب سیدنا علی کو حضرت عثمان سے افضل قرار دینا اور غلو کا مطلب تمام صحابہ سے افضل قرار دینا ہے لیکن یہ صرف ایک معیار ہے اگر کوئی شیعہ راوی نبی کریمﷺ، اہل بیت اور صحابہ کرام کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرے جس سے دین میں فتنہ فساد اور اتحاد کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک ایسی بدعت ہے جو غلو سے بڑھ کر رافضیت کے ذمرے میں آتی ہے۔

شیعہ مناظر: سکین اردو میں پیش کر رہا ہوں تاکہ معزز سامعین کو سمجھنے میں آسانی ہو
-

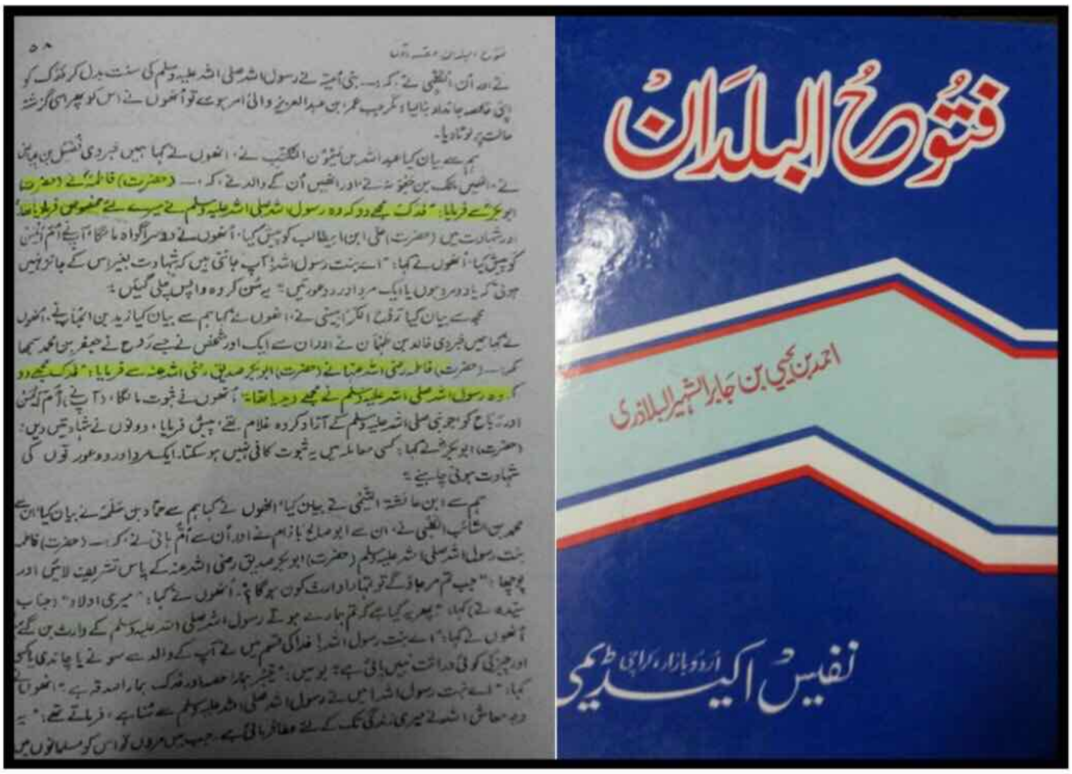

فتوح البلدان 👆

سنی مناظر: فتوح البلدان روایت کی سند کی توثیق بھیجیں ذرا ؟

بسم اللہ کرو ؟

شیعہ مناظر نے کوئی توثیق پیش نہیں کی۔

شیعہ مناظر: اب آتا ہوں اہل سنت کی ایک اور کتاب کی طرف الملل والنحل علامہ شہر سستانی

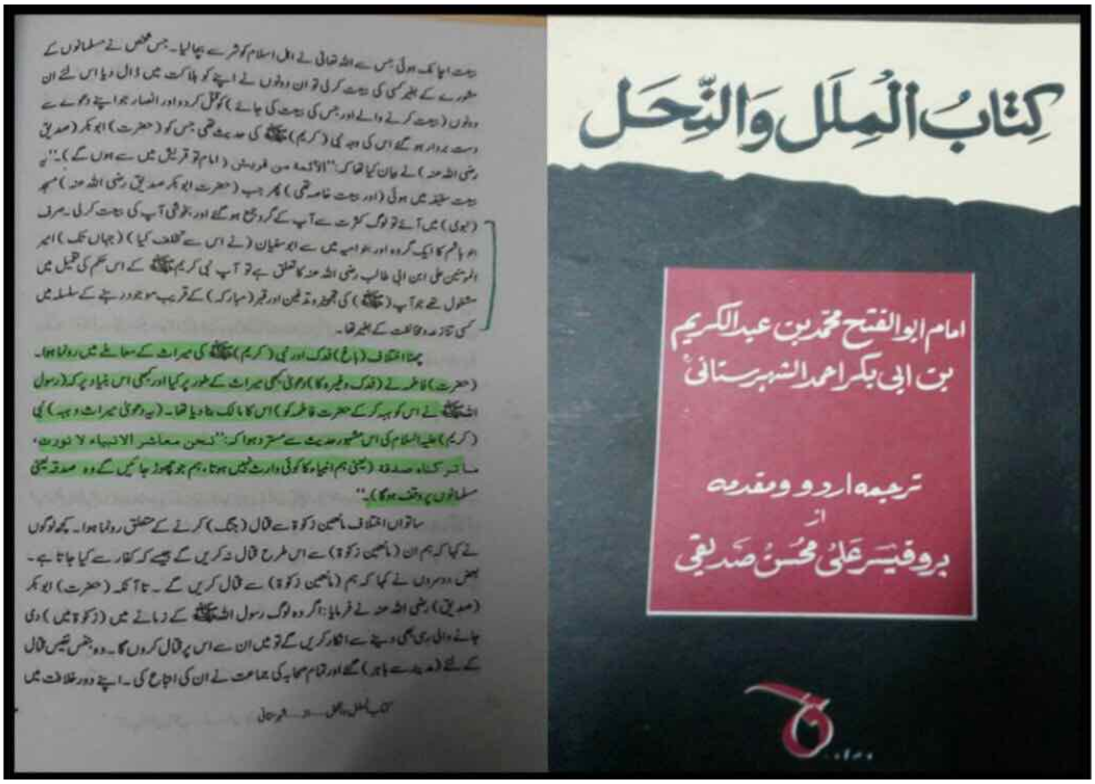

بیعت اچانک ہوئی جس سے اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو شر سے بچا لیا۔ جس شخص نے مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی کی بیعت کر لی تو ان دونوں نے اپنے کو ہلاکت میں ڈال دیا اس لئے ان دونوں (بیعت کرنے والے اور جس کی بیعت کی جائے) کو قتل کر دو اور انصار جو اپنے دعوے سے دست بردار ہو گئے اس کی وجہ نبی (کریم) ﷺ کی حدیث تھی جس کو (حضرت) ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا تھا کہ: "الائمة من قریش (امام تو قریش میں سے ہوں گے)۔" یہ بیعت سقیفہ میں ہوئی (اور بیعت خاصہ تھی) پھر جب (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) مسجد (نبوی) میں آئے تو لوگ کثرت سے آپ کے گرد جمع ہو گئے اور بخوشی آپ کی بیعت کر لی۔ صرف بنو ہاشم کا ایک گروہ اور بنو امیہ میں سے ابو سفیان (نے اس سے تخلف کیا) (جہاں تک) امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو آپ نبی کریم ﷺ کے اس حکم کی تعمیل میں مشغول تھے جو آپ (ﷺ) کی تجہیز و تدفین اور قبر (مبارک) کے قریب موجود رہنے کے سلسلہ میں کسی تنازعہ و مخالفت کے بغیر تھا۔

چھٹا اختلاف (باغ) فدک اور نبی (کریم) ﷺ کی میراث کے معاملے میں رونما ہوا۔ (حضرت) فاطمہ نے (فدک وغیرہ کا) دعویٰ بھی میراث کے طور پر کیا اور کبھی اس بنیاد پر کہ (رسول اللہ ﷺ نے اس کو ہبہ کر کے حضرت فاطمہ کو) اس کا مالک بنا دیا تھا۔ (یہ دعویٰ میراث و ہبہ) نبی (کریم) علیہ السلام کی اس مشہور حدیث سے مسترد ہوا کہ: "نحن معاشر الانبیاء لا نورث، ما ترکناہ صدقة (یعنی ہم انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ جائیں گے وہ صدقہ یعنی مسلمانوں پر وقف ہو گا)۔"

ساتواں اختلاف مانعین زکوٰۃ سے قتال (جنگ) کرنے کے متعلق رونما ہوا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم ان (مانعین زکوٰۃ) سے اس طرح قتال نہ کریں گے جیسے کہ کفار سے کیا جاتا ہے۔ بعض دوسروں نے کہا کہ ہم (مانعین زکوٰۃ) سے قتال کریں گے۔ تا آنکہ (حضرت) ابو بکر (صدیق) رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (زکوٰۃ میں) دی جانے والی رسی بھی دینے سے انکار کریں گے تو میں ان سے اس پر قتال کروں گا۔ وہ بنفس نفیس قتال کے لئے (مدینہ سے باہر) گئے اور تمام صحابہ کی جماعت نے ان کی اتباع کی۔ اپنے دور خلافت میں

کتاب الملل والنحل ... شہرستانی

کتاب الملل والنحل

امام ابو الفتح محمد بن عبد الکریم
بن ابی بکر احمد الشہرستانی

ترجمہ اردو و مقدمہ
از
پروفیسر علی محسن صدیقی

بیعت اچانک ہوئی جس سے اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو شر سے بچالیا۔ جس شخص نے مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی کی بیعت کرلی تو ان دونوں نے اپنے کو ہلاکت میں ڈال دیا اس لئے ان دونوں (بیعت کرنے والے اور جس کی بیعت کی جائے) کو قتل کردو اور انصار جو اپنے دعوے سے دست بردار ہو گئے اس کی وجہ نبی (کریم) ﷺ کی حدیث تھی جس کو (حضرت) ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا تھا کہ: ''الائمة من قريش (امام تو قریش میں سے ہوں گے)۔'' یہ بیعت سقیفہ میں ہوئی (اور بیعت خاصہ تھی) پھر جب (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) مسجد (نبوی) میں آئے تو لوگ کثرت سے آپ کے گرد جمع ہو گئے اور بخوشی آپ کی بیعت کرلی۔ صرف بنو ہاشم کا ایک گروہ اور بنو امیہ میں سے ابو سفیان (نے اس سے تخلف کیا) (جہاں تک) امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو آپ نبی کریم ﷺ کے اس حکم کی تعمیل میں مشغول تھے جو آپ (ﷺ) کی تجہیز و تدفین اور قبر (مبارک) کے قریب موجود رہنے کے سلسلہ میں کسی تنازعہ و مخالفت کے بغیر تھا۔

چھٹا اختلاف (باغ) فدک اور نبی (کریم) ﷺ کی میراث کے معاملے میں رونما ہوا۔ (حضرت) فاطمہ نے (فدک وغیرہ کا) دعویٰ کبھی میراث کے طور پر کیا اور کبھی اس بنیاد پر کہ (رسول اللہ ﷺ نے اس کو ہبہ کر کے حضرت فاطمہ کو) اس کا مالک بنا دیا تھا۔ (یہ دعویٰ میراث و ہبہ) نبی (کریم) علیہ السلام کی اس مشہور حدیث سے مسترد ہوا کہ: ''نحن معاشر الانبياء لا نورث، ما تركناه صدقة (یعنی ہم انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ جائیں گے وہ صدقہ یعنی مسلمانوں پر وقف ہوگا)۔''

ساتواں اختلاف مانعین زکوۃ سے قتال (جنگ) کرنے کے متعلق رونما ہوا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم ان (مانعین زکوۃ) سے اس طرح قتال نہ کریں گے جیسے کہ کفار سے کیا جاتا ہے۔ بعض دوسروں نے کہا کہ ہم (مانعین زکوۃ) سے قتال کریں گے۔ تا آنکہ (حضرت) ابو بکر (صدیق) رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (زکوۃ میں) دی جانے والی رسی بھی دینے سے انکار کریں گے تو میں ان سے اس پر قتال کروں گا۔ وہ بنفس نفیس قتال کے لئے (مدینہ سے باہر) گئے اور تمام صحابہ کی جماعت نے ان کی اتباع کی۔ اپنے دور خلافت میں

۵۲ کتاب الملل والنحل ...... از ...... شہرستانی

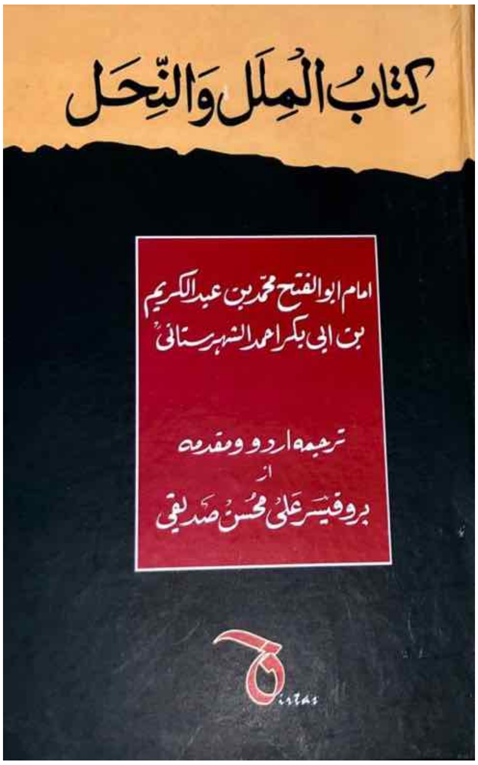

شیعہ مناظر: علامہ شہر سستانی نے لکھا ہے کہ جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ نے ہبہ کے طور پر بھی حاکم سے فدک طلب کیا لیکن جناب ابوبکر نے انکار کر دیا۔ معاویہ صاحب پھر دوبارہ یاد دلاتا ہوں، معاویہ صاحب آپ کے محققین و محدثین کسی راوی کو شیعہ کس بناء پر قرار دیتے تھے اور روایت میں بدعت ثابت کر۔

معزز سامعین معاویہ صاحب سوال کا جواب دینے سے گھبرا رہے ہیں تاکہ حقیقت سامنے نہ آئے اور ان کی بنی ہوئی عزت ملیا میٹ نہ ہو جائے معاویہ صاحب جواب دیں۔

غور سے پڑھیں۔۔ علامہ شہرستانی نے اختلافات بیان کرتے ہوئے چھٹے نمبر پر یہ اختلاف بیان کیا ہے۔ دوران مناظرا اختلافی باتیں پیش کر کے خود کو سچا ثابت کرنے کی بے ہودہ حرکتیں صرف شیعوں سے ہی ممکن ہیں۔

سنی مناظر: بخش حسین صاحب کم از کم اپنے لوگوں سے پوچھ لیتے کہ کیا لکھوں علی معاویہ کے جواب میں؟ مجھے چھوڑو اپنے ہی مناظرین سے پوچھو کہ کسی کا مذہب بیان کرنا جرح ہوتی ہے کہ نہیں. اگر کسی کا مذہب بیان کرنا جرح ہوتا تو آپ کے مذہب میں واقفیہ، فطحیہ، اور سنی ثقہ راوی کی روایات پر عمل نہ ہوتا.

کم از کم الرعایۃ کا جو حوالہ میں نے بھیجا وہ ہی کسی عربی جاننے والے سے ترجمہ کروا کر سمجھ لیتے۔

اور یہ یہ الملل والے عبد الکریم شہرستانی کا حال بھی دیکھ لو.

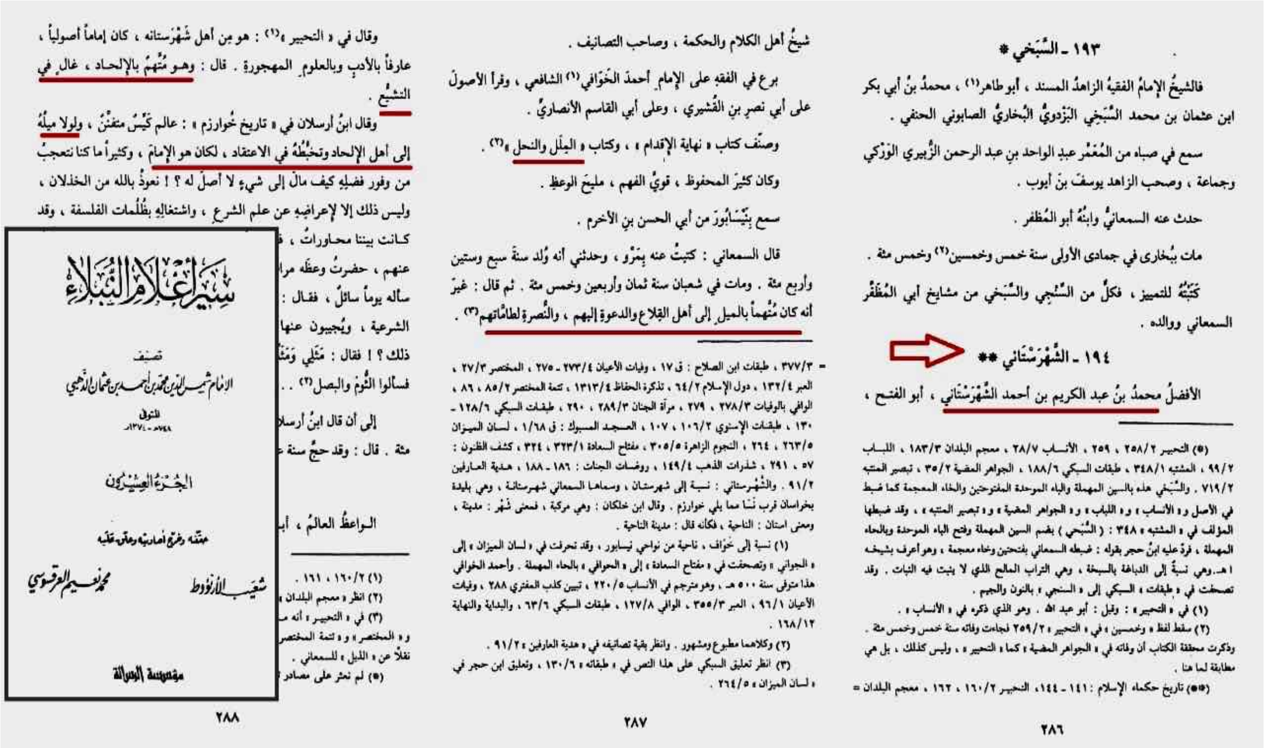

١٩٣ - السَّبَخي *

فالشيخُ الإمامُ الفقيهُ الزاهدُ المسند ، أبو طاهر(١) ، محمدُ بنُ أبي بكر ابن عثمان بن محمد السَّبَخِي البَزْدويُّ البُخاريُّ الصابوني الحنفي .

سمع في صباه من المُعَمَّر عبدِ الواحد بنِ عبد الرحمن الزُّبيري الوَرْكي وجماعة ، وصحب الزاهد يوسفَ بنَ أيوب .

حدث عنه السمعانيُّ وابنُهُ أبو المُظفر .

مات بِبُخارى في جمادى الأولى سنة خمس وخمسين(٢) وخمس مئة .

كَتَبْتُهُ للتمييز ، فكلٌّ من السَّنْجي والسَّبَخي من مشايخ أبي المُظَفَّر السمعاني ووالده .

١٩٤ - الشَّهْرَسْتَاني **

الأفضلُ محمدُ بنُ عبد الكريم بن أحمد الشَّهْرَسْتَاني ، أبو الفتح ،

(*) التحبير ٢/٢٥٨ ، ٢٥٩ ، الأنساب ٧/٢٨ ، معجم البلدان ٣/١٨٣ ، اللباب ٢/٩٩ ، المشتبه ١/٣٤٨ ، طبقات السبكي ٦/١٨٨ ، الجواهر المضية ٢/٣٥ ، تبصير المنتبه ٢/٧١٩ . والسَّبَخي هذه بالسين المهملة والباء الموحدة المفتوحتين والخاء المعجمة كما ضبط في الأصل و« الأنساب » و« اللباب » و« الجواهر المضية » و« تبصير المنتبه » ، وقد ضبطها المؤلف في « المشتبه » ٣٤٨ : (السُّبَحي) بضم السين المهملة وفتح الباء الموحدة وبالحاء المهملة ، فردّ عليه ابنُ حجر بقوله : ضبطه السمعاني بفتحتين وخاء معجمة ، وهو أعرف بشيخه اهـ. وهي نسبةٌ إلى الدباغة بالسبخة ، وهي التراب المالح الذي لا ينبت فيه النبات . وقد تصحفت في « طبقات » السبكي إلى « السنجي » بالنون والجيم .

(١) في « التحبير » : وقيل : أبو عبد الله . وهو الذي ذكره في « الأنساب » .

(٢) سقط لفظ « وخمسين » في « التحبير » ٢/٢٥٩ فجاءت وفاته سنة خمس وخمس مئة . وذكرت محققة الكتاب أن وفاته في « الجواهر المضية » كما « التحبير » ، وليس كذلك ، بل هي مطابقة لما هنا .

(**) تاريخ حكماء الإسلام : ١٤١ - ١٤٤، التحبير ٢/١٦٠ ، ١٦٢ ، معجم البلدان =

٢٨٦

شيخُ أهل الكلام والحكمة ، وصاحب التصانيف .

برع في الفقه على الإمام أحمدَ الخَوَافي(١) الشافعي ، وقرأ الأصولَ على أبي نصرِ بنِ القُشيري ، وعلى أبي القاسم الأنصاريِّ .

وصنّف كتاب « نهاية الإقدام » ، وكتاب « المِلَل والنحل »(٢) .

وكان كثيرَ المحفوظ ، قويَّ الفهم ، مليحَ الوعظِ .

سمع بِنَيْسَابُورَ من أبي الحسن بنِ الأخرم .

قال السمعاني : كتبتُ عنه بِمَرْو ، وحدثني أنه وُلد سنةَ سبع وستين وأربع مئة . ومات في شعبان سنة ثمان وأربعين وخمس مئة . ثم قال : غيرَ أنه كان مُتهماً بالميلِ إلى أهل القِلاع والدعوةِ إليهم ، والنُّصرةِ لطامَّاتهم(٣) .

= ٣/٣٧٧ ، طبقات ابن الصلاح : ق ١٧ ، وفيات الأعيان ٤/٢٧٣ - ٢٧٥ ، المختصر ٣/٢٧ ، العبر ٤/١٣٢ ، دول الإسلام ٢/٦٤ ، تذكرة الحفاظ ٤/١٣١٣ ، تتمة المختصر ٢/٨٥ ، ٨٦ ، الوافي بالوفيات ٣/٢٧٨ ، ٢٧٩ ، مرآة الجنان ٣/٢٨٩ ، ٢٩٠ ، طبقات السبكي ٦/١٢٨ - ١٣٠ ، طبقات الإسنوي ٢/١٠٦ ، ١٠٧ ، العسجد المسبوك : ق ٦٨/١ ، لسان الميزان ٥/٢٦٣ ، ٢٦٤ ، النجوم الزاهرة ٥/٣٠٥ ، مفتاح السعادة ١/٣٢٣ ، ٣٢٤ ، كشف الظنون : ٥٧ ، ٢٩١ ، شذرات الذهب ٤/١٤٩ ، روضات الجنات : ١٨٦ - ١٨٨ ، هدية العارفين ٢/٩١ . والشَّهْرستاني : نسبة إلى شهرستان ، وسماها السمعاني شهرستانة ، وهي بليدة بخراسان قرب نَسَا مما يلي خوارزم . وقال ابن خلكان : وهي مركبة ، فمعنى شَهْر : مدينة ، ومعنى استان : الناحية ، فكأنه قال : مدينة الناحية .

(١) نسبة إلى خَوَاف ، ناحية من نواحي نيسابور ، وقد تحرفت في « لسان الميزان » إلى « الجواني » وتصحفت في « مفتاح السعادة » إلى « الحوافي » بالحاء المهملة . وأحمد الخوافي هذا متوفى سنة ٥٠٠ هـ ، وهو مترجم في الأنساب ٥/٢٢٠ ، تبيين كذب المفتري ٢٨٨ ، وفيات الأعيان ١/٩٦ ، العبر ٣/٣٥٥ ، الوافي ٨/١٢٧ ، طبقات السبكي ٦/٦٣ ، والبداية والنهاية ١٢/١٦٨ .

(٢) وكلاهما مطبوع ومشهور . وانظر بقية تصانيفه في « هدية العارفين » ٢/٩١ .

(٣) انظر تعليق السبكي على هذا النص في « طبقاته » ٦/١٣٠ ، وتعليق ابن حجر في « لسان الميزان » ٥/٢٦٤ .

٢٨٧

وقال في « التحبير »(١) : هو من أهل شَهْرَستانه ، كان إماماً أصولياً ، عارفاً بالأدبِ وبالعلومِ المهجورةِ . قال : وهو مُتَّهمٌ بالإلحاد ، غالٍ في التشيُّع .

وقال ابنُ أرسلان في « تاريخ خُوارزم » : عالم كَيِّسٌ متفنِّنٌ ، ولولا ميلُهُ إلى أهل الإلحاد وتخبُّطُهُ في الاعتقاد ، لكان هو الإمامَ ، وكثيراً ما كنا نتعجبُ من وفور فضلِهِ كيف مالَ إلى شيءٍ لا أصلَ له ؟ ! نعوذُ بالله من الخذلان ، وليس ذلك إلا لإعراضِهِ عن علم الشرعِ ، واشتغالِهِ بظُلُمات الفلسفة ، وقد كانت بيننا محاورات ، ف[...]
عنهم ، حضرتُ وعظَه مرا[...]
ساله يوماً سائلٌ ، فقال : [...]
الشرعية ، ويُجيبون عنها [...]
ذلك ؟ ! فقال : مَثَلي وَمَثَ[...]
فسألوا الثُّومَ والبصل(٢) . . [...]

إلى أن قال ابنُ أرسلا[...]
مئة . قال : وقد حجَّ سنة [...]

الواعظُ العالمُ ، أب[...]

(١) ٢/١٦٠ ، ١٦١ .
(٢) انظر « معجم البلدان » [...]
(٣) في « التحبير » أنه م[...]
و« المختصر » و« تتمة المختصر [...]
نقلاً عن « الذيل » للسمعاني .
(*) لم نعثر على مصادر [...]

سِيَرُ أعلامِ النُّبلاء

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى ٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء العشرون

حققه وخرّج أحاديثه وعلّق عليه

شعيب الأرنؤوط — محمد نعيم العرقسوسي

مؤسسة الرسالة

٢٨٨

علامہ عبدالکریم شہرستانی غالی شیعہ اور ملحد قسم کا تھا.

اس کی کتاب سے اس کے باطل نظریات اٹھا کر پیش کررہے ہو اہل السنت معتبر عالم بنا کر؟ یہ دھوکا اب نہیں چلنے والا شیعوں کا کہ تقیہ باز شیعوں کو سنی بنا کر پیش کرو۔

یہ لیں شیعہ کی تقسیم جو شاہ عبد العزیز محدث رح نے کی ہے تفصیلی طور پر.

دیا۔ اور ادھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ شام کی مہم اور کار خلافت کے سبب اتنے مصروف مشغول رہے کہ ابن سبا اور اس کے چیلوں کی طرف توجہ نہ دے سکے۔ یہاں تک کہ اس ملعون کے پھیلائے ہوئے غلط عقائد نے لوگوں کے دلوں میں جڑ پکڑ لی، اور وہ خوب مشہور ہوگئے۔ جناب امیر رضی اللہ عنہ کے فوجی اس وسوسہ کو قبول کرنے اور نہ کرنے کی بناء پر چار فرقوں میں بٹ گئے۔

(۱) **پہلا فرقہ** ان مخلصین اور جاں نثار ساتھیوں کا ہے جو اہل سنت والجماعت کے مقتدا و پیشوا ہیں۔ یہ حضرات اصحاب کبار، ازواج مطہرات کی حق شناسی اور ظاہر و باطن کی پاسداری نیز جنگ وجدال کے باوجود سینہ کو بے کینہ اور پاک صاف رکھنے میں جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قدم بقدم رہے۔ ان کو ہی شیعان اولی، اور شیعیان مخلصین کہتے

تحفہ اثنا عشریہ اردو ۲۷

ہیں اور بمصداق آیت کریمہ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ (البتہ میرے خاص بندوں پر تیرا غلبہ نہ ہو سکے گا) یہ ہر حیثیت سے اس دھوکہ باز شیطان کے شر سے محفوظ و مامون رہے۔ اور ان کے دامن پر اس شیطان کے گندے عقائد کا کوئی دھبہ نہ لگ سکا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خود اپنے خطبوں میں ان لوگوں کی مدح فرمائی اور ان کے رویہ کو سراہا۔

(۲) **دوسرا فرقہ** تفضیلی شیعوں کا تھا جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تمام صحابہؓ سے افضل کہتے تھے ابن سبا کے ادنیٰ شاگردوں میں سے تھے کہ انہوں نے اس وسوسہ کے ایک حصہ ہی کو تسلیم کیا۔

لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی ڈانٹ ڈپٹا، اور فرمایا کہ اگر کسی کے بارے میں میں نے یہ سنا کہ وہ مجھے جناب شیخین رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتا ہے تو میں اُسے افتراء کی شرعی حد اسی کوڑے ماروں گا۔

(۳) **تیسرا فرقہ** تبرائی شیعوں کا تھا ان کو شیعہ سبیئہ بھی کہتے ہیں۔ یہ لوگ عقیدۃً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو ظالم، غاصب، بلکہ کافر و منافق مانتے اور کہتے تھے۔ گویا یہ اس شیطان مجسم کے درمیانی درجہ کے شاگرد تھے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، اور حضرات طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تنازعہ ان لوگوں کے مذہب کے لئے مؤید اور ان کے خیال کے لئے محرک بن گیا، اور چونکہ ان جھگڑوں کی بناء خلیفہ سوم رضی اللہ عنہ کی شہادت تھی، اس لئے لامحالہ ان لوگوں نے ان کی شان میں بھی زبان طعن دراز کی، اور جب کہ خلیفہ سوم کی خلافت کی تشکیل جو خلیفۂ ثانی کی خلافت پر شوریٰ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کے جنہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بحیثیت ثالث بانی مبانی تھے اس لئے ان بدبختوں کے تبرا و لعنت کا یہ حضرات بھی نشانہ بنے۔ اور مخلصین کے ذریعہ جب بھی اس دشنام و تبری کی اطلاع حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سمع مبارک تک پہنچی، آپ خطبۂ عام کے وقت ان لوگوں کو برا بھلا کہتے اور ان لوگوں سے اپنی مکمل بیزاری کا اظہار فرماتے۔

(۴) **چوتھا فرقہ** غالی شیعوں کا تھا۔ اور یہ ابن سبا کے خاص الخاص شاگردوں اور رازدار دوستوں کا گروہ تھا اور یہی گروہ جناب امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کی الوہیت کا قائل تھا۔

پھر جب مخلصین نے سختی کے ساتھ ان پر حجت الزامات قائم کئے اور کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں تو الوہیت کے آثار کے خلاف بشریت کے تقاضے موجود ہیں تو بعض لوگوں نے صریح الوہیت کے عقیدہ کو ترک کر دیا مگر یہ پھر بھی کہتے رہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جسم فانی میں روح الٰہی حلول و سرایت کئے ہوئے ہے۔

اور جس طرح قرآنی آیت وَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُّوحِنَا۔ (کہ ہم نے ان میں اپنی روح پھونکی) سے دھوکہ کھا کر نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اپنے مذہب کی صحت ثابت کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعض کمالات کی بجا اور دور از کار تاویلات سے اپنے لغو و بیہودہ عقیدہ کی صحت کی کوشش کرتے ہیں۔

تو یہ ہے شیعہ مذہب کے وجود میں آنے کی حقیقت اور اصل بنیاد، اس تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دراصل اہل تشیع کے بنیادی طور پر تین فرقے بیک وقت وجود میں آئے اور ان تینوں کا موجد اور بانی بھی بد باطن، نفاق پیشہ

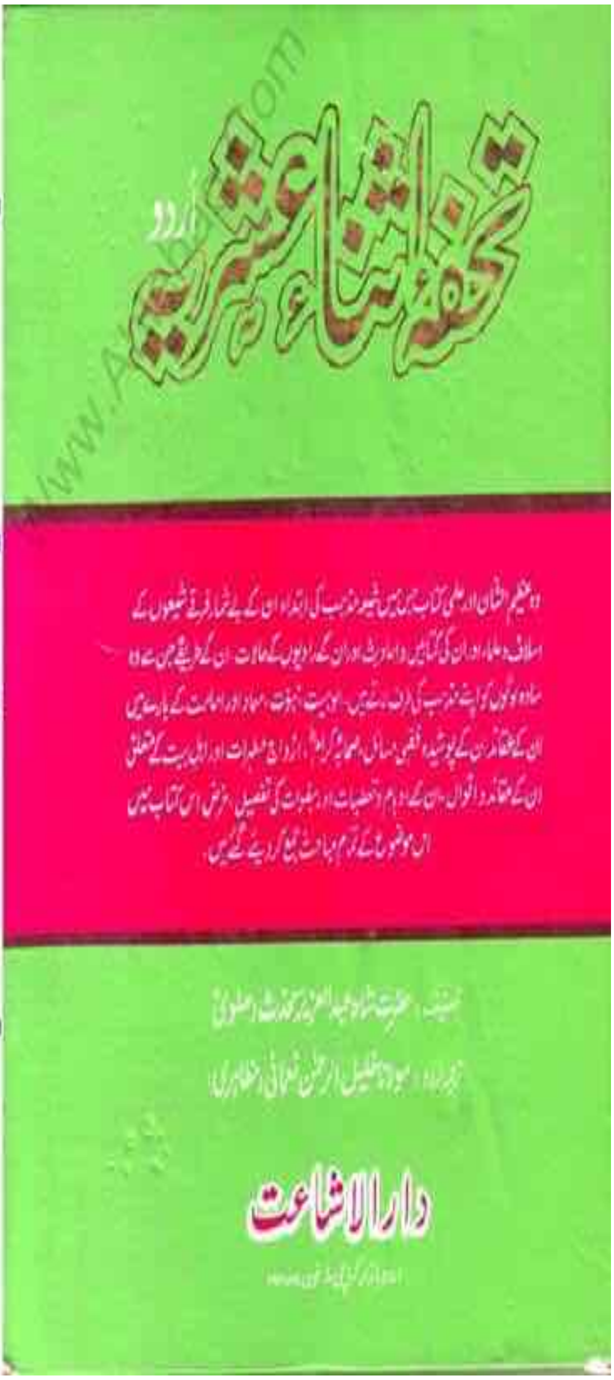

اور اگر آپ اپنے ہی بھیجی ہوئی میزان الاعتدال کے اسکین پر غور کریں تو اس میں بھی لکھا ہے **تشیع غلو اور بغیر غلو والا ہوتا ہے.**
ساتھ میں یہ بھی لکھا ہے کہ **شیعہ یعنی بدعتی ہونے کے ساتھ ساتھ سچے یعنی ثقہ بھی تھے.**

تو جو اسکین بھیج رہے ہو اس کو پڑھ کر پھر بھیجا کرو.

عطیہ اور فضیل شیعہ ہیں

فضیل کے بارے میں شدید التشیع کے الفاظ ہیں کہ سخت قسم کا شیعہ تھا.

اسکین پڑھ بھی لیا کریں اور میں دو بار پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ وہ جو نظریہ بیان کررہے ہیں وہ اہل السنت کا نہیں، بلکہ تم جیسے لوگوں کا نظریہ بتا رہے ہیں.

اور کس طرح کا ثبوت چاہیے آپ کو اس کے شیعہ ہونے کے لیے ؟

محدثین نے دونوں کو شیعہ لکھا، بات وہ شیعہ والی بیان کررہے ہیں، پھر بھی پوچھ رہے ہو کہ کیا بدعت ھے ؟

فتوح البلدان

تصنيف

الإمام أبي العباس أحمد بن يحيى بن جابر

البلاذري

حققه وشرحه وعلق على حواشيه وأعد فهارسه وقدم له

عبد الله أنيس الطباع

دكتوراة دولة في الفلسفة والآداب

مجاز في الدراسات الاسلامية

خريج معهد المكتبات والتوثيق العالي في مدريد

عمر أنيس الطباع

دكتوراة دولة في الآداب

مؤسسة المعارف

للطباعة والنشر

بيروت

بالك ورثت رسول الله ﷺ دوننا فقال يابنة[1] رسول الله والله، ماورثُ أباك ذهباً، ولا فضّة ولا كذا ولا كذا ، فقالت سهمنا بخيبر وصدقتنا بفدك فقال : يا بنت رسول الله سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: «انما هي طُعمة أطعمنيها الله حياتي، فاذا متُّ فهي بين المسلمين» . حدّثنا عثمان بن ابي شَيْبَة قال حدّثنا عن جرير بن عبد الحميد عن مغيرة أنّ عمر بن عبد العزيز جمع بني أميّة فقال : إنّ فدك كانت للنبي ﷺ فكان ينفق منها ويأكل ويعود على فقراء بني هاشم ويزوّج أيمهم، وانّ فاطمة سألته ان يَهبَها لها فابى فلمّا قُبض، عمل ابوبكر فيها كعمل رسول الله ﷺ ثمّ ولي عمر فعمل فيها بمثل ذلك،واني أشهدكم انّي قد رددتُها الى ما كانت عليه ، حدّثنا سُرَيج بن يونس قال اخبرنا اسماعيل بن ابراهيم عن أيوب عن الزّهري في قول الله تعالى[2] «فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ» قال هذه[3] قُرى عَرَبيّة لرسول الله ﷺ .فدك وكذا و كذا ، حدّثنا ابو عبيد ، قال حدّثنا سعيد بن عُفَير عن مالك بن انس، قال ابو عبيد لا ادري ذَكَرَه عن الزّهري ام لا ، قال أجلى عمر يهود خَيْبَر فخرجوا منها فامّا يهود فَدَك فكان لهم نصف الثمرة، ونصف الارض، لانّ رسول الله ﷺ صالحهم على ذلك فاقام نصف الثمرة ونصف الارض من ذهب وورق واقتاب[4]

(١) في نسخة «ب» وردت: يا بنت، وحذفت هنا الف ابنة لوقوعها بعد ياء النداء

(٢) القرآن الكريم : سورة الحشر الآية ٦

(٣) راجع كتاب المغازي للواقدي ص ٣٧٣

(٤) الاقتاب : ج القتب وهي الرحل التي تجعل على الابل .

سنی مناظر: یہ لیں وہی فتوح البلدان سے وہی عمر بن عبدالعزیز رح والی روایت کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رض کو فدک دینے سے منع کیا.
یہ کیوں چھوڑ دیا آپ نے ؟
بخش حسین صاحب یہ آپ کسی جعلی سنی سے مناظرہ نہیں کر رہے کہ کسی شیعہ کو جھوٹ موٹ کا سنی بنا کر اور مناظرہ کرنے لگ گئے. آپ کے سامنے اصلی سنی ہے جو آپ سے زیادہ آپ کے مذہب اور آپ کے دھوکے بازیوں کو جانتا ہے. مجھے اصول مناظرہ پتا ہیں اس لیے آپ جو کتب اھل السنت سے دھوکا دینے کی کوشش کررھے ہیں اس کا رد کررہا ہوں.
کیوں جناب، جب تحریف قرآن کے مسئلے پر تم شیعہ کتب سے حوالاجات پیش کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہو کہ ہم موجودہ قرآن کو مانتے ہیں، کیا تب آپ کو اصول مناظرہ یاد نہیں رہتے ؟

باقی آپ کے ذمے میرے دلائل کا رد کرنا ہے جو ابھی تک آپ نہیں کرسکے.
1- عطیہ اور فضیل کا شیعہ ہونا اور ان کا اھل السنت کے خلاف اور شیعہ مذہب کے موافق روایت کرنا، جو اصول کے مطابق قابل قبول نہیں.
2- آت ذا القربی.. والی آیت کا مکی ہونا شیعہ تفسیر طباطبائی سے ثبوت دیا.
3- ہبہ کے رد میں سیر اعلام النبلاء سے صحیح روایت پیش کی.
ان سب کا رد آپ کے ذمے ہے۔

سنی مناظر بار بار شیعہ مناظر کی توجہ ان دلائل کی طرف دلاتے رہے جو شیعہ کی دلیل کے رد میں پیش کئے گئے تھے۔ اگر شیعہ مؤقف حق ہوتا اور فدک واقعی ہبہ کیا گیا تھا تو شیعہ کی دلیل کا رد اہل سنت و اہل تشیع کی معتبر کتب سے ہونا ممکن نہ ہوتا۔ شیعہ مناظر اپنی پہلی دلیل کا دفاع کرنے کے بجائے ادھر ادھر بھاگتے رہے۔

شیعہ مناظر: جی معزز سامعین دیکھا آپ نے معاویہ صاحب پھر اصول مناظرہ بھول گئے حد ہوتی کیسی احمقانہ بات ہے یار کوئی اس معاویہ صاحب کو سمجھائے یہ اہل سنت کی کتب سے رد کر رہا ہے جب کہ وہ اہل تشیع کے لیے حجت نہیں ہے۔

احمقانہ باتیں تو خود شیعہ مناظر کی ہیں، اس مناظرے میں مدعی شیعہ مناظر بخش حسین حیدری ہے، دعوی اہل سنت کے خلاف کیا ہے ، ثابت بھی اہل سنت کتب سے ہی کرنا ہے۔ سنی مناظر تو اس وقت دفاعی پوزیشن میں ہے، ظاہر ہے اہل سنت کتب کے اصول کے تحت ہی شیعہ دعوی اور دلیل کا رد کرنا ہے۔ اب یہ

کوئی عالم تو ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ اہل سنت روایت کو شیعہ اصول و کتب سے رد کرو!!

دلچسپ بات یہ ہے کہ سنی مناظر نے اہل سنت کتب کے ساتھ ساتھ شیعہ کتب سے بھی اپنا مؤقف ثابت کیا کہ فدک نبی کریمﷺ نے ہبہ نہیں کیا تھا۔ مجال ہے جو شیعہ مناظر نے کسی ایک دلیل کا علمی رد کرنے کی کوشش کی ہو!

شیعہ مناظر: بقایا معاویہ صاحب پھر وہ ہی سوال کر رہا ہوں
معاویہ صاحب آپ کے محققین و محدثین کسی راوی کو شیعہ کس بناء پر قرار دیتے تھے اور روایت میں بدعت ثابت کر

اس قسم کا سوال کوئی جاہل کرے تو سمجھ میں آتا ہے، لیکن دوران مناظرہ کوئی شیعہ مناظر کرے تو سمجھ لیں وہ جاہل سے بھی بدتر ہے۔
اگر ایک مسلک کی اسماء الرجال سے کسی راوی کو شیعہ ثابت کیا جائے اور اصول بھی دکھادیا جائے کہ اس کے مذہب کی تائید کی وجہ سے روایت مردود ہے تو پھر مزید ہٹ دھرمی کرنا مناسب نہیں ہوتا۔
فرض کریں یہی صورتحال اہل سنت کی طرف سے ہوتی تو شیعہ مناظر تسلیم کر لیتے ؟؟؟ وہ اچھل اچھل کر بتاتے کہ راوی ثقہ ضرور ہے لیکن غیر اثناعشری ہے اس لئے شیعیت کے خلاف اس کی کوئی روایت قابل حجت نہیں ہوگی۔ ظاہر ہے اس معاملے وہ درست بھی ہوں گے۔
حد تو یہ ہے کہ دوران مناظرہ اہل سنت کی طرف سے اہل تشیع کتب سے ایسی صحیح روایات بھی پیش کی جاتی ہیں جن کے راوی پکے شیعہ ہوتے ہیں اور شیعہ مناظرین اپنے اصول اور اسماء الرجال سے ان کا رد نہیں کر پاتے پھر بھی حق تسلیم نہیں کرتے!!

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب ایسے سکین لگانے کا کچھ فائدہ نہیں ہوگا جبکہ کہ شرائط میں طے پایا تھا کہ جو مناظرہ تاویلات پیش کرے گا اس کو اپنے شارحین متقدمین محققین کے قول سے ثابت کرنا ہوگا سکین پر سکین لگا کر کچھ حاصل نہ ہوگا اور آپ منشاوی صاحب سے ہی پوچھ لیں اہل سنت کی کتب اہل تشیع پر حجت ہیں ۔ سوال کا جواب دیں پہلے سوال پر پریشان ہیں روایت میں کہاں پر بدعت ہے ۔

شیعہ مناظر علمی رد کے بجائے براہ راست سنی مناظر کو روک رہے ہیں کہ وہ مزید اسکینز پیش نہ کریں۔ خود تو اپنی دلیل کا دفاع کر نہیں سکے اوپر سے فرما رہے ہیں کہ جو مناظر تاویلات پیش کرے گا وہ شارحین متقدمین محققین کے قول سے ثابت بھی کرے گا!! جبکہ سنی مناظر نے کسی روایت کی کوئی تاویل پیش ہی نہیں کی بلکہ اسناد کی بنیاد پر عطیہ اور فضیل راویوں کو شیعہ راوی ثابت کیا ساتھ میں اصول بھی دکھادیا کہ شیعہ تائید والی روایات قبول نہیں کی جاتیں!
بیشک اہل سنت کتب اہل تشیع پر حجت نہیں لیکن دلیل اہل سنت کتب سے دی

گئی ہے اور اس کا دفاع بھی اہل سنت کتب سے ہی کیا جائے گا نہ کہ اہل تشیع کتب

سے!!! شیعہ مناظر حسین بخش حیدری شاید کامن سینس سے بھی بالکل عاری ہیں۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب آپ کے محققین و محدثین کسی راوی کو شیعہ کس بناء پر قرار دیتے تھے اور روایت میں بدعت ثابت کر! اور اپنے علماء سے اصول مناظرہ سیکھ لے پہلے ، جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں اور بخش حسین کے آگے معاویہ صاحب کا حال فیصلہ عوام کرے گی۔

اہل علم جانتے ہیں کہ محققین و محدثین اسماء الرجال لکھتے وقت راوی کی زندگی کا بغور مطالعہ کرتے تھے، کسی راوی کا کردار، ایمان، اخلاق، حافظہ، عقائد وغیرہ جانے بغیر توثیق کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

شیعہ مناظر اگرچہ اہل سنت اسماء الرجال کے منکر ہیں لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ سنی مناظر اپنے عقائد و نظریات پر اعتراضات کا دفاع اپنی کتب سے ہی کرنے کا پابند ہے، یہ اور بات ہے کہ بطور حجت وہی نکات شیعہ کتب سے بھی ثابت کردے۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب یہ آپ کی کتاب ہے فتوح البلدان جو ہمارے لیے حجت نہیں ہے آپ تو اصلی سنی ہیں اس لیے اصول مناظرہ ہی بھول چکے مخالف کتابوں سے رد کرنے بجائے اپنی کتابوں سے رد کر رہے ہو 😅😅

کتنی عجیب بات ہے!! شیعہ مناظر اگر اہل سنت کتب سے بلکہ فتوح البلدان سے دلائل دیں تو ٹھیک لیکن سنی مناظر اسی کتاب سے دفاع کرتے ہوئے اپنا مؤقف ثابت کر کے دکھائے تو شیعہ مناظر منہ سے دانت اور آنکھوں سے آنسو نکال نکال کر ہنسنا شروع کردے!! اب اس پاگل کو کون کیسے سمجھائے ؟

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب ایک جگہ تو آپ کہہ رہے کسی کا مذہب بیان کرنا کوئی جرح نہیں اور پھر کہہ رہا ہے شیعہ کا نظریہ بیان کر رہا ہے اس لیے بدعتی ہے ۔کیسی جہالت اقرار بھی اور فرار بھی سنی مناظر صاحب اصلی ہو ایک بات پر قائم رہو یہ چالاکیاں وائس میں چلتی ہیں ٹیکس پر نہیں۔

ایک اور جہالت ملاحظہ کریں! شیعہ مناظر کو کم از کم اپنے اصولوں سے واقف ہونا چاہئے!!! اہل تشیع کے ہاں کئی غیر اثناعشری راوی ثقہ ہیں لیکن جہاں شیعہ مخالف روایت بیان کریں، فوراً یہ کہہ کر رد کرتے ہیں کہ ثقہ راوی ضرور ہے لیکن یہ روایت اس نے اپنے مذہب کی تائید میں بیان کی ہے۔
جب خود پر آئے تو ناچنا شروع
لیکن جب دوسرے بھی یہی اصول اپنائیں تو رونا دھونا شروع!!

شیعہ مناظر: مجھے سکین دینے کی ضرورت تو نہیں کہ آپ اپنی نظریہ ہی ثابت کر پا نہیں رہے پھر بھی جواب دیتا ہوں پوائنٹ پر آو معاویہ صاحب

معاویہ صاحب 😅😅😅

یہ سب کو معلوم ہے اصول مناظرہ کس کو معلوم ہیں ، معاویہ صاحب مناظرہ اسی کو کہتے ہیں کہ دوسرے کے اصول پر اپنا نظریہ ثابت کرنا۔

بالکل مناظرہ اسی کو کہتے ہیں کہ دوسرے کے اصول پر اپنا نظریہ ثابت کرنا!!!
لیکن شیعہ مناظر تو اپنا نظریہ ثابت کرنے میں ناکام ہیں، کیونکہ وہ نظریہ نہ صرف اہل سنت بلکہ اہل تشیع اصول سے بھی ثابت نہیں ہو رہا!!!
آسان الفاظ میں شیعہ مناظر نے اپنا نظریہ ثابت کرنے کے لئے جو دلیل پیش کی وہ خود شیعہ اصول سے بھی رد ہوجاتی ہے۔ راوی اگر اپنے مذہب کی تائید میں روایت کرے تو دوسرا مذہب ثقہ تسلیم کرنے کے باوجود اس کی بات قبول نہیں کرتا!!!

شیعہ مناظر: آپ کے مذہب کا اصول ہے شیعہ کی روایت قابل قبول ہے اور وہ ہے بھی ثقہ تو روایت آپ کے اصول کے مطابق صحیح ہوئی۔

شیعہ مناظر کی ہٹ دھرمی اور سادگی ملاحظہ فرمائیں!
شیعہ اکثر آدھی بات بتا کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں!! بچوں کی طرح ضد کر رہے ہیں کہ شیعہ راوی (عطیہ، فضیل) ثقہ ہیں اس لئے یہ روایت صحیح ہے ، بس اب قبول کرلیں !! چاہے روایت میں شیعیت کی تائید کیوں نہ ہو!!! چاہے اصول کی خلاف ورزی کیوں نہ ہو!!! بس بچے کا ضد پورا ہونا چاہئے!!!

شیعہ مناظر: اب آپ جہالت دکھا رہے ہیں کہ یہ شیعہ کی تائید کر رہی ہے تو اس لیے قابل قبول نہیں ہوگی، میں مناظرہ کرنے آیا ہوں میں نے آپ کی کتب سے اپنے عقیدے کی تائید ہی دکھائی ہے اور آپ اپنی تاویلات پیش کر رہے ہیں ۔ میرے سوالوں کے جواب دیں۔

جب روایت شیعہ عقیدے کی تائید کر رہی ہے تو پھر جھگڑہ کس بات کا ؟ شیعہ عقائد بدعت ہی تو ہیں!! اہل سنت عقائد کے خلاف ایسی روایت جو جھوٹا واقعہ بیان کر رہی ہے، جس کے خلاف اہل سنت و اہل تشیع کتب میں صحیح روایات بھی موجود ہیں اس پر آج کے شیعہ رافضی ہی اپنا ایمان رکھ سکتے ہیں!!

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب آپ کے محققین و محدثین کسی راوی کو شیعہ کس بناء پر قرار دیتے تھے ۔ کتنی دفعہ یہ سوال کرو کیا نظر نہیں آرہا ، میری اہل سنت دوستوں سے گزارش ہے کہ معاویہ صاحب کو کوئی پرسنل پر سمجھا دے کہ سوال کا جواب کیا ہے تاکہ جان چھوٹ جائے پہلے سوال پر پریشان ہے۔

روح المعاني

في

تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني

لخاتمة المحققين وعمدة المدققين مرجع أهل العراق
ومفتى بغداد العلامة أبى الفضل
شهاب الدين السيد محمود الالوسى البغدادى
المتوفى سنة ١٢٧٠ هـ سقى الله ثراه
صيب الرحمة وأفاض عليه سجال
الاحسان والنعمة آمين

الجزء الخامس عشر

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه للمرة الثانية باذن من ورثة المؤلف بخط وإمضاء علامة العراق
﴿ المرحوم السيد محمود شكرى الألوسى البغدادى ﴾

إدارة الطباعة المنيرية
دار
إحياء التراث العربي
بيروت - لبنان

بمصر : درب الاتراك رقم ١

بسم الله الرحمن الرحيم

سورة بنى اسرائيل ١٧

وتسمى الإسراء وسبحان ايضا وهى كما أخرج ابن مردويه عن ابن عباس . وابن الزبير رضى الله تعالى عنهم مكية و كونها كذلك بتمامها قول الجمهور، وقال صاحب الغنيان باجماع، وقيل الا آيتين (وإن كادوا ليفتنونك. وإن كادوا ليستفزونك) وقيل . إلا أربعا هاتان وقوله تعالى : (وإذ قلنا لك إن ربك أحاط بالناس) وقوله سبحانه : (وقل رب أدخلني مدخل صدق) وزاد مقاتل قوله سبحانه : (إن الذين أوتوا العلم من قبله) الآية * وعن الحسن إلا خمس آيات (ولا تقتلوا النفس) الآية (ولا تقربوا الزنا) الآية (أولئك الذين يدعون) الآية (أقم الصلاة) الآية (وآت ذا القربى حقه) الآية ، وقال قتادة : إلا ثماني آيات وهى قوله تعالى : (وإن كادوا ليفتنونك) إلى آخرهن، وقيل غير ذلك، وهى مائة وعشر آيات عند الجمهور وإحدى عشرة عند الكوفيين *

وكان صلى الله تعالى عليه وسلم كما أخرج أحمد . والترمذى وحسنه . والنسائى . وغيرهم عن عائشة يقرؤها والزمر كل ليلة ، وأخرج البخارى. وابن الضريس . وابن مردويه عن ابن مسعود أنه قال فى هذه السورة . والكهف . ومريم. وطه . والأنبياء هن من العتاق الأول وهن من تلادى، وهذا وجه فى ترتيبها، ووجه اتصال هذه بالنحل - كما قال الجلال السيوطى - أنه سبحانه لما قال فى آخرها (إنما جعل السبت على الذين اختلفوا فيه) ذكر فى هذه شريعة أهل السبت التى شرعها سبحانه لهم فى التوراة فقد أخرج ابن جرير عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما أنه قال: إن التوراة كلها فى خمس عشرة آية من سورة بنى إسرائيل، وذكر تعالى فيها عصيانهم وإفسادهم وتخريب مسجدهم واستفزازهم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم وإرادتهم اخراجه من المدينة وسؤالهم إياه عن الروح ثم ختمها جل شأنه بآيات موسى عليه السلام التسع وخطابه مع فرعون وأخبر تعالى أن فرعون أراد أن يستفزهم من الارض فأهلك وورث بنو إسرائيل من بعده وفى ذلك تعريض بهم أنهم سينالهم ما نال فرعون حيث أرادوا بالنبى صلى الله تعالى عليه وسلم ما أراد هو بموسى عليه السلام وأصحابه، ولما كانت هذه السورة مصدرة بقصة تخريب المسجد الأقصى افتتحت بذكر إسراء المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم تشريفا له بحلول ركابه الشريف جبرا لما وقع من تخريبه *

وقال أبو حيان فى ذلك :إنه تعالى لما أمر نبيه عليه الصلاة والسلام بالصبر ونهاه عن الحزن على الكفرة وضيق الصدر من مكرهم وكان من مكرهم نسبته صلى الله تعالى عليه وسلم إلى الكذب والسحر والشعر وغير ذلك مما رموه وحاشاه به عقب ذلك بذكر شرفه وفضله وعلو منزلته عنده عز شأنه، وقيل : وجه ذلك اشتمالها على ذكر نعم منها خاصة ومنها عامة وقد ذكر فى سورة النحل من النعم ما سميت لأجله سورة النعم واشتمالها على ذكر شأن القرآن العظيم كما اشتملت تلك وذكر سبحانه هناك فى النحل (يخرج من بطونها شراب مختلف

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب یہ کتاب روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم
جس میں لکھا وات ذی القربی مدنی ہے۔

تفسير

التحرير والتنوير

تأليف

سماحة الأستاذ الإمام الشيخ محمد الطاهر ابن عاشور

الجزء الخامس عشر

وهي مكية عند الجمهور . قيل : إلاّ آيتين منها ، وهما « وإنْ كادُوا ليفتنونك – إلى قوله – قليلا » . وقيل : إلا أربعا ، هاتين الآيتين ، وقوله « وإذ قلنا لك إنّ ربّك أحاط بالنّاس » . وقوله « وقل ربّ أدخلني مُدخل صدق » الآية . وقيل : إلاّ خمسا ، هاته الأربعَ ، وقولَه « إنّ الّذين أوتوا العلم من قبله » إلى آخر السورة . وقيل : إلاّ خمس آيات غيرَ ما تقدم ، وهي المبتدأة بقوله « ولا تقتُلُوا النّفس الّتي حرّم الله إلاّ بالحق » الآية ، وقوله « ولا تقربوا الزّنى » الآية ، وقوله « أولئك الّذين يدعون » الآية ، وقوله « أقم الصّلاة » الآية ، وقوله « وآت ذا القُربى حقّه » الآية . وقيل : إلاّ ثمانيا من قوله « وإن كادوا ليفتنونك – إلى قوله – سلطانا نصيرا » .

وأحسب أن منشأ هاته الأقوال أنّ ظاهر الأحكام التي اشتملت عليها تلك الأقوال يقتضي أن تلك الآي لا تناسب حالة المسلمين فيما قبل الهجرة فغلب على ظنّ أصحاب تلك الأقوال أن تلك الآي مدنيّة . وسيأتي بيان أنّ ذلك غير متجه عند التعرض لتفسيرها .

ويظهر أنّها نزلت في زمن كثرت فيه جماعة المسلمين بمكّة ، وأخذ التشريع المتعلق بمعاملات جماعتهم يتطرق الى نفوسهم ، فقد ذكرت فيها أحكام متتالية لم تذكر أمثال عددها في سورة مكيّة غيرها عدا سورة الأنعام ، وذلك من قوله « وقضى ربّك ألاّ تعبدوا إلاّ إياه » إلى قوله « كلّ ذلك كان سيئة عند ربّك مكروها » .

وقد اختلف في وقت الإسراء . والأصح أنّه كان قبل الهجرة بنحو سنة وخمسة أشهر ، فإذا كانت قد نزلت عقب وقوع الإسراء بالنّبي – صلّى الله عليْه وسلّم – تكون قد نزلت في حدود سنة اثنتي عشرة بعد البعثة ، وهي سنة اثنتين قبل الهجرة في منتصف السنة .

وليس افتتاحها بذكر الإسراء مقتضيا أنّها نزلت عقب وقوع الإسراء . بل يجوز أنّها نزلت بعد الإسراء بمدّة .

اہل سنت امام طاہر ابن عاشور لکھتے ہیں کہ یہ ساری سورت مکی سوائے کچھ چند ایات کہ جس میں یہ فدک والی ایت بھی ہے ۔ معاویہ صاحب اصلی سنی ہو اپنی تاویلات پیش مت کرو

معاویہ صاحب آپ کا یہ ڈھونگ بھی ختم ہو گیا کتنا ذلیل ہوں گے اہل تشیع کے ہاتھوں یہ دیکھ لیں کتاب طبقات الشافعیہ جس میں لکھا ہے علامہ شہر سستانی کا مذہب شافعی تھا جس سے واضح ہوا کہ یہ اہل سنت کا امام ہے ۔

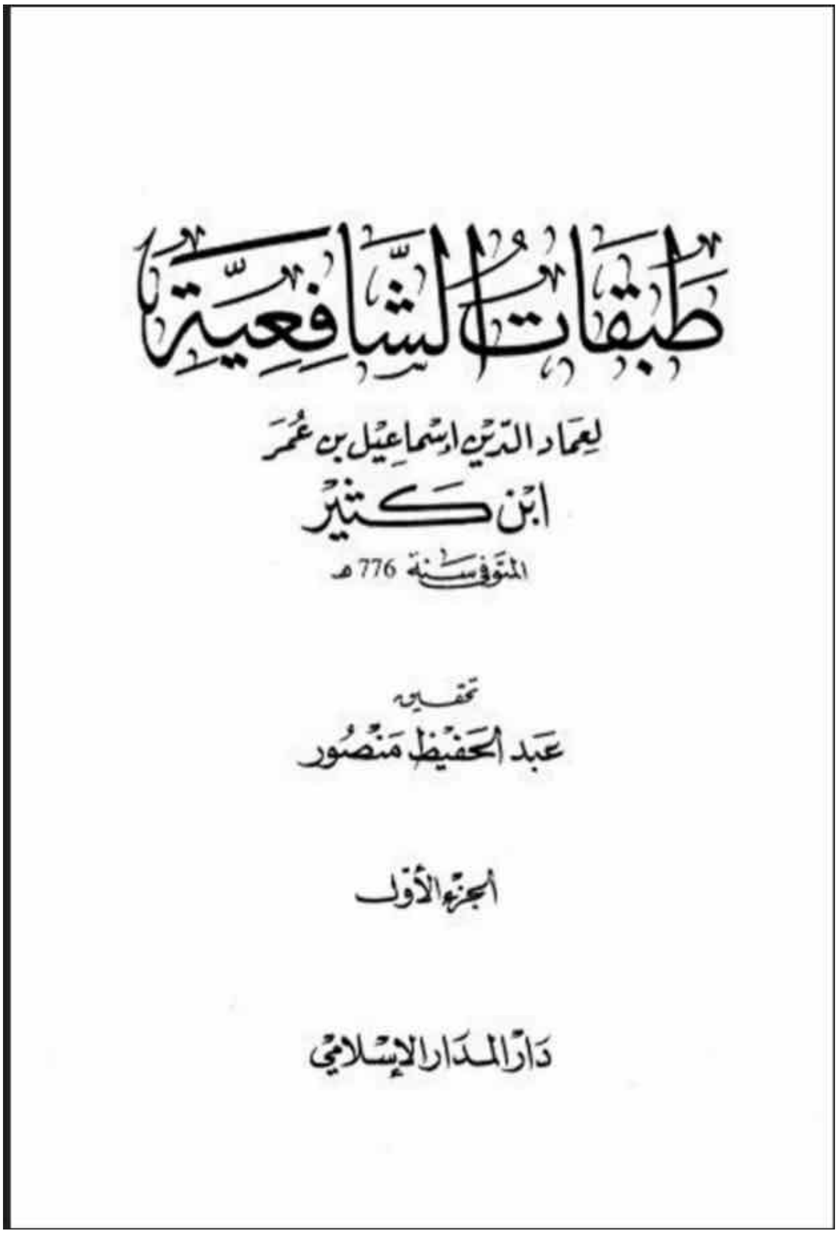

628) محمَّد[88] بن عبد الكريم بن أحمد، أبو الفتح ابن أبي القاسم الشَّهْرَسْتَاني، أفضل الدِّين.

أحد علماء الكلام، مصنِّف[87] المِلَل والنِّحَل، ونهاية الإقدام، وغير ذلك

(81) السُّبكي، وفيه: مات في عشر الخمسين وخمسمائة، وفي بغية الوعاة 1/ 158، ومعجم البلدان 1/ 743 مات سنة 584 هـ.

(82) السُّبكي 6/ 124، والإسنوي 2/ 351، وتذكرة الحفّاظ 4/ 1313، والعبر 4/ 133.

(83) معجم البلدان 4/ 463، قرية كانت عظيمة من قرى مرو على طرف البريّة آخر عمل مرو لمن يريد قصد آمل جيحون.

(84) التَّحبير 2/ 150.

(85) في - ب - ابن أخته.

(86) السُّبكي 6/ 128، والإسنوي 2/ 106، وتاريخ حكماء الإسلام والعبر 4/ 132، وابن الصَّلاح 1/ 272.

(87) معجم المؤلِّفين 10/ 187.

من الكتب المشهورة بين الأنام.

تفقَّه بمذهب الشَّافعي على أحمد بن محمَّد الخُوافي، وبرع في الفقه، وأخذ علم الكلام والأصول وطريقة الشَّيخ أبي الحسن الأشعري عن أبي نصر القشيري، والأستاذ أبي القاسم الأنصاري تلميذ إمام الحرمين. وصنَّف وبرع في هذه العلوم، ووعظ ببغداد مدَّة نحوًا من ثلاث سنين، وظهر له قبول عند العوامّ، وكان كثير المحفوظ، وقد سمع الحديث بنيسابور من أبي الحسن علي بن أحمد المديني وغيره.

قال أبو سعد السَّمعاني[88]: كتبت عنه بمرو، وقال لي: ولدت بشهرستان سنة سبع وسبِّين وأربعمائة، وبها توفِّي في أواخر شعبان سنة ثمانٍ وأربعين وخمسمائة، غير أنَّه كان متَّهمًا بالميل إلى أهل القلاع، يعني الإسماعيليَّة، وذكر نحو هذا في كتاب التَّحبير، وإن كان غاليًا في التشيُّع، والله أعلم.

معاویہ صاحب آپ کے محققین ومحدثین کسی راوی کو کس بنا پر شیعہ قرار دیتے تھے۔
شرائط میں طے ہے تین سکین پیش کرنا نہیں تو شہر سستانی پر اور بھی پیش کرتا۔

سنی مناظر: مجھے حیرت ہے کہ جب تحریف قرآن کے مسئلے میں تم لوگ اپنی کتب سے اقوالات پیش کرتے ہو تو تب کیوں اصول یاد نہیں رہتے شیعہ مناظرین کو؟

بقول بخش حسین کے وہ سارے شیعہ علماء و مناظرین جو تحریف کے مسئلے پر اپنی کتب سے حوالے پیش کرتے ہیں وہ اصول سے ناواقف ہوتے ہیں.

بخش حسین صاحب مبارک ہو آپ نے بہت سے شیعہ علماء و مناظرین کو اصول سے ناواقف ثابت کردیا۔

بخش حسین صاحب واقعی آپ اصول سے ناواقف ہیں

اوپر آپ ہی کے دیے گئے میزان الاعتدال کے حوالے میں بدعتی راوی کو سچا کہا گیا ہے لیکن پھر بھی میرے سمجھانے کے بعد بھی وہی لاعلمی دکھا رہے ہو کہ "شیعہ کا نظریہ بیان کررہا ہے".

تو یہ الفاظ کیا جرح ہوئے آپ کے نزدیک؟

چلو اپنے علم کے دریا بہاؤ اور

محدثین سے یہ ثابت کرو کہ کسی کو بدعتی کہنا جرح ہوتی ہے؟

بسم اللہ.

شیعہ مناظر محدثین سے ثابت نہ کرسکے کہ بدعتی کہنا جرح ہوتی ہے۔بس اپنی ذاتی تاویلات کا ڈھنڈورہ پیٹتے رہے۔

سنی مناظر: الفاظ غور سے دیکھو کہ یہ پوری سورۃ مکی ھے جمہور کے نزدیک.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿سورة بنی اسرائیل ۱۷﴾

وتسمى الإسراء وسبحان ايضا وهى كما أخرج ابن مردويه عن ابن عباس . وابن الزبير رضى الله تعالى عنهم مكية و كونها كذلك بتمامها قول الجمهور، وقال صاحب الغنيان باجماع، وقيل الا آيتين (وإن كادوا ليفتنونك. وإن كادوا ليستفزونك) وقيل . إلا أربعا هاتان وقوله تعالى : (وإذ قلنا لك إن ربك أحاط بالناس) وقوله سبحانه : (وقل رب أدخلنى مدخل صدق) وزاد مقاتل قوله سبحانه : (إن الذين أوتوا العلم من قبله) الآية * وعن الحسن إلا خمس آيات (ولا تقتلوا النفس) الآية (ولا تقربوا الزنا) الآية (أولئك الذين يدعون) الآية (أقم الصلاة) الآية (وآت ذا القربى حقه) الآية ، وقال قتادة : إلا ثمانى آيات وهى قوله تعالى : (وإن كادوا ليفتنونك) إلى آخرهن، وقيل غير ذلك، وهى مائة وعشر آيات عند الجمهور وإحدى عشرة عند الكوفيين ه وكان صلى الله تعالى عليه وسلم كما أخرج أحمد . والترمذى وحسنه . والنسائى . وغيرهم عن عائشة يقرؤها

پھر آگے قیل کہہ کر کمزور اقوالات نقل کیے ہیں علامہ آلوسی رح نے.

6 سورة الإسراء

وهي مكية عند الجمهور قيل : إلاّ آيتين منها . وهما « وإنْ كادُوا ليفتنونك – إلى قوله – قليلا » . وقيل : إلا أربعا ، هاتين الآيتين ، وقوله « وإذ قلنا لك إن ربك أحاط بالناس » . وقوله « وقل ربّ أدخلني مُدْخل صدق » الآية . وقيل : إلاّ خمسا . هاته الأربع ، وقوله « إنّ الذين أوتوا العلم من قبله » إلى آخر السورة . وقيل : إلاّ خمس آيات غيرَ ما تقدم . وهي المبتدأة بقوله « ولا تقتُلُوا النّفس التي حرّم الله إلاّ بالحق » الآية ، وقوله « ولا تقربوا الزّنى » الآية . وقوله « أولئك الذين يدعون » الآية ، وقوله « أقِم الصّلاة » الآية . وقوله « وآت ذا القُربى حقه » الآية . وقيل : إلاّ ثمانيا من قوله « وإن كادوا ليفتنونك – إلى قوله – سلطانا نصيرا » .

وأحسب أن منشأ هاته الأقوال أنّ ظاهر الأحكام التي اشتملت عليها تلك الأقوال يقتضي أن تلك الآي لا تناسب حالة المسلمين فيما قبل الهجرة فغلب على ظنّ أصحاب تلك الأقوال أن تلك الآي مدنيّة . وسيأتي بيان أنّ ذلك غير متجه عند التعرض لتفسيرها .

ويظهر أنّها نزلت في زمن كثرت فيه جماعة المسلمين بمكّة ، وأخذ التشريع المتعلق بمعاملات جماعتهم يتطرق الى نفوسهم . فقد ذكرت فيها أحكام متتالية لم تذكر أمثال عددها في سورة مكيّة غيرها عدا سورة الأنعام ، وذلك من قوله « وقضى ربّك ألاّ تعبدوا إلاّ إياه » إلى قوله « كلّ ذلك كان سيئة عند ربّك مكروها » .

وقد اختلف في وقت الإسراء . والأصح أنه كان قبل الهجرة بنحو سنة وخمسة أشهر ، فإذا كانت قد نزلت عقب وقوع الإسراء بالنّبي – صلّى الله عليْه وسلّم – تكون قد نزلت في حدود سنة اثنتي عشرة بعد البعثة ، وهي سنة اثنتين قبل الهجرة في منتصف السنة .

وليس افتتاحها بذكر الإسراء مقتضيا أنّها نزلت عقب وقوع الإسراء . بل يجوز أنّها نزلت بعد الإسراء بمدّة .

لیکن آپ کی دیانت تو یہ ہے کہ جمہور کے قول کے برعکس کمزور اقوالات پیش کرکے اپنے مفسر طباطبائی کا رد کرنے چلے ہو، واہ سبحان اللہ

میں نے اس شہرستانی کے علماء وغیرہ ہونے کی بات کب کی ؟ کہ یہ بڑا عالم نہیں تھا ؟ بات سمجھ بھی رہے ہو یا ایسے ہی جو دماغ میں الٹا سیدھا آیا اور کسی نے بطور لقمہ کوئی حوالے بھیج دیا اس کو اٹھا کر یہاں بھیج دیا ؟

کچھ اپنی عقل بھی استعمال کرو کہ بات کیا چل رہی ہے اور آپ بھیج کیا رہے ہو ؟

میں نے شہرستانی کو غالی شیعہ اور ملحد نظریات والا ثابت کیا جس کا آپ کو رد کرنا ہے کہ نہیں یہ سنی تھا.

کہاں بیان مذہب اور کہاں بیان علم.. ایسے لوگ بھی مناظر بنے بیٹھے ہیں

قیامت کی نشانی ہے

اگر بالفرض کچھ علماء نے لا علمی کی بنیاد پر اسے شافعی کہہ دیا تو جن کو اس کا شیعہ ہونا پتا چلا تو انہوں نے اس کا بھانڈا کھول دیا۔

بہت سارے ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کی شیعت کا کچھ علماء کو پتا نہیں چلتا تو وہ اسے سنی کہہ دیتے ہیں.

قال الإمام علي بن المديني: معرفة الرجال نصف العلم

لسان الميزان

للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

وُلد سنة ٧٧٣، وتوفي سنة ٨٥٢ رحمه الله تعالى

اعتنى به الشيخ العلامة

عبد الفتاح أبو غدة

وُلد سنة ١٣٣٦ وتوفي سنة ١٤١٧ رحمه الله تعالى

اعتنى بإخراجه وطباعته

سلمان عبد الفتاح أبو غدة

الجزء السابع

مكتب المطبوعات الإسلامية

ابن منده.

٧١٠٤ ــ ز ــ محمد بن عبد الكريم بن أحمد، أبو الفتح الشَّهْرَسْتَاني، صاحب كتاب «المِلَل والنِّحَل». تفقَّه على أحمد الخَوَافي، وأخذ الكلام عن أبي نصر بن القُشيري.

قال ابن السمعاني: وَرَد بغداد، وأقام بها ثلاث سنين، وكان يعظ بها، وله قَبُول عند العوامّ، سألته عن مولده فقال: سنة تسع وسبعين وأربع مئة[2]. ومات سنة ثمان وأربعين وخمس مئة.

٣١٢

قال ابن السمعاني في «معجم شيوخه»: وكان متَّهماً بالميل إلى أهل القِلاع ــ يعني الإسماعيلية ــ والدعوةِ إليهم والنُّصْرة لضلالاتهم[1].

وقال الخُوارَزْمي صاحب «الكافي»: لولا تخبُّطُه في الاعتقاد، وميله إلى أهل الزيغ والإلحاد، لكان هو الإمامَ في الإسلام. وبالغ الخوارَزْمي في الحطِّ عليه وقال: كان بيننا مفاوضات، فكان يُبالغ في نُصْرة مذهب الفلاسفة، والذبِّ عنهم.

قلت: هو على شرط المؤلف، ولم يذكره، والعَجَب أنه يذكر من أنظاره

٢٦٤] مَنْ ليست له رواية أصلاً، ويترك هذا / وله رواية! فإنه حدث عن علي بن أحمد المدائني وغيره.

وقال تاج الدين السُّبْكي في «طبقاته»: لم أقف في شيء من تصانيفه على ما نُسِب إليه من ذلك، لا تصريحاً ولا رمزاً، فلعله كان يبدو منه ذلك على طريق الجَدَل، أو كان قلبُه أُشْرِب محبةَ مقالَتِهم لكثرة نظره فيها، والله أعلم.

عبدلکریم شہرستانی اسماعیلی شیعہ تھا اور اپنے نظریات کی تبلیغ بھی کرتا تھا.

تو ایسے شخص کی بات کیسے ہم مان سکتے ہیں ؟
ہو سکتا ہے آپ یہ علمیت جھاڑنے کی کوشش کریں سنی محدثین کو پتا نہیں چلا ؟
تو یہ دیکھیں شاہ عبد العزیز محدث رح کہہ چکے ہیں کہ کچھ راویوں کا پتا پہلے والے محدثین کو نہیں چلا لیکن بعد والوں کو ان کی حقیقت پتا چلی تو انہوں نے ان راویوں کا بھانڈا کھولا.

اور یہ حمیری شاعر تمام مؤرخین کے نزدیک نہ اہل صلاح تھا نہ اہل ذکر میں سے تھا بلکہ کھلا فاسق و فاجر تھا، پس ایسے شخص کی اتباع بالکل گمراہی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایسے شخص کی اتباع کا حکم دینا محال و ممتنع ہے،

پچاسواں دھوکہ:۔ شیعوں میں سے بعض مکار، اہل سنت کے ثقہ محدثین کی صحبت و ہم نشینی اختیار کرتے ہیں، اپنے مذہب سے بیزاری ظاہر کرتے اور اپنے مذہبی اسلاف کو برا اور مذہب کے فسادات و عیوب کو علی الاعلان بے نقاب کرتے ہیں، توبہ، دیانت، احسن سیرت، اور تقوی کی صفات سے اپنے آپ کو متصف کرنے کی بظاہر کوشش کرتے ہیں۔ حدیث صرف ثقات سے لینے کی رغبت دکھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ علماء و طلبا ان کو قابل وثوق اور لائق اعتماد سمجھنے اور صدق و پاکدامنی پہ اطمینان ظاہر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور جب ان کو یہ مرتبہ مل جاتا ہے تو یہ اپنی اصلیت پر آجاتے ہیں۔ اور اپنی مکاری کا مظاہرہ شروع کر دیتے ہیں۔ اور معتبر و ثقہ روایات میں اپنی گھڑی ہوئی روایات کا جوڑ لگا دیتے یا بعض کلمات میں تحریف کر کے روایت کرتے ہیں تاکہ لوگ دھوکہ میں پڑ جائیں یہ ان کا بہت بڑا اور چلتا ہوا مکر و فریب ہے۔ اس قسم کا پہلا دھوکہ باز اجلح نامی ایک شخص تھا اور اس نے یہ دجل و فریب جاری کیا حتی کہ یحیٰی بن معین جو اہل سنت کے نہایت قابل بھروسہ علماء میں سے ہیں دھوکہ کھا گئے اور باب جرح و تعدیل میں اس کی توثیق کر گئے اور اس کی در پردہ مکاریوں کا سراغ نہ لگا پائے اور اس کے بڑے کھرے تنقید کی وجہ سے سچے توبہ کرنے والوں میں شمار کر لیا، مگر بعض دیگر اہل سنت علماء نے اس کی عیاری اور دھوکہ بازی کو پا لیا اور ان پر منکشف ہوا کہ یہ جو اپنے آپ کو ظاہر کر رہا ہے اس کے برخلاف بڑا عیار مکار اور دھوکہ باز ہے چنانچہ جن روایات میں یہ تنہا ہے ان کو نظر انداز کر دیا گیا۔

ان میں سے ایک روایت یہ ہے،

عَنْ بُرَیْدَۃَ مَرْفُوْعًا اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّکُمْ مِنْ بَعْدِیْ

اکیاونواں دھوکہ:۔ ان کی ایک جماعت مورخین کو اہل سنت تصنیف کرتے ہیں۔ اور اس میں اخبار و حکایات کے بیان کہ اس کا مولف اہل سنت نہیں ہے، البتہ خلفاء کی سیرت متعلق بھی کچھ ملا دیتے ہیں۔

پھر بعض سنی مولف یہ سمجھ کر کہ یہ سنی کی تصنیف ہے بجا ہیں اور ان کی یہی غلطی سطحی نظر رکھنے والے لوگوں کے لئے گمراہی بن جاتی ہے۔

اس طرح مصنفین تاریخ کی ایک بڑی جماعت کو چکر دے کر گلے میں طوق ضلالت و گمراہی پڑ جاتا ہے۔

حتی کہ سید جمال الدین محدث مصنف روضۃ الاحباب بھی

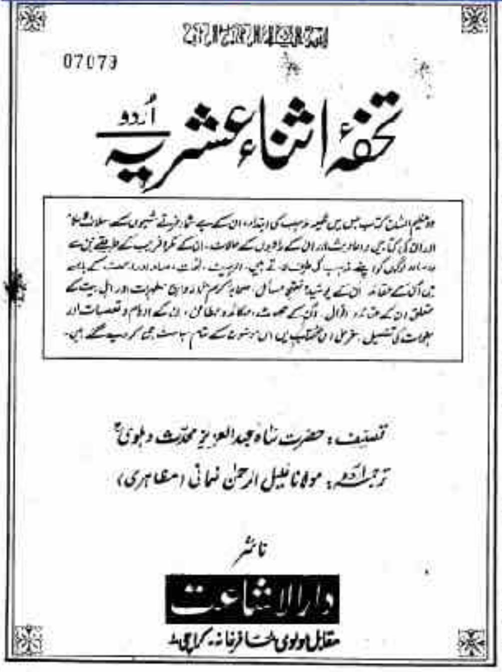

یہی حال شہرستانی اور بہت سے راویوں کا ہے ۔
یہاں بھی آپ نے قول جمہور چھوڑ کر کسی کی ذاتی رائے پیش کی ہے.
جمھور کے قول سے آپ کو کیا دشمنی ہے بخش صاحب ؟
باقی عطیہ اور فضیل کے شیعہ ہونے کی بات میں پہلے ہی کرچکا ہوں بار بار وہی بات کرنے کا وقت نہیں میرے پاس.

شیعہ مناظر: آپ کی رائے قابل قبول نہیں ہوگی معاویہ صاحب کسی محقق ومحدثین کا قول تو دکھائیں ۔ اگر عطیہ اور فضیل رافضی تھے تو ناصبیوں نے ان کی توثیق کیوں پیش کی بقایا شیعہ ہونے پر جرح نہیں یہ آپ مان چکے ہیں تو اس کی روایت قابل قبول کیوں نہیں ۔

شیعہ مناظر اب بوکھلاہٹ میں یہ بھی بھول گئے ہیں کہ عطیہ اور فضیل کو رافضی نہیں بلکہ شیعہ ثابت کیا گیا ہے، اوپر شیعہ مناظر شیعہ اور رافضی کا فرق بھی بیان کر چکے ہیں ، اہل سنت علماء نے اسماء الرجال میں کئی راویوں کو ثقہ اور شیعہ کہا ہے، موصوف غصہ میں تمام علماء کرام کو ناصبی کہہ کر ماحول خراب کرنے کی کوشش کرنے لگے ہیں تاکہ علمی گفتگو سے جان چھوٹ جائے!!

شیعہ مناظر: جی معزز سامعین معاویہ صاحب کی جہالت دیکھ لیں معاویہ صاحب آپ کو آپ کی جہالت مبارک ہو فلحال گفتگو فدک کے موضوع پر ہے جبکہ آپ درمیان میں تحریف قران کا موضوع اٹھا لائے جواب دینا بنتا نہیں لیکن دیتا ہوں تاکہ آپ کی اس جاہلانہ ٹوٹی پھوٹی چھوٹی سی اعتراضی
کیسی جاہلیت ہے معاویہ صاحب اس وقت آپ اپنا دعوی دیکھ لیا کریں کیا کہوں جب عقل گھاس چرنے چلی جائے تو ایسی باتیں ہی نکلتی ہیں
معاویہ صاحب آپ کا دعوی ہوتا ہے شیعہ اپنے اصول پر رہتے ہوئے قرآن کو کامل ثابت کرے
کیا اس وقت آپ کی کتابوں کے حوالے دیئے جائیں گے۔ مبارک ہو معاویہ صاحب آپ کو جہالت یہ تھا مبارک کا مبارک سے جواب۔

غور فرمائیں! شیعہ مناظر نے کونسی نئی بات کہہ دی ہے!! مناظروں میں دعوی ہمیشہ فریق مخالف کی کتب کے مطابق ہی ہوتا ہے۔ اگر شیعوں پر تحریف قرآن کا الزام لگایا جاتا ہے تو ظاہر ہے شیعہ کتب سے ہی ان پر حجت تمام کی جائے گی اور وہ بھی شیعہ کتب سے ہی دفاع کرنے کے پابند ہوں گے!!
اسی طرح فدک اگر ہبہ کیا گیا اور صحابہ کرام نے اہل بیت کا حق چھین لیا تو شیعہ اپنا دعوی اہل سنت کتب سے ثابت کرنے کی کوشش کریں گے اور سنی مناظر اہل سنت کتب سے ہی دفاع کرنے کا پابند بھی ہوگا۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب لگتا ہے آپ کا ذہن کند ہوچکا ہے۔ جمہور کے قول میں یہ نہیں کہ اس میں کوئی آیت مدنی نہیں ہے۔ بلکہ کثرت آیات مکی ہیں اس لیے مکی کہا ہے۔ آپ کے کہنے کے مطابق کیا پہلے والے جاہل تھے جن کو یہ نہیں پتہ چلا کہ شہر سستانی کا تعلق کہاں سے کس مذہب سے جب کے میں دکھا چکا ہوں کہ وہ شافعی تھے یہ لیں اور دلائل دیتا ہوں ☟

أبجد العلوم

الوشي المرقوم في بيان أحوال العلوم

الجزء الثالث

ألفه
صديق بن حسن القنوجي
ت : ١٣٠٧ هـ ، ١٨٨٩ م

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

ابو حامد محمد بن محمد بن محمد العميد ركن الدين الفقيه الحنفي كان إماما في فن الخلاف خصوصا الجست .

وهو اول من افردها بالتصنيف ومن تقدمه كان يمزجه بخلاف المتقدمين ، وصنف في هذا الفن طريقة وهي مشهورة بأيدي الفقهاء ، وكان كريم الاخلاق كثير التواضع طيب المعاشرة توفي في سنة ٦١٥ خمس عشرة وستمائة ببخارا .

ابو طالب محمود بن علي بن ابي الرجاء التيمي الاصبهاني ، صاحب الطريقة في الخلاف برع فيه ، وصنف التعليقة التي شهدت بفضله وتحقيقه وتبريره على اكثر نظرائه وجمع فيها بين الفقه والتحقيق ، وكان عمدة المدرسين في إلقاء الدروس عليها ، واشتغل عليه خلق كثير وانتفعوا به وصاروا علماء مشاهير ، وكان له في الوعظ اليد الطولى ، وكان متفنناً في العلوم خطيباً باصبهان مدة طويلة توفي في سنة خمس وثمانين وخمسمائة .

علماء المقالات

ابو الفتح محمد بن ابي القاسم عبد الكريم الشهرستاني صاحب كتاب الملل والنحل .

اورد فيه فرق المذاهب في العالم كلها ، وهو المتكلم على مذهب الاشعري .

وكان إماماً مبرزا فقيها متكلما .

تفقه على احمد الخوافي وعلى ابي نصر القشيري وغيرهما ، وبرع في الفقه .

وقرأ الكلام على ابي القاسم الانصاري وتفرد فيه ، صنف كتاب نهاية الإقدام في علم الاكلام ، والمناهج والبيان وكتاب المضارعة وتلخيص الاقسام لمذاهب الأنام .

وكان كثير المحفوظ حسن المحاورة ويعظ الناس .

شیعہ مناظر:ابو الفتح مُحَمَّد بن ابی القاسم عبدالکریم الشہرستانی صاحب امام اور فقیہ تھے معاویہ صاحب نے ایک ٹوٹا ہوا حوالہ پیش کیا چلو یہ تو ٹھیک ہے پہلے والے نے شافعی کہا

معاویہ صاحب آپ نے حوالہ پیش کیا تحفہ اثنا عشریہ کا تو آپ نے شیعہ کی چار اقسام بیان کی ہیں اب بتائیں عطیہ کا تعلق کس گروہ سے ہے۔

معاویہ صاحب آپ نے حوالہ پیش کیا تحفہ اثنا عشریہ کا تو آپ نے شیعہ کی چار اقسام بیان کی ہیں اب بتائیں عطیہ کا تعلق کس گروہ سے ہے۔

مُعجم المؤلّفين

تَراجم مُصَنّفي الكتبُ العربيّة

تأليف

عمر رضا كحالة

الجزء الثالث

مؤسسة الرسالة

ديواني شعرهما، وبينه وبين الحريري صاحب المقامات رسائل مدونة وعاش نيفاً وثمانين سنة.

(ط) الصفدي: الوافي ٣: ٢٧٩، ٢٨٠.

١٤١٣٣ ـ محمد الدّميري

(٠٠٠ ـ ٩٤٣ هـ/ ٠٠٠ ـ ١٥٣٦ م)

محمد بن عبد الكريم بن أحمد الدميري فقيه. ولد بدمير من قرى مصر، وقدم القاهرة، وتوفي في ١٨ ربيع الأول. من آثاره: شرح أول المختصر لصلاة السفر والبيوع للجراح.

(ط) التنبكتي: نيل الابتهاج ٣٣٦.

١٤١٣٤ ـ محمد بن الوَزّان

(٠٠٠ ـ ٥٩٨ هـ/ ٠٠٠ ـ ١٢٠٢ م)

محمد بن عبد الكريم بن أحمد الرازي الشافعي (عماد الدين) فقيه، من أهل الري. تفقه على والده، ثم على أبي بكر الخجندي. من آثاره: شرح الوجيز.

(ط) ابن العماد: شذرات الذهب ٤: ٣٣٧.

١٤١٣٥ ـ محمد الشَّهْرَسْتاني

(٤٦٧[1] ـ ٥٤٨ هـ[2]/ ١٠٧٥ ـ ١١٥٣ م)

محمد بن عبد الكريم بن أحمد الشهرستاني، الشافعي (أبو الفتح) فقيه، حكيم، متكلم على مذهب الأشعري. ولد بشهرستان بين نيسابور وخوارزم، وأخذ علم النظر والأصول عن أبي القاسم الأنصاري وأبي نصر القشيري، ورحل إلى بغداد وأقام بها ووعظ، وسمع الحديث بنيسابور وكتب عنه السمعاني، وتوفي بشهرستان آخر شعبان. من تصانيفه: الملل والنحل، تلخيص الأقسام لمذاهب الأنام، نهاية الاقدام، المناهج والبيان، نهاية الاقدام في علم الكلام، والمضارعة.

(خ) الذهبي: سير النبلاء ١٢: ٢١٠، الأسنوي: طبقات الشافعية ٢/١٣١، ١/١٣٢، ابن الصلاح: الطبقات ٢/١٦، ١/١٧، فهرس المؤلفين بالظاهرية.

(ط) ابن خلكان: وفيات الأعيان ١: ٦١٠، ٦١١، البيهقي: تاريخ حكماء الإسلام ١٤١ ـ ١٤٤، السبكي: طبقات الشافعية ٤: ٧٨، ٧٩، الذهبي: تذكرة الحفاظ ٤: ١٠٤، الصفدي: الوافي ٣: ٢٧٨، ٢٧٩، ابن حجر: لسان الميزان ٥: ٢٦٣، ٢٦٤، أبو الفداء: المختصر في أخبار البشر ٣: ٢٩، مختصر دول الإسلام ٢: ٤٥، اليافعي: مرآة الجنان ٣: ٢٨٩، ٢٩٠، ابن العماد: شذرات الذهب ٤: ١٤٩، طاش كبري: مفتاح السعادة ١: ٢٦٤، ٢٦٥، حاجي خليفة: كشف الظنون ٥٧، ٢٩١، ٤٧٢، ١٠٩٧، ١٧٠٣، ١٨٢١، ١٩٨٦، الخوانساري: روضات الجنات ١٨٦ ـ ١٨٨، كتبخانه ولي الدين ١٢٢، الزركلي: الأعلام ٧: ٨٣، ٨٤، فاتح كتبخانه سي ١٨١، عماد إسماعيل: الآثار الخطية في المكتبة القادرية ببغداد ٢/٤٦٧.

Ahlwardt:... verzeichniss der arabischen handschriften II: 323.682. 683. Carra De Vaux: Encyclopédie de l'islam IV: 272.273. Mingana: Catalogue of arabic manuscripts 463 - 465. Les manuscrits arabes de l'Escurial 3: 119.216. Brockelmann: g. I: 356.428. 429. s. I: 762.763.

(م) المورد: مجلد ٣، عدد ٢٣٦/١، كارل بتراشك: مجلة معهد المخطوطات ١٠/٦.

Anawati: Ibla 14 me année. 3e trimester: 309.310.

١٤١٣٦ ـ محمد الثّائب

(٠٠٠ ـ ١٢٣٢ هـ/ ٠٠٠ ـ ١٨١٧ م)

محمد بن عبد الكريم بن أحمد بن عبد الرحمن بن أحمد الأوسي، الأنصاري، الأندلسي الأصل، الطرابلسي. فاضل. ولد بطرابلس الغرب، وتولى النيابة الشرعية بها. من آثاره: الارشاد لمعرفة الأجداد.

(ط) شيخو: الآداب العربية ١: ٢٠، البغدادي: هدية العارفين ٢: ٣٥٩، الزركلي: الأعلام ٧: ٨٥.

١٤١٣٧ ـ محمد المَرْعشي

(١١٩٨ ـ ١٢٨٠ هـ/ ١٧٨٤ ـ ١٨٦٣ م)

محمد بن عبد الكريم الحسيني، المرعشي. فقيه، أصولي، مفسر، أديب، شاعر. توفي بأصفهان، ودفن بمقبرة تخت فولاذ. من آثاره: شرح زبدة الأصول، شرح تشريح الأفلاك، تفسير القرآن، ديوان شعر، والرحلة إلى بلاد الهند.

(ط) العاملي: أعيان الشيعة ٤٥: ٢٧٣.

---

(١) وفي رواية: ٤٧٩ هـ.

(٢) وقيل: ٥٤٩ هـ.

شیعہ مناظر: عمر رضا کحالہ لکھتے ہیں کہ شہر ستانی الشافعی المذہب تھا
معاویہ صاحب کیا ہوگیا اقرار کرکے کتنی بار بھاگو گے کتنا ذلیل ہوگے
ہاں توشیعہ ہونا مضر نہیں ھے. تمہارے محدثین کی اصطلاح میں صرف شیعہ ہونا اس بنیاد پر ھے کہ عثمان پر علی کو فضیلت دینا نا کہ اثنا عشری عقائد کا حامل ہونا
اگر شیعہ ہونے پر عطیہ کی روایت کو رد کریں گے اپنی تاویلات پر یہ قابل قبول نہیں ، یہ بات بھی ذہن میں رہے وہ ثقہ راوی ہیں اور امام ابو حنیفہ کے استاد بھی ، اپنی تاویل پیش کر کے اپنے فقہ کے امام کو بھی بدعتی کہنا چاہتے ہیں!

شیعہ مناظر کو چاہئے تھا کہ فدک عطا کئے جانے پر اہل سنت کتب سے مزید دلائل دیتے تاکہ دعوی پر حجت قائم کی جاسکتی۔
دوسرا راستہ یہ تھا کہ عطیہ اور فضیل کے شیعہ ہونے کا رد کرتے ہوئے اسماءالرجال سے سنی المذہب ہونا ثابت کرتے ۔
یا سنی مناظر کے دلائل کا علمی رد کرتے اور یہ بھی ثابت کرتے کہ شیعہ اور ثقہ راوی سے مطلقاً ہر قسم کی روایت اہل سنت کے ہاں حجت سمجھی جاتی ہے!!
بدقسمتی سے شیعہ مناظر ان تین راستوں پر چلنے کے بجائے جہالت سے بھرپور جوابات دیتے رہے اور وقت ضایع کرتے رہے۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب آپ کی صحیحین میں عطیہ سے روایت نقل کی گئی ہیں اور حدیث بھی صحیح ہیں ، عطیہ پر آپ کا اعتراض باطل ہے یا ثابت کریں عطیہ سے روایت نقل کرنا بدعت ہے۔

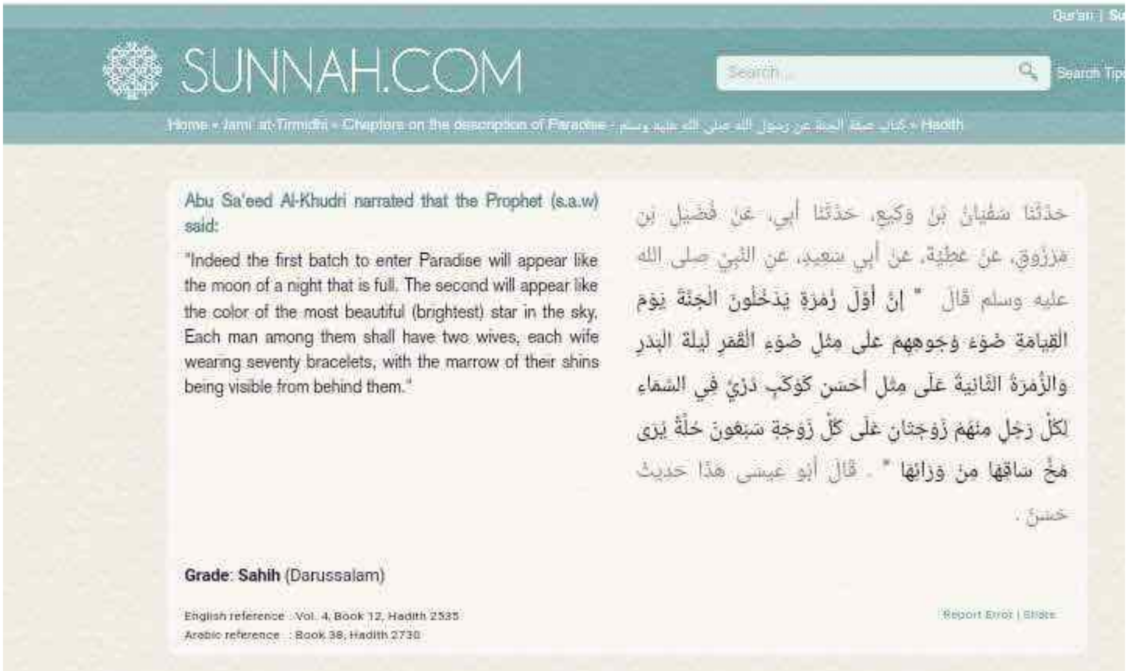

SUNNAH.COM

Home » Jami` at-Tirmidhi » Chapters on the description of Paradise - كتاب صفة الجنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم » Hadith

Abu Sa'eed Al-Khudri narrated that the Prophet (s.a.w) said:

"Indeed the first batch to enter Paradise will appear like the moon of a night that is full. The second will appear like the color of the most beautiful (brightest) star in the sky. Each man among them shall have two wives, each wife wearing seventy bracelets, with the marrow of their shins being visible from behind them."

حدثنا سفيان بن وكيع، حدثنا أبي، عن فضيل بن مرزوق، عن عطية، عن أبي سعيد، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ‏"‏ إن أول زمرة يدخلون الجنة يوم القيامة ضوء وجوههم على مثل ضوء القمر ليلة البدر والزمرة الثانية على مثل أحسن كوكب دري في السماء لكل رجل منهم زوجتان على كل زوجة سبعون حلة يرى مخ ساقها من ورائها ‏"‏ ‏.‏ قال أبو عيسى هذا حديث حسن ‏.‏

Grade: **Sahih** (Darussalam)

English reference : Vol. 4, Book 12, Hadith 2535
Arabic reference : Book 38, Hadith 2730

Report Error | Share

یہ ملاحظہ فرمائیں!!! شیعہ مناظر کے علم کا جنازہ!! راوی کا ثقہ ہونا اور راوی کا شیعہ ہونا یہ دونوں الگ الگ باتیں بار بار سمجھانے کے باوجود ان کی سمجھ میں نہیں آ رہیں!!

ایک راوی ثقہ اور شیعہ ہوسکتا ہے، لیکن شیعہ ہونے کی وجہ سے اس کی صرف وہ روایات مسترد کی جائیں گی جس سے شیعیت کی تائید ہوتی ہو!! موصوف اس بات پر پھولے نہیں سما رہے کہ عطیہ سے صحیحین میں روایات موجود ہیں مطلب یہ راوی ہر حال میں قابل حجت ہوگیا!!

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب پھر وہ ہی سوال جب محققین ومحدثین راوی کو شیعہ کہتے ہیں تو اس کی بنیاد کیا ہوتی ہے-

(ایک ہی سوال بار بار شیعہ مناظر پوچھتے رہے جبکہ اس کا جواب کئی بار دینے کے باوجود شیعہ مناظر سمجھنے سے قاصر رہے)

سنی مناظر: افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ میرے سامنے ایک ایسا شخص ہے جو اصول حدیث سے بالکل لاعلم ہے.

کسی راوی کا مذہب بیان کرنا جرح نہیں ہے، نہیں ہے.

لیکن یہ عطیہ کی توثیق پیش کررہا ھے اور کہہ رہا ہے کہ صحیحین میں اس کی روایت ھے!
بخش صاحب آپ سے عطیہ اور فضیل کی توثیق کی بات کون کررہا ہے ؟
اب لیں ذرا اپنے عالم کا حوالہ

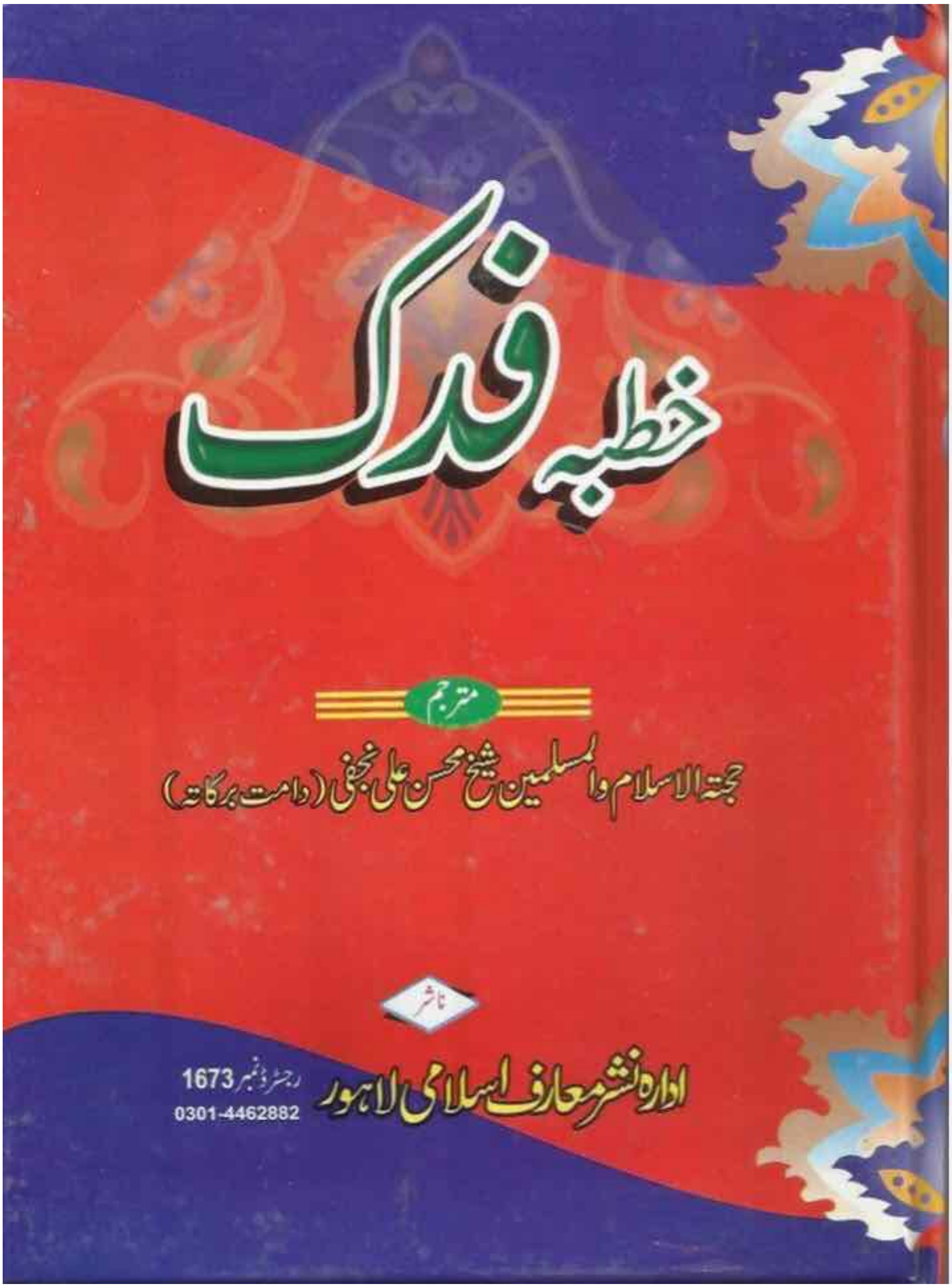

(ملاحظہ ہو لسان المیزان جلد ۵ صفحہ ۳۲۷ طبع دکن)

البتہ حضرت علی علیہ السلام سے محبت کے گہرے جذبات اور مخلصانہ عقیدت کی وجہ سے ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ان کا تشیع کی طرف میلان تھا درحقیقت ان کا تعلق مسلک اہل سنت سے تھا۔ ابو عبداللہ محمد بن عمران مرزبانی ثقہ اور معتبر ہے اور اس نے خطبہ فدک کو اپنے بزرگ محمد بن احمد الکاتب سے سماعت فرمایا اور پھر "حدثنی" کہہ کر آگے پھیلایا ہے۔ مرزبانی نے ۳۸۴ھ کو وفات پائی ہے۔

شیعہ راوی سے مروی روایت کی حجیت تسلیم شدہ ہے

اگر بفرض محال یہ تسلیم کر لیا جائے کہ یہ راوی شیعہ تھے تب بھی ان کی بیان کردہ حدیث یا روایت کے قبول کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے اس لئے کہ محدثین اور ماہرین اصول حدیث اہل سنت کا رواۃ

حدیث کے بارے میں یہ مسلمہ اصول ہے:

الغلوفی التشیع لیس بجرح اذا کان الراوی ثقة

"جب راوی ثقہ ہو تو محض غلو در تشیع موجب جرح نہیں ہے"

اس موقف پر دلیل یہ ہے کہ کتب اہل سنت میں اکثر غالی شیعہ راویوں کو قابل وثوق اور ان سے مروی روایات کو قبول کیا گیا ہے چنانچہ مشہور ماہر علم رجال علامہ ذہبی نے کوفہ کے رہنے والے ایک کٹر شیعہ راوی ابان بن تغلب کے متعلق لکھا ہے:

ابان بن تغلب الكوفی شیعی جلد لكنه صدوق فلنا صدقه وعليه بدعته وقد وثقه احمد بن حنبل وابن معين وابو حاتم واورده ابن عدی وقال كان غالياًفی التشيع۔۔۔ الخ

"ابان بن تغلب کوفی کٹر شیعہ ہیں لیکن یہ ہیں سچے، پس ان کی صداقت وسچائی ہمارے لئے اور بدعت ان کی اپنے لئے اور امام احمد بن حنبل، امام ابن معین اور امام ابوحاتم رازی نے بلاشبہ ان کی توثیق کی ہے اور ابن عدی ان کے حالات کو لائے ہیں اور کہا ہے کہ یہ غالی شیعہ تھے۔"

یہ بات ذہن نشین رہے کہ اہل سنت کی اصطلاح میں غالی شیعہ اسے کہا جاتا ہے کہ جو شخص حضرت علی علیہ السلام سے زیادہ محبت کرتا ہو اور انہیں سب صحابہؓ سے افضل و ارفع جانتا ہو اور انہی کو بعد از پیغمبرؐ متصل خلیفہ سمجھتا ہو اور ان کے دشمنوں سے بیزاری اختیار کرتا ہو۔ واضح رہے کہ شیعہ سے متعلق اس قسم کی اصطلاحات کے دراصل خالق بنی امیہ ہیں اور اس کے پس منظر میں امویوں کے جبر وتشدد کا نتیجہ اور ان کی شیعہ دشمنی کارفرما تھی۔ بعد ازاں علامہ ذہبی نے ان کے حالات پر اجمالی بحث کی ہے اس کے بعد بطور نتیجہ

سنی مناظر: لیں جناب، خود آپ کے بڑے مان رہے ہیں کہ شیعت جرح نہیں.
اب بتائیں آپ کی علمی حیثیت کیا رہی جو آپ کل سے عطیہ کو ثقہ ثقہ کہتے رہے ہو، علامہ شہرستانی والے حوالے کا کچھ فائدہ نہیں۔ کیونکہ میں وضاحت کرچکا ہوں جن علماء نے اس کو شافعی یا سنی لکھا ھے تو اس سے شیعہ ہونے کا انکار ثابت نہیں ہوتا. میں دو حوالے پیش کرچکا ہوں کہ وہ کٹر شیعہ اسماعیلی اور ملحد تھا اور ساتھ میں تحفہ اثنا عشری سے اسکی وضاحت بھی کرچکا ہوں کچھ علماء کو کسی راوی کی حقیقت پتہ نہیں چلی لیکن کچھ کو پتہ چل گئی، اگر کسی کے بارے میں علم نہ ہونے سے وہ جاہل ہے تو پھر یہ جہالت آپ کے محدثین میں بھی موجود ہے کہ کچھ لوگ کسی راوی کو امامی کہتے ہیں تو کچھ لوگ اس کو فطحیہ یا واقفیہ کہتے ہیں!! تو کیا آپ اپنے ان محدثین کو بھی جاہل کہیں گے ؟
اور جناب، مناظرہ کے اصول صرف فدک کے مسئلے پر ہی لاگو ہوتے ہیں یا ہر ہر مناظرہ پر؟ تحریف میں آپ کو مناظرہ کے اصول یاد نہیں رہتے کیوں؟ یا تحریف پر اصولوں سے ناواقف ہوجائے ہو؟ ثابت ہوا کہ یہ آپ کی جہالت ہے کہ سنی حوالے بالکل پیش ہی نہ کرو اور میں سنی حوالے آپ کو منوانے کے لیے نہیں بلکہ اپنا مسلک کو واضح کرنے کے لیے بھیج رہا ہوں۔
میری رائے نہ مانو علامہ ابن حجر رح اور علامہ ذھبی رح کی مانو جو عطیہ اور فضیل کو شیعہ لکھ چکے ہیں۔

جمھور کے قول میں کیا لکھا ہوا ھے یہ بتادو ؟
یہ جو آپ نے لکھا ھے کہ
"کثرت آیات مکی ہیں" .. یہ کن الفاظ کا ترجمہ ہے ؟
وہ عربی الفاظ یہاں لکھ کر ترجمہ کریں ؟

شیعہ مناظر نے ان عربی الفاظ کی نشاندہی نہیں کی جس سے واضح ہوا کہ وہ خیانت کر کے عوام کو گمراہ رہے ہیں!

وقال الحافظ أبو بكر البزار(١٣٧) : حدثنا عباد بن يعقوب ، حدثنا [أبو يحيىٰ التيمي][١] ، حدثنا فضيل بن مرزوق ، عن عطية ، عن أبي سعيد قال : لما نزلت هذه الآية : ﴿ وآت ذا القربىٰ حقه ﴾ دعا رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم فاطمة فأعطاها « فَدَكَ » ، ثم قال : لا تعلم حدث به عن فضيل بن مرزوق إلا أبو يحيىٰ التيمي[٢] ، وحميد بن حماد بن أبي الخُوار[٣] .

وهذا الحديث مشكل لو صح إسناده ؛ لأن الآية مكية ، و « فَدَكُ » إنما فتحت مع خيبر سنة سبع من الهجرة ، فكيف يلتئم هذا مع هذا ؟

[فهو إذًا حديث منكر ، والأشبه أنه من وضع الرافضة ، والله أعلم][٤] . وقد تقدم الكلام علىٰ المساكين وابن[٥] السبيل في سورة براءة بما أغنىٰ عن إعادته هلهنا .

وقوله : ﴿ ولا تبذر تبذيرًا ﴾ ، لما[٦] أمر بالإنفاق نهىٰ عن الإسراف فيه ؛ بل يكون وسطًا كما قال في الآية الأخرىٰ : ﴿ والذين إذا أنفقوا لم يسرفوا ولم يقتروا وكان بين ذلك قوامًا ﴾ ثم قال منفرًا عن التبذير والسرف : ﴿ إن المبذرين كانوا إخوان الشياطين ﴾ أي : أشباههم في ذلك .

تفسير القرآن العظيم
للإمام الجليل الحافظ عماد الدين أبي الفداء إسماعيل بن كثير الدمشقي
المتوفى سنة ٧٧٤ هـ
هذه الطبعة أول طبعة مقابلة على النسخ الأزهرية وكذلك على نسخة كاملة بدار الكتب المصرية
تحقيق
مصطفى السيد محمد — محمد السيد رشاد
محمد فضل العجماوي — علي أحمد عبد الباقي
حسن عباس قطب
المجلد الثامن
مؤسسة قرطبة — طباعة . نشر . توزيع — جيزة - ت : ٥٨١٥٠٢٧
مكتبة أولاد الشيخ للتراث — ٢٦ ش اليابان - عمرانية غربية - جيزة — ت : ٥٦٢٨٣١٨ - ٥٦١١٤٤٢

وقال ابن مسعود(١٣٨) : التبذير : الإنفاق في غير

(١٣٧) - أخرجه البزار « مختصر الزوائد » - (١٤٧٦) (٢
وقال : « رواه الطبراني وفيه عطية العوفي وهو ضعيف متروك
وأبو يحى التيمي ، وحميد بن حماد كلاهما ضعيف ول
(١٣٨) - أخرجه البخاري في الأدب المفرد - (٤٤٤) . وال
الأوسط (١٤٧٢) (١٢٩/٢) . والحاكم في المستدرك -
الذهبي والبيهقي في شعب الإيمان (٦٥٤٦) (٢٥٠/٥) .
شيبة في المصنف (٢٥٢/٦) من طريق أبي العبيدين ، قال :
الهيثمي في المجمع - (٥٣٠٥٢/٧) « رواه الطبراني ورجال
٣٢٠) إلى الفريابي وسعيد بن منصور وابن المنذر وابن أبي
(١٣٩) - أخرجه البخاري في الأدب المفرد - (٤٤٥) . وال
٢٥١) . وابن جرير في تفسيره - (٧٣/١٥) . من طريق
وحسن إسناده الألباني في صحيح الأدب المفرد - (٣٤٦

[١] - في ز ، « أبو يحيىٰ التميمي » ، خ : « أبو نجى الت
[٢] - في خ : « أبو نجى التميمي » .
[٤] - ما بين المعكوفتين سقط من : ز ، خ .
[٦] - في خ : « إنما » .

☝ ☝علامہ ابن کثیر رح اس آیت کو واضح طور پر مکی کہہ رہے ہیں اور ہبہ والی بات کا رد کررہے ہیں۔
ظاھر ہے اس کے عقائد کی وجہ سے کسی کو سنی یا شیعہ یا فطحیہ یا واقفیہ وغیرہ کہا جاتا ھے اور عطیہ و فضیل کی شیعت پر میں محدثین کے حوالے دے چکا ہوں جن کو آپ ہاتھ نہیں لگا رہے۔

یہ بتادو کہ فدک کا ھبہ ہونا شیعہ عقیدہ ھے یا سنی ؟
اور محدثین نے عطیہ اور فضیل کو شیعہ لکھا ہے کہ نہیں ؟

شیعہ مناظر نے دونوں باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔

سنی مناظر: جس میں بھی شیعت کے جراثیم موجود ہوں اس سے شیعہ والے نظریات ہم قبول نہیں کریں گے اور عطیہ اور فضیل کی اس روایت سے یہ بھی پتا چلا کہ اس کے عقائد صرف افضلیت علی والا نہیں بلکہ فدک ہبہ کیے جانے کا بھی تھا.
میں نے یہ کب کہا ہے کہ شیعہ ثقہ راوی کی ہر روایت مردود ہے ؟
میں تو صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کی وہ روایت جو اس کے مذہب کی تائید میں ہو بس وہی قبول نہیں. آپ نے ہر ہر روایت کا غیر مقبول ہونا کیسے سمجھ لیا ؟

تاريخ الخلفاء الراشدين "٤"

أسمى المطالب في سيرة أمير المؤمنين

علي بن أبي طالب

رضي الله عنه

شخصيته وعصره

دراسة شاملة

تأليف

د. علي محمد محمد الصلابي

الجزء الأول

مكتبة الصحابة

الإمارات - الشارقة

علي بن أبي طالب رضي الله عنه ١٧٩

في كتابه الكافي بابًا بعنوان: أن النساء لا يرثن من العقار شيئًا وساق تحته روايات منها: عن أبي جعفر الصادق أنه قال: «النساء لا يرثن من الأرض ولا من العقار شيئًا»(١).

روى الصدوق بسنده إلى ميسر قال: سألته -يقصد الصادق- عن النساء ما لهن في الميراث؟ فقال: أما الأرض والعقارات فلا ميراث لهن فيه(٢)، وبهذا يتبين عدم استحقاق فاطمة رضي الله عنها شيئًا من الميراث، بدون الاستدلال بحديث: «**نحن معاشر الأنبياء لا نورث**»(٣). فما دامت المرأة لا ترث العقار والأرض، فكيف كان لفاطمة أن تسأل فدك - على حسب قولهم - وهي عقار لا ريب فيه؟(٤)، وهذا دليل كذبهم وتناقضهم فضلاً عن جهلهم(٥).

وأما ما زعموه من كون الصديق رضي الله عنه سأل فاطمة أن تحضر شهودًا، فأحضرت عليًا وأم أيمن فلم يقبل شهادتهما فهو من الكذب البين الواضح، قال حماد بن إسحاق: فأما ما يحكيه قوم: أن فاطمة عليها السلام طلبت فدك، وذكرت أن رسول الله ﷺ أقطعها إياها، وشهد لها علي عليه السلام فلم يقبل أبوبكر شهادته؛ لأنه زوجها، فهذا أمر لا أصل له ولا تثبت به رواية أنها ادعت ذلك، وإنما هو أمر مفتعل لا ثبت فيه(٦).

٤ - إن السنة والإجماع قد دلا على أن النبي صلى الله عليه وسلم لا يورث:

قال ابن تيمية: كون النبي ﷺ لا يورث ثبت بالسنة المقطوع بها، وبإجماع الصحابة، وكل منهما دليل قطعي، فلا يعارض ذلك بما يظن أنه عموم، وإن كان عمومًا فهو مخصوص؛ لأن ذلك لو كان دليلاً لما كان إلا ظنيًا فلا يعارض القطعي؛ إذ الظني لا يعارض القطعي، وذلك أن هذا الخبر رواه غير واحد من الصحابة في أوقات ومجالس، وليس فيهم من ينكره بل كلهم تلقاه

(١) «الكافي» للكليني (٧/١٣٧)، و«العقيدة في أهل البيت» ص(٤٥١).
(٢) «الشيعة وأهل البيت» ص(٨٩).
(٣) «مسلم» (١٧٦٨).
(٤) «الشيعة وأهل البيت» ص(٩٨).
(٥) «العقيدة في أهل البيت» ص(٤٥٢).
(٦) «منهاج السنة» (٤/٢٣٦ - ٢٣٨).

یہ لو پانچواں حوالہ فدک کے ہبہ ہونے کہ رد میں.
اس پورے قصے کا رد ھے ہبہ والے اور گواہ پیش ہونے والے.

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب جاہلیت کی حد ہوتی ہے اس وقت آپ کا دعوی ہوتا ہے کہ شیعہ اپنے اصول پر رہتے ہوئے قرآن کو کامل ثابت کرے ۔اس بات کی سمجھ نہیں آرہی کیا آپ کو۔

بالکل شیعہ اپنے مذہب پر رہتے ہوئے اپنے کسی بھی عقیدے کو ثابت کرے گا، اسی طرح اہل سنت بھی اپنے مذہب پر رہتے ہوئے اپنے عقیدے کو ثابت کرتے ہیں یا دفاع کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسرا فریق سامنے والے کو اس کی کتب سے ہی دلیل دیتا ہے جسے رد سامنے والا اپنی کتب سے کرتا ہے، یہی تو مناظروں کا عام دستور ہے۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب آپ غلط مطلب لے رہے لفظ شیعہ سے جب کے آپ کے عالم نے اقرار کیا کہ اہل سنت کو ہی شیعہ کہا جاتا ہے خیر حوالہ دیتا ہوں کتنا ذلیل ہوگا تحفہ اثنا عشریہ 👇 😅

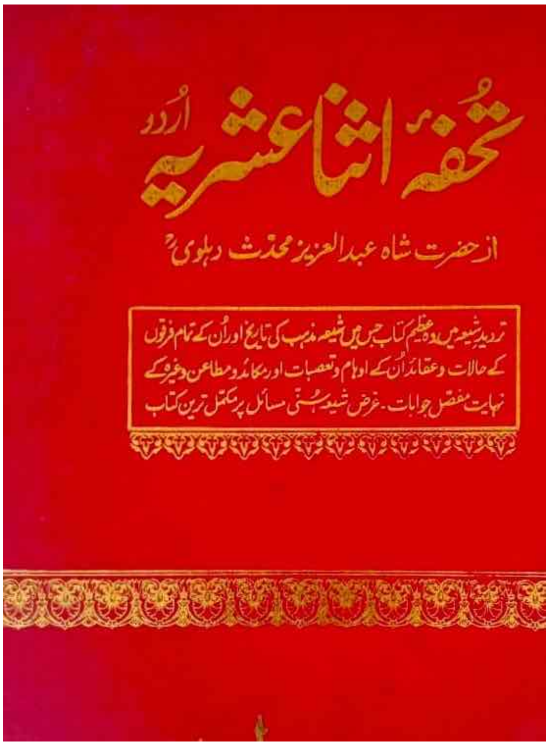

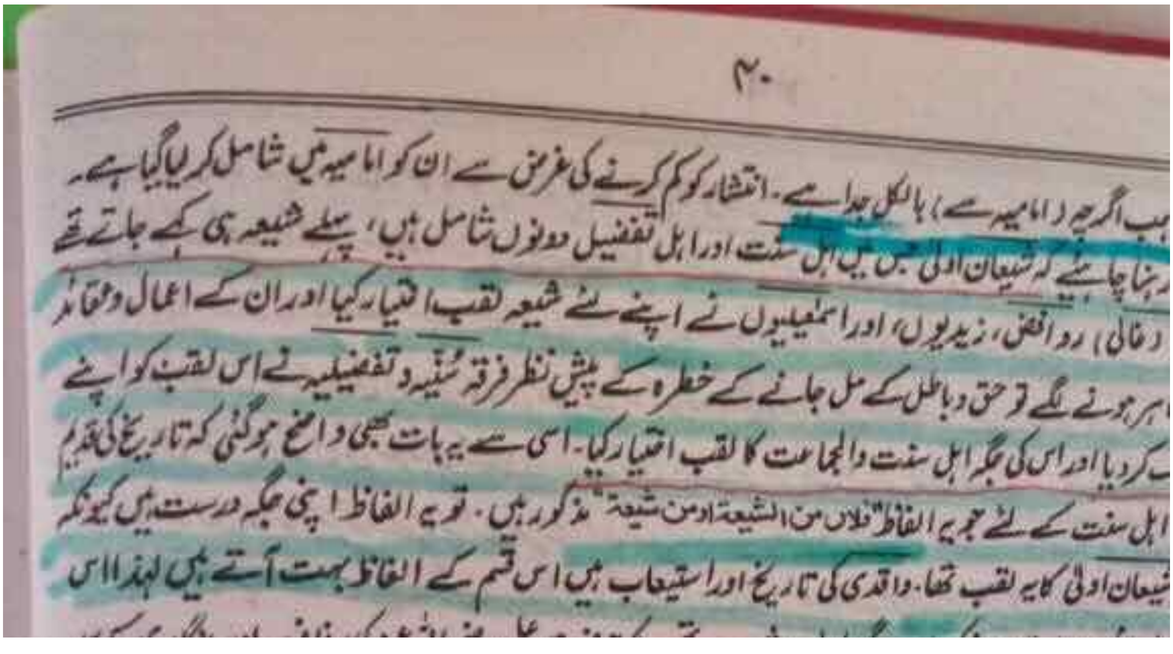

۴۰

…ب اگرچہ (امامیہ سے) بالکل جدا ہے۔ انتشار کو کم کرنے کی غرض سے ان کو امامیہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔
…ہنا چاہیئے کہ شیعان اولیٰ جن میں اہل سنت اور اہل تفضیل دونوں شامل ہیں، پہلے شیعہ ہی کہے جاتے تھے
(غالی) روافض، زیدیوں، اور اسمٰعیلیوں نے اپنے لئے شیعہ لقب اختیار کیا اور ان کے اعمال وعقائد
…اہر ہونے لگے تو حق و باطل کے مل جانے کے خطرہ کے پیش نظر فرقہ سُنیہ و تفضیلیہ نے اس لقب کو اپنے
…کر دیا اور اس کی جگہ اہل سنت والجماعت کا لقب اختیار کیا۔ اسی سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ تاریخ کی قدیم
…اہل سنت کے لئے جو یہ الفاظ "فلاں من الشیعۃ او من شیعۃ" مذکور ہیں۔ تو یہ الفاظ اپنی جگہ درست ہیں کیونکہ
شیعان اولیٰ کا یہ لقب تھا۔ واقدی کی تاریخ اور استیعاب میں اس قسم کے الفاظ بہت آتے ہیں لہذا اس

شیعہ مناظر: یہ لیں معاویہ صاحب اب یہ نہ کہنا کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی میرے لیے حجت نہیں جب اہل سنت کو پہلے شیعہ کہا جاتا تھا تو عطیہ پر اعتراض کیوں۔

شیعہ مناظر کی طرف سے ایک بار پھر عوام کو دھوکا!!

اس عکس کی عبارت کا آسان الفاظ میں مفہوم یہ ہے کہ پہلے شیعہ کوئی مذہب یا مسلک نہیں تھا۔ کسی خاص شخصیت سے قربت کی بناء پر کسی شخص یا جماعت کا شیعہ کہلانا عام رواج تھا، جب شیعہ مذہب/ مسلک (رافضی، زیدی، اسماعیلی وغیرہ) گھڑنا شروع ہوئے اور ان کے باطل نظریات سامنے آنا شروع ہوئے تو اصل مؤمنوں نے حق و باطل کے مل جانے کے خوف سے اور ان خبیثوں سے الگ ہونے کے لئے لفظ شیعہ کے استعمال کو ختم کردیا!!
اس عکس سے تو شیعیت کی اصلیت عیاں ہوتی ہے اور شیعہ مناظر سمجھا رہے ہیں کہ اس عبارت سے شیعیت کی تائید ہوتی ہے!! یہ تو حال ہے شیعوں کا!!

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب! وہ کونسے عقائد تھے جنکی وجہ سے محدثین کسی راوی کو شیعہ کہتے تھے. جن پر شیعت کی جرح ہے انکے جرح کے اسباب پیش کرو متقدمین سے، یہ تو آپ کی تاویل ہے ۔متقدمین کے قول پیش کرو
گواہوں والی روایت تک بات پہنچے گی ہی نہیں آپ پہلے ہی پاگل ہو جائیں گے

شیعہ مناظر خود پاگل پن کا شکار ہوکر سنی مناظر کو پاگل کہہ رہے ہیں!! سنی مناظر بار بار کہہ رہے ہیں بلکہ سنی و شیعہ کتب سے ثابت بھی کرتے آ رہے ہیں کہ کسی ثقہ راوی کا شیعہ ہونا جرح نہیں ہوتا!! اور موصوف فرما رہے ہیں کہ جرح کے اسباب پیش کرو۔اس کے علاوہ دوران مناظرہ راوی کے عقائد کی تفصیل جاننے پر گفتگو نہیں کی جاتی بلکہ مناظرین اسماء الرجال میں بیان کی گئی تفصیل کو ہی پیش کر کے اپنا مؤقف ثابت کرتے ہیں۔
اس مناظرے میں شیعہ مناظر الٹی گنگا بہاتے رہے!! پہلے تو ثقہ راوی کا شیعہ ہونا جرح سمجھتے رہے، پھر ثقہ راوی کا شیعہ ہونا تسلیم کرتے ہوئے یہ ظاہر بھی کرتے رہے کہ شیعہ ثقہ راوی کی ہر روایت اہل سنت قبول کرتے ہیں۔

اب اس جاہل عالم کو کوئی کیسے سمجھائے کہ محدثین نے کسی راوی کو شیعہ کہا ہے تو یہ جرح نہیں کہلاتا ، راوی ثقہ ہی رہتا ہےمزید یہ کہ وہ راوی اگر شیعیت کی تائید میں کوئی روایت بیان کرے گا تو وہ روایت مسترد کی جائے گی۔

شیعہ مناظر: آپ کے حوالے قابل قبول ہوں گے اور ہمارے نہیں یہ کیسی منطق ہے آپ نے شہر سستانی کو شیعہ کہا اور ہم نے ثابت کر دیا کہ وہ سنی تھا یعنی اب اس موضوع پر فراری خیر یہ عادت ہے آپ کی

جس عالم کے متعلق دونوں قسم کے دلائل ہوں وہ عالم متنازعہ حیثیت اختیار کرلیتا ہے ، دوران مناظرہ متنازعہ باتوں سے کوئی نتیجہ نکالنا ممکن نہیں ہوتا، شیعہ مناظر علامہ شہرستانی کو اہل سنت کا معتبر عالم کہتے رہے لیکن سنی مناظر نے ایسے دلائل دئے جس سے ثابت ہوا کہ علامہ شہرستانی کو معتبر عالم کہنا درست نہ ہوگا۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب اپنی ہی کتابوں سے حوالے لگا رہے ناظرین جو اصول مناظرہ کے خلاف ہے اس کی کتب ہمارے لیے حجت نہیں ہے یہ جاہلانہ حرکت نہیں تو اور کیا ہے معاویہ صاحب عقل کے ناخن لیں آپ کی کتب حجت نہیں ہے ہمارے لیے اگر ہوتی تو پھر مناظرہ کس لیے کرنا تھا مناظرے کا مقصد ہے مخالف کو اس کی کتب سے دکھانا۔

شیعہ ہی اپنے عالم کو سمجھا سکتے ہیں کہ وہ مدعی ہے اور دعوی اہل سنت کے خلاف پیش کیا ہے اس لئے پورا مناظرہ ہی اہل سنت کتب کی روشنی میں ہوگا!! شیعہ مناظر کی کھوپڑی میں بھوسا بھرا ہوا ہے شاید!!!

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب ! وہ کونسے عقائد تھے جنکی وجہ سے محدثین کسی راوی کو شیعہ کہتے تھے. جن پر شیعت کی جرح ھے انکے جرح کے اسباب پیش کرو متقدمین سے یہ تو آپ کی تاویل ہے ۔متقدمین کے قول پیش کرو۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب نے شیعہ ہونے پر اعتراض اٹھایا جو اس کی کتاب تحفہ اثنا عشریہ سے دے دیا بقایا وضاحت کریں پھر آگے چلتے ہیں۔

سنی مناظر نے اسماء الرجال سے عطیہ اور فضیل کا شیعہ ہونا ثابت کیا، اس کے بعد اصول سنی و شیعہ کتب سے دکھادیا کہ اپنے مذہب کی تائید بیان کرنے کی وجہ سے روایت مردود ہے۔

سنی مناظر: بالکل یہی ہوتا ھے، کہ سنی مناظر شیعہ کتب سے تحریف قرآن ثابت کررہا ہوتا ہے اور شیعہ مناظر اپنی کتب سے اس کا رد کررہا ہوتا ہے کہ ہم موجودہ قرآن کو مانتے ہیں. اسی طرح آپ یہاں کتب اھل السنت سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رض کا فدک ہبہ کیا تھا اور میں یہ ثابت کررہا ہوں کہ اھل السنت فدک ہبہ ہونے کے منکر ہیں. باقی شیعہ کتب کے حوالے آپ کو منوانے کے لیے بھیج رہا ہوں لیکن آپ ان کو نہیں مان رہے.

دیکھیں واضح الفاظ میں شیعہ مناظر کو سمجھایا گیا کہ اہل سنت کتب کے حوالے بھیجنا ضروری ہے کیونکہ دفاع کیا جا رہا ہے، شیعہ مناظر کو ان حوالوں کا رد کرنا چاہئے تھا۔ تبھی تو ان کا دعوی درست ثابت ہوتا۔

سنی مناظر: میں غلط مطلب پیش کررہا ہوں تو آپ کے محدثین تو صحیح مطلب پیش کررہے ہیں نہ ؟ عطیہ کا اصحاب باقر رح میں شمار کیا ھے اور فضیل کو امام جعفر صادق رح کے اصحاب میں.

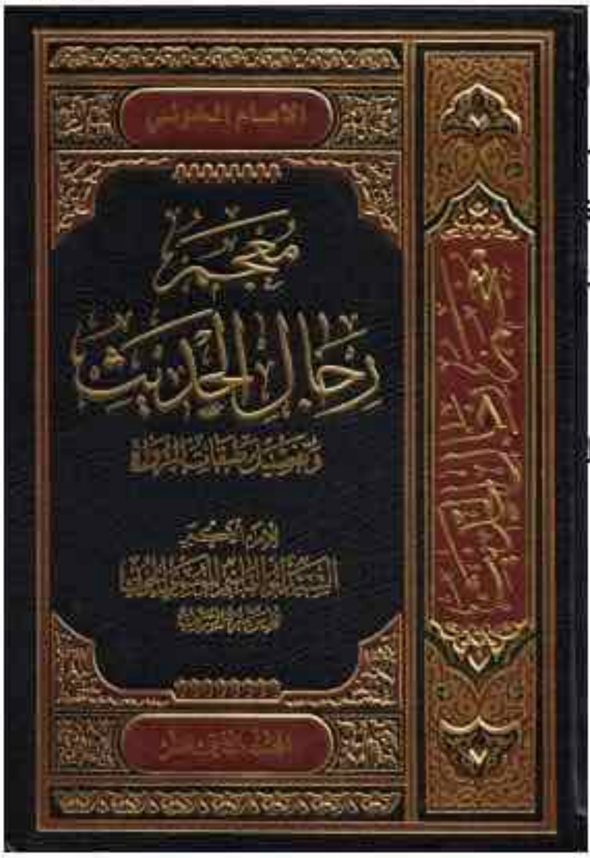

وعدّه البرقي من أصحاب

روى عن الـرضـا عليه ال

التهذيب: الجزء ٨، باب حكم ال

أنه لا يصحّ الظهار بيمين، الحدي

٧٧١٥ـ عطيّة بن ضرار:

عدّه البرقي من أصحاب ال

٧٧١٦ـ عطيّة بن عبيد:

والد علي بن عطيّة الفزاري

السلام، رجال الشيخ (٦٢١).

٧٧١٧ـ عطيّة بن نجيح:

أبو المظفّر (أبو المطهّر) الرازي: من أصحاب الصادق عليه السلام، رجال الشيخ (٦٧٢).

٧٧١٨ـ عطيّة بن يعلى:

الكوفي: من أصحاب الصادق عليه السلام، رجال الشيخ (٦٢٢).

٧٧١٩ـ عطيّة الحذّاء:

عدّه البرقي من أصحاب الصادق عليه السلام.

٧٧٢٠ـ عطيّة العوفي:

عدّه البرقي في أصحاب الباقر عليه السلام.

٩٤٥٠ـ الفضيل بن كثير:
تقدّم في الفضل بن كثير.

٩٤٥١ـ الفضيل بن محمد:
ابن راشد، مولى، عدّه البرقي في أصحاب الصادق عليه السلام، لكن الموجود في رجال الشيخ وفي الروايات: الفضيل مولى محمد بن راشد، ويأتي.
ثمّ إنّ البرقي ذكر بعد هذا: الفضل البقباق أبو العبّاس، كوفي.
وتوهّم العلّامة، (٢) من الباب (١) من حرف الفاء، من القسم الأوّل. وابن داود، (١١٨٣) من القسم الأوّل: أنه من تتمة الكلام الأوّل، وأن الفضيل بن محمد مولى الفضل البقباق!.

٩٤٥٢ـ الفضيل (الفضل) بن مرزوق:
العنزي الكوفي: من أصحاب الصادق عليه السلام، رجال الشيخ (١٧).

٩٤٥٣ـ الفضيل بن معدان:
عدّه البرقي من أصحاب الصادق عليه السلام.

٩٤٥٤ـ الفضيل بن ميسر:
روى عن أبي عبد الله عليه السلام، وروى عنه الحسن بن علي. الكافي: الجزء ٣، كتاب الجنائز ٣، باب الصبر والجزع والاسترجاع ٨٢، الحديث ١٠.
كذا في الوافي، والطبعة القديمة، والمرآة، فيها على نسخة، وفي نسخة أخرى منها: الفضل عن ميسر، وفي الوسائل: فضل بن ميسر.

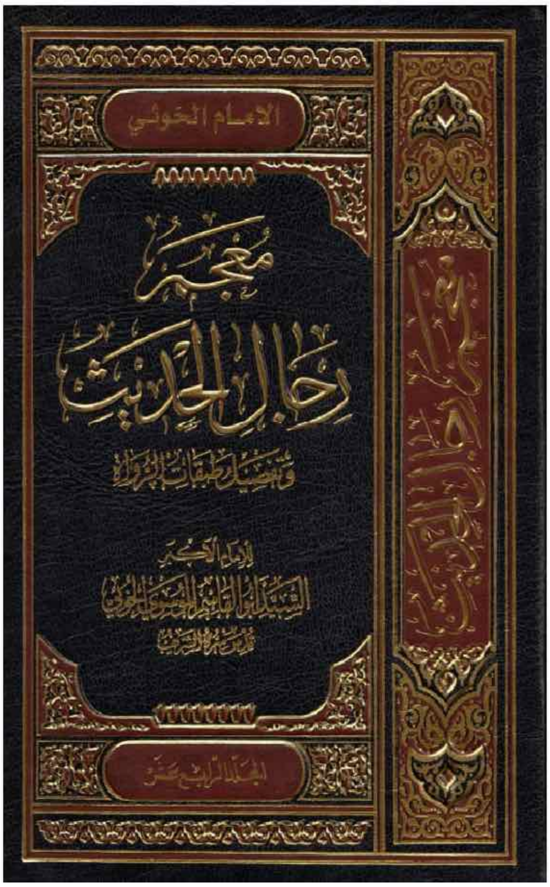

سنی مناظر: اب بھی بولو کہ یہ آپ جیسے شیعہ نہیں تھے. تو آپ کے ائمہ کے اصحاب میں سے کیسے آگئے ؟
آپ کے حوالے سے عطیہ اور فضیل کی شیعت پر کوئی فرق نہیں پڑتا.

عطیہ اور فضیل کا شیعہ ہونا اور شیعوں والے نظریات بیان کرنا اور آپ کے محدثین کا ان کو اپنے ائمہ کے اصحاب میں شمار کرنا ان کے شیعہ ہونے کو واضح کرتا ہے ۔

تحفہ اثناعشریہ کی پوری عبارت بھی پڑھیں.جب غالی، زیدی وغیرہ نے خود کو شیعہ کہنا شروع کیا تو اھل السنت نے خود کو شیعہ کہنا چھوڑ دیا اور غالی شیعہ کب شروع ہوئے ؟
سیدنا علی رض کے دور میں ہی جن کو سبائی بھی کہا جاتا ہے.
تو اس حوالے سے کچھ فائدہ نہیں آپ کو ۔
اور تقیہ تو آپ کو مذھب میں ویسے بھی عبادت ھے، بہت سے لوگ اپنا مذہب چھپا کر صرف تفضیلیت ہی ظاہر کرتے ہونگے اور اس کی آڑ میں شیعہ نظریات پھیلاتے تھے تو شیعہ پر کوئی اعتبار نہیں جس کے مذہب میں اپنا مذہب چھپانا عبادت ہو ۔
گواہوں والی بات ہے ساتھ ہبہ کا بھی رد ھے.

اگر ہبہ کے قائل ہوتے تو ہبہ کا بھی ساتھ میں کیوں رد کررہے ہوتے یہ ؟
کیونکہ آپ کے حوالے ان کے ہیں جو عطیہ و فضیل کی شیعت سے ناواقف تھے لیکن جو میں پیش کررہا ہوں وہ عطیہ اور فضیل کی شیعت سے واقف ہیں.
اور اب تو خود تمہارے لوگوں نے بھی لکھ دیا ھے ان کو اپنے ائمہ کے اصحاب میں سے ۔

٣٤٦ .... الاعتقادات

والتقيّة واجبة[1] لايجوز رفعها إلى أن يخرج[١] القائمؑ، فمن تركها قبل خروجه فقد خرج عن[٢] دين الله[٣] ودين الأئمّة[٤]، وخالف الله ورسوله والأئمّةؑ[2].

وسئل الصادقؑ عن قول الله عزّوجلّ ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ﴾[3]

← ١٣١/٣ رقم ٤٦١٦، فردوس الأخبار: ١٨٩/٤ رقم ٦٠٩٩، الرياض النضرة: ١٢٢/٣، ذخائرالعقبىٰ: ٦٦، خصائص أميرالمؤمنين للنسائي: ٢٤، تاريخ الخلفاء: ١٧٣، الصواعق المحرقة لابن حجر: ٣
عنه مجمع الزوائد: ١٧٥/٩ رقم ٠
غير أبي عبدالله الجدلي وهو ثقة.

1- انظر ص٣٤٣ الهامش رقم1.

2- عن الإمام الرضاؑ:... من ترك التق
٣٧١/٢ ضمن ح٥ باب ٣٥، عنه البـ
ح١٦ باب ٨٧.
كفاية الأثر: ٢٧٠، عنه فرائد السـ
وانظر الهداية: ٥٣، إعلام الورى
٢٤ عن الكمال والكفاية والإعلام.

3- من سورة الحجرات ٤٩: الآية ١٣.

١ – في هـ: «حتّى يظهر» بدل «إلى أن يخرج».
٢ – «من» هـ.
٤ – «الإماميّة» ب، ج، هـ ٣. و كذا في هـ ١، و في

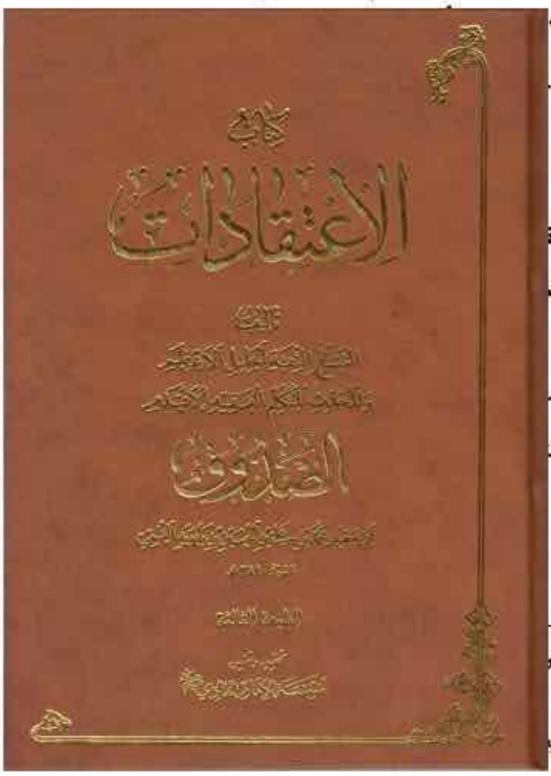

سنی مناظر: جن کے مذہب میں تقیہ ان کے بارہویں امام کے ظہور تک واجب ہو ان پر کیا اعتبار ؟ تو تقیہ کرکے اپنے نظریات چھپانے والوں پر کوئی اعتبار نہیں.

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب اس وقت دعوی کو دیکھا جاتا ہے آپ کو سمجھ نہیں آرہا تو ہم کیا کریں جب آپ اپنی کتابوں کے حوالے پیش کریں گے تو وہ ہمارے لیے حجت نہیں ہوں گے۔

> پتہ نہیں بخش حسین حیدری کو کس نے مناظر بنا دیا ہے! اپنا دعوی ہی دیکھ لیتے !! فدک کا ہبہ ہونا شیعہ کا دعوی ہے اور دلیل اہل سنت سے دی ہے!! اب شیعہ مناظر کی خواہش ہے کہ اس دلیل کا رد شیعہ کتب سے کیا جائے! یہ کیسے ممکن ہے ؟ مطلب روایت (دلیل) اہل سنت کتب سے ہو اور اس کا رد شیعہ کتب سے ہو!! واقعی جہالت کی کوئی حد نہیں ہوتی!!

شیعہ مناظر: یہ میسج کیسے فضول ہوا جب تاویل آپ نے کی ہے تو ثابت کریں
پھر لکھ دیتا ہوں جب تک جواب نہیں دیا جائے گا بات آگے نہیں بڑھے گی
معاویہ صاحب ! وہ کونسے عقائد تھے جنکی وجہ سے محدثین کسی راوی کو شیعہ کہتے تھے.
جن پر شیعت کی جرح هے انکے جرح کے اسباب پیش کرو متقدمین سے
یہ تو آپ کی تاویل ہے ۔متقدمین کے قول پیش کرو۔
شرائط میں لکھا ہے کہ جو تاویل پیش کی جائے گی اس کو اپنے متقدمین وشارحین کے قول سے ثابت کرنا ہوگا۔
معاویہ صاحب جب شیعہ پر جرح بھی نہیں بنتی اور ثقاہت میں کوئی مسئلہ نہیں تو کس بنا پر روایت کو مسترد کر رہے ہو ۔ دو بنیادی اصول ہیں ایک راوی کی جانچ پڑتال کے ایک اس کا مذہب دوسرا اس کی ثقاہت
معاویہ صاحب آپ خود بھی مان چکے ہیں کہ عطیہ پر ان دونوں میں سے کوئی اعتراض بھی نہیں بنتا
اور پھر آپ اس کو شیعہ بدعتی کہہ رہے ہو اس کی بھی کوئی دلیل آپ کے پاس نہیں ہے کوئی قول تو دکھائیں عطیہ بدعتی ہے ۔ اب واحد آپ کا جاہلانہ استدلال ہے کہ کیونکہ اس کی بات تمہارے مزہب کے خلاف جارہی ہے ۔ لہذا قبول نہیں کرو گے ۔

سیدھی طرح کہو ناں کہ یہ آپ کے گلے میں اٹک گئی ہے اور اس سے آپ کی طرف سے ہی ہبہ ثابت ہو رہا ہے اس لیے قبول نہیں کرو گے ورنہ آپ اپنے حاکم صاحب یعنی خلیفہ کو کیسے بچاؤ گے۔ نیا ڈرامہ شروع کر دیا ہے کہ ہمارے مذہب کے خلاف ہے اس لیے قبول نہیں کریں گے۔ اگر دلیل نہیں ہے تو وقت کیوں برباد کر رہے ہو مان لو کہ حدیث صحیح ہے ۔معاویہ صاحب اس وقت تک کوئی حوالہ پیش نہیں کرو گا جب تک مستند جواب نہیں دو گے۔

معاویہ صاحب وہ کونسے عقائد تھے جنکی وجہ سے محدثین کسی راوی کو شیعہ کہتے تھے.

جن پر شیعت کی جرح ھے انکے جرح کے اسباب پیش کرو متقدمین سے

یہ تو آپ کی تاویل ہے ۔متقدمین کے قول پیش کرو۔

سنی مناظر : بخش حسین صاحب آپ کی دلیل کے میں نے 3 جوابات دیے.

1- اس روایت میں دو راوی شیعہ ہیں اور شیعہ کی روایت اس کے مذہب کی تائید میں قبول نہیں.

2- روایت میں بیان کی گئی آیت مکی ہے اور باغ فدک مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، تو آیت پہلے کی ہے أقع فدک بعد میں آیا، تو اس آیت سے فدک دیا جانا مراد ہو ہی نہیں سکتا.

3- یہ روایت دوسری کئی سنی و شیعہ روایات اور علماء کے اقوالات کے خلاف ہے. اس پر میں 5 حوالاجات دے چکا ہوں.

دوسرے اور تیسرے جواب کا تو کوئی جواب نہیں آپ کے پاس۔

رہا پہلا جواب، تو اس کے رد میں آپ صرف یہ بہانے کررہے ہو کہ ان راویوں کو شیعہ ثابت کرو اور جب ان کی روایت صحیح بھی ہے کوئی جرح بھی نہیں تو قبول کیوں نہیں ؟

میں کتب اھل السنت اور شیعہ دونوں سے راویوں کا شیعہ ہونا ثابت کرچکا ہوں.

رہا یہ بہانا کہ جب جرح بھی نہیں اور ہے بھی ثقہ تو پھر کیوں قبول نہیں ؟

تو یہ جہالت آپ کے بڑے مناظر اور اصول جاننے کے دعوے دار بھی کرچکے ہیں.کتب اصول حدیث جس نے پڑھی ہے وہ جانتا ہے کہ ایک تقسیم تو صحیح، ضعیف وغیرہ والی محدثین نے لکھی ہے.

دوسری تقسیم ھے قبول و رد کی یا مقبول و مردود روایت کی.

تو جہاں مردود روایت کی بات لکھی ہے تو وہاں ایک وجہ روایت کے مردود ہونے کی **راوی کا مذہب** بھی لکھا ہے جہاں یہ اصول موجود ھے کہ

ثقہ بدعتی کی روایت قبول مگر وہ روایت جو اس کے مذہب کی تائید میں ہو وہ قبول نہیں

یہ جو کل میں نے الرعایۃ سے حوالہ بھیجا ھے یہ بحث اسی تقسیم میں ھے، اس صفحے سے چند صفحات پہلے یہی عنوان ھے

فی شروط القبول و الرد..

روایت کے مقبول اور مردود ہونے کے شرائط

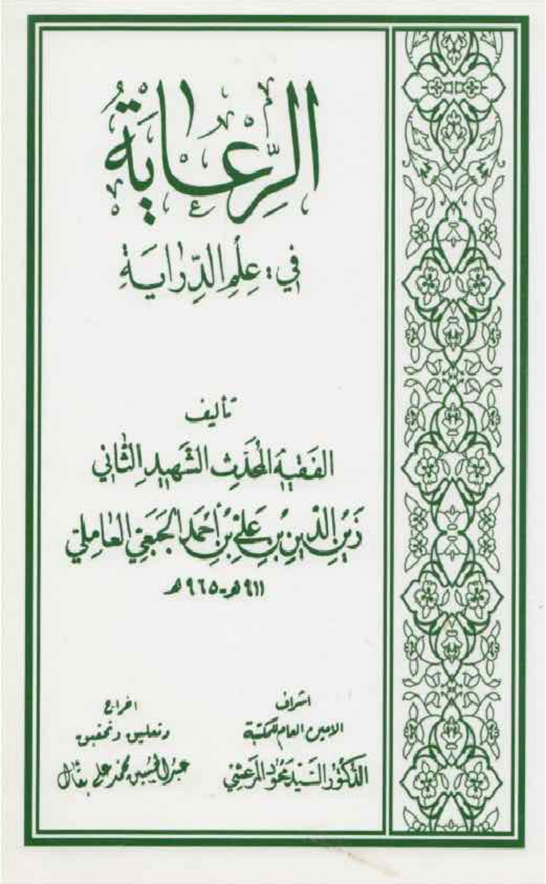

القِسمُ الثاني

في: شروط القَبول والرَّدّ ؛ وفيه: مسائلُ ثماني

المسألة الاولى

في: أوصاف الراوي

وفيها: أنظار

الأوّل

في: مايُشتَرَط فيه

وحديثُهُ حديثٌ عن:

اوّلاً: مُجمل الشروط

اِتَّفق: أئمة الحديث(١)، والاصول الفقهيّة؛ على اشتراط(٢):

[أ.] إسلام الراوي

حال روايته، وإن لم يكُن مُسلماً حالَ تحمُّلِهِ.

فلا تُقبل رواية الكافر، وإنْ عُلِمَ من دينه التحرّز عن الكذب؛ لوجوب التثبّت عندَ خبر الفاسق(٣)

(١) الّذي في النسخة الأساسية: ورقة ٤٣، لوحة ب؛ سطر ٤ ــ ٥: «وفي هذا الباب مسائل ثماني، الأولى: اِتّفق أئمةُ الحديث»، فقط؛ وكذا الرضويّة.
وفي الرضويّة: ورقة ٢٦، لوحة ب؛ سطر ١٦: «ثمان»، بدلاً من «ثماني»؛ و«اتّفقوا»، بدلاً من «اتّفق».

(٢) يُنظر: تقريب النواوي: ص ١٩٧، والباعث الحثيث: ص ٩٢، والخُلاصة في أصول الحديث: ص ٨٩، والكفاية: ٧٨، ومعالم الدين ــ طبعة ١٣٩١هـ ــ: ص ٤٢٦ ــ ٤٢٧، ومقدمة ابن الصلاح ومحاسن الإصطلاح: ٢١٨

(٣) إشارة إلى قوله تعالى: «يا أيّها الّذين آمنوا إن جاءكم فاسقٌ بنبأ فتبيّنوا أن تصيبوا قوماً بجهالة فتصبحوا على مافعلتم نادمين»؛ «سورة الحُجُرات، آية ٦».

١٨١

یہ صفحہ 181، اس کے سات صفحات بعد وہ حوالہ جو کل الرعایۃ کا میں نے بھیجا صفحہ 188 سے.

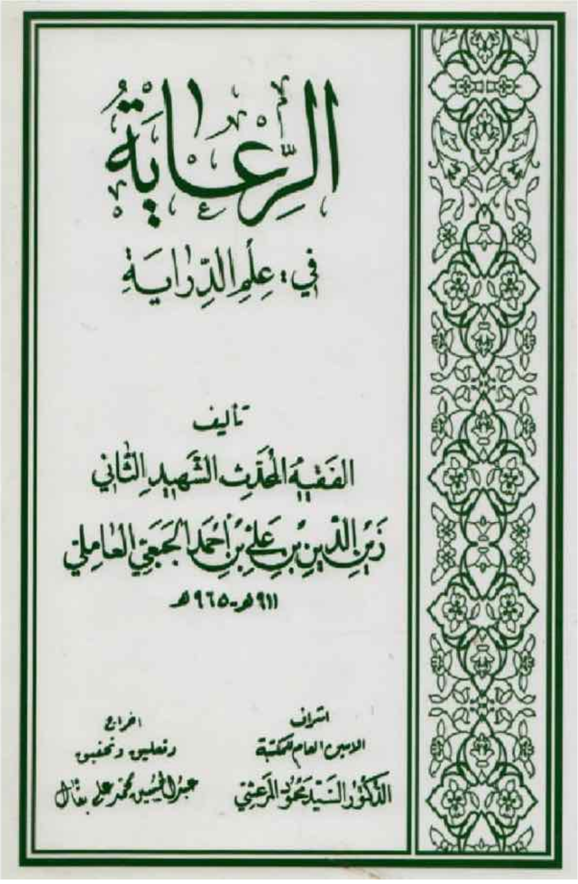

[ب.] ولا العدد

بناءً على اعتبار خبر الواحد.

وعلى عدم اعتباره، لايُعتبَر في المقبول منه، عدد خاصّ؛ بل، مايحصّل به العلم.

فالعدد؛ غير مُعتبَر في الجملة مُطلقاً.

الثالث

في: بقية الاعتبار(١)

وهل يُعتبَر مع ذالك امرٌ آخر؟ ومذهبٌ خاصّ؟

أم لايُعتبَر؟ فتُقبل رواية جميع فِرق المسلمين، وإن كانوا أهل بدعة.

أقوال:

أحدها: أنّه لا تُقبلُ روايةُ المبتدِع مُطلقاً لِفسقِهِ، وإن كان يتأوّل؛ كما استوى — في الكفر — المتأوّل وغيرُهُ.

والثاني: إنْ لم يستحلّ الكذبَ لِنُصرة مذهبه، قُبِلَ(٢)؛ وإنْ استحلّه كالخطابيّة، من غُلاة الشيعة، لم يُقبَل(٣).

والثالث: إن كان داعيةً لِمذهبِهِ لم يُقبَلْ؛ لأنّه مظنّةُ التُّهمة بترويج مذهبه(٤)؛ وإلاّ، قُبِلَ؛ وعليه أكثر الجمهور.

---

(١) هذا العنوان؛ ليس من النسخة الاساسية: ورقة ٤٥، لوحة ب، سطر ١٥؛ ولا الرضوية.

(٢) قال الحافظ الذهبي في الميزان: ج ١ ص ٤ — في ترجمة أبان بن تغلب الكوفيّ —: «شيعي جَلِد، لكنّه صدوق؛ فلنا صدقه، وعليه بدعته».

(٣) قال الشافعيّ: أقبلُ شهادةَ أهل الأهواء؛ إلاّ الخطابيّة من الرافضة، لأنّهم يرون الشهادة بالزور لموافقيهم.

وعقّبَ ابنُ كثيرٍ على ذالك بقولِهِ: «فلم يُفرّق الشافعي في هذا النصّ، بين الداعية وغيره؛ ثمّ ما الفرق في المعنى بينهما؟ وهذا البخاريّ، قد خرّجَ لِعمران بن حطّان الخارجيّ، مادحّ عبدالرّحمان بن مُلجَم — قاتل عليّ —؛ وهذا من أكبر الدعاة إلى البدعة، والله أعلم»؛ «يُنظر: الباعث الحثيث: ص ٩٩ — ١٠٠».

ويُنظر — بخصوص الخطابيّة — بالإضافة إلى ماذُكِر في هامش الباب الأوّل: ص ١٦٣؛ ينظر: اختيار معرفة الرجال — المعروف برجال الكَشّيّ —: ص ٢٩٠، ٣٢١، ٣٢٣، ٤٧٨ — ٤٨٢.

(٤) قال الشيخ المفيد: فروى الواقدي: عن هاشم بن عاصم، عن المنذر بن الجهم؛ قال: سألتُ عبدالله بن تغلبه: كيف كانت بيعة علي «عليه السلام»؟ قال: رأيت بيعةً رأسُها الأشتر يقول: مَن لم يُبايع ضربتُ عنقه...

١٨٨

یہی تقسیم کتب اصول اهل السنت میں بھی ہے.

جو تم کو پیچھے سے لقمے دے رہے ہیں ان کو کہونگا کہ نزهة النظر شرح النخبة الفجر پڑھ کر دیکھیں.

رسائل في دراية الحديث / ج ٢ ٤٠٨

الثامنة: لايشترط الحرّيّة؛ لرواية زيد و بلال و قنبر و غيرهم عن خلق كثير.

التاسعة: لايشترط الفقه و العربيّة، زائداً على ما يوجب الاحتراس عن اللحن، و «أعربوا كلامنا»[1] إمّا محمول عليه، أو على الندب و الاستحسان دون الإيجاب و الإلزام، و «ربّ حامل فقه»[2] يؤيّد ما ذكرنا آنفاً.

العاشرة: لايشترط البصر، فيصحّ رواية الأعمى ك: جابر بن عبدالله فيما روى بالمسجد بمحضر من الباقرؑ ببشارة النبيّﷺ به، و التسليم عليه، و إخبارٍ أنّ جابراً يلقاه، و تلقيبه بباقر الأوّلين و الآخرين.

الحادية عشر: لا عبرة بالعدد في المتواتر، فضلاً عن الآحاد.[3]

الثانية عشر: هل رواية أهل البِدَع تقبل، أم لا؟ الظاهر أنّهم إن رووا ما يؤيّد بدعتهم أو مع تجويز الكذب أو عدم توثّقهم، فلا تقبل، و إلّا فالقبول أوجهُ؛ إذ الاعتماد في ذلك كلّه على حصول الظنّ بصدوره عن المعصوم و عدم تصرّفهم فيه.

الثالثة عشر: اختلف كلمة الأصحاب ـ رضوان الله عليهم ـ في معنى العدالة المعتبرة في الراوي و القاضي و غيرهما إلى أقوال، و تحقيق أمرها يقتضي رسم مراحلَ.

المرحلة الأُولى:

ربّما يقال: إنّ العدالة هي ظهور الإسلام و عدم ظهور الفسق، و عُزي القول به إلى ابن الجنيد[4] و المفيد[5] و الشيخ في الخلاف[6]، و ظاهرِ المحكيّ عن المبسوط[7]، بل و ربّما

---

١. بحار الأنوار ٢: ١٥١، ح ٢٨؛ دراسات في علم الدراية: ٨٦.
٢. تذكرة الفقهاء ١: ٧؛ عوالي اللئالي ٤: ٦٦؛ الحدائق الناضرة ٩: ٣٥٩؛ المبسوط للسرخسي ١٦: ١٠٩؛ سبل السلام ٢: ٤٣؛ وسائل الشيعة ٢٧: ٨٩؛ بحار الأنوار ٧٧: ١٤٦، ح ٥٢؛ نهاية الدراية: ٥٨.
٣. لا يُعرف لقوله: «فضلاً عن الآحادها» مفهوم محصَّل.
٤. مختلف الشيعة ٨: ٤٨٣؛ ذخيرة المعاد: ٣٠٥؛ مستند الشيعة ١٨: ٦٤ و ٧٠ و ١٠٢ و ٢٨٠.
٥. المقنعة: ٧٣٠.
٦. الخلاف ٢: ٥٩١ و ٦: ٢٧١. و قد نسبه إليه في: الحدائق ١٠: ١٨؛ و الرياض ٢: ٣٩٠.
٧. المبسوط ٨: ١٠٤.

رسائل في دراية الحديث

١. المقنعة الأنيسة والمغنية النفيسة
٢. الفن الثاني من القواميس ٣. رسالة في علم الدراية
٤. الجوهرة العزيزة في شرح الوجيزة ٥. موجز المقال في نظم الوجيزة
٦. الوجيزة في علم دراية الحديث

الجزء الثاني

إعداد

أبو الفضل حافظيان البابلي

سنی مناظر: یہ دوسرا حوالہ شیعہ کتاب کا، وہی اصول ہے کہ اہل بدعت کی وہ روایت قبول نہیں جو اس کے مذہب کی تائید میں ہو. تو یہ مسلمہ اصول ھے شیعہ اور سنی لیکن آپ اور آپ کو لقمہ دینے والے اپنے مذہبی اصولوں سے ناواقف ہیں.

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب اگر آپ کے یہ اصول ہیں جرح کہ یعنی ضعف اور بدعتی ہونا امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ کے تلامیذ ہونا ہے تو پھر اس طرح تو امام ابو حنیفہ کا مذہب تو ملیا میٹ ہوگیا یعنی برباد ہوگیا کیونکہ بہت سے اہل سنت کے امام امام باقر علیہ السلام مدد امام جعفر صادق علیہ السلام کے شاگرد رہے ہیں ، وہ بھی بدعتی ہوے یہ اصول ان پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

غور فرمائیں!! سنی مناظر کی طرف سے عطیہ اور فضیل کو شیعہ کتب سے بھی شیعہ ثابت کیا گیا کیونکہ شیعہ محدثین نے دونوں راویوں کو امام باقر اور امام صادقؒ کے اصحاب میں شامل کیا ہے۔ کیا شیعہ محدثین نے سنی المذہب کسی راوی کو اپنے کسی امام

معصوم کا صحابی ڈکلیئر کیا ہے ؟ بظاہر یہ ممکن نہیں ہے جبتک راوی کے عقائد و نظریات شیعہ محدثین جانتے نہ ہوں وہ کسی راوی کو ائمہ معصومین کے اصحاب میں شامل نہیں کرسکتے ۔

شیعہ مناظر بخش حسین حیدری کا عوام کو ایک اور دھوکا

کیا شیعہ محدثین نے اپنی اسماء الرجال کتب میں اہل سنت کے اماموں کو ائمہ معصومین کے اصحاب میں ذکر کیا ہے ؟ اصل نکتہ تو یہ ثابت کرنا تھا!! اگر شیعہ مناظر اس تاویل سے عطیہ اور فضیل کو غیر شیعہ ثابت کرنا چاہتے ہیں تو انہیں بطور مثال کسی ایک اہل سنت امام کو اپنے امام معصوم کے اصحاب میں شامل کیا جانا ثابت کرنا تھا اور وہ بھی شیعہ اسماء الرجال کی کتب سے تاکہ یہ تسلیم کیا جائے کہ عطیہ اور فضیل واقعی شیعہ نہیں ہوسکتے کیونکہ دیگر غیر شیعہ بھی اصحاب ائمہ معصومین میں ذکر کئے گئے ہیں ۔ جبتک یہ ثابت نہ ہو ایسی تاویل شیعہ مناظر کی ذاتی رائے متصور کی جائے گی ۔

یاد رہے کہ شرائط مناظرہ میں خود شیعہ کی طرف سے یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ سنی مناظر ذاتی تاویل پیش نہیں کرے گا بلکہ اس کی تائید علمائے اہل سنت سے ضرور دکھائے گا ۔ جو اصول شیعہ کی طرف سے سنی مناظر پر لاگو کیا گیا وہی اصول شیعہ مناظر پر بھی عائد ہوتا ہے ۔

شیعہ مناظر: اگر آپ یہ نہیں بولنا یہ اصول ان کے لیے نہیں ہے اگر بولے تو پھر آپ نے جو سکین پیش کیے ہیں ان سے ثابت نہیں ہوتا اور عطیہ کا نام نہیں لکھا کہ وہ بدعتی ہے ۔

اصول تو تمام پر ہی لاگو ہوتے ہیں ۔ شیعہ مناظر کو پہلی فرصت میں شیعہ اسماء الرجال سے اسکین رکھ کر ثابت کرنا تھا کہ امام ابوحنیفہ کو بھی شیعہ محدثین اصحاب امام جعفر صادقؒ میں تسلیم کرتے ہیں ۔ مناظرے میں ذاتی تاویل قبول نہیں کی جاتی بلکہ ہر تاویل کی تائید بھی پیش کرنا ضروری ہوتا ہے ۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب آپ نے اب اعتراض شیعہ اور امام جعفر صادق کے اصحاب اور شاگرد پر کیا ہے اب دیکھتا ہوں کہ کیسے ابو حنیفہ صاحب کو بچاتے ہو۔

پہلے شیعہ مناظر ثابت تو کرے کہ امام ابوحنیفہؒ کو شیعہ محدثین نے اصحاب امام معصوم میں ذکر کیا ہے!! سنی مناظر تو جو کہہ رہے ہیں وہی ثابت بھی کر رہے ہیں۔ اب یہ تو ممکن نہیں کہ شیعہ مناظر کی تمام الٹی سیدھی تاویلات کا رد کیا جائے!!

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب لگتا ہے عقل گھاس چرنے گئی ہے آپ کی
علماء کے اختلاف کی کیا حیثیت ہے تواتر کے سامنے اب میں اس روایت کا تواتر ثابت کرتا ہوں۔ معاویہ صاحب آپ بار بار عطیہ کو بدعتی کہہ رہے ہیں جب کہ آپ کی کتاب مسند ابی حنیفہ میں من اجلا التابعین کا اقرار موجود ہے

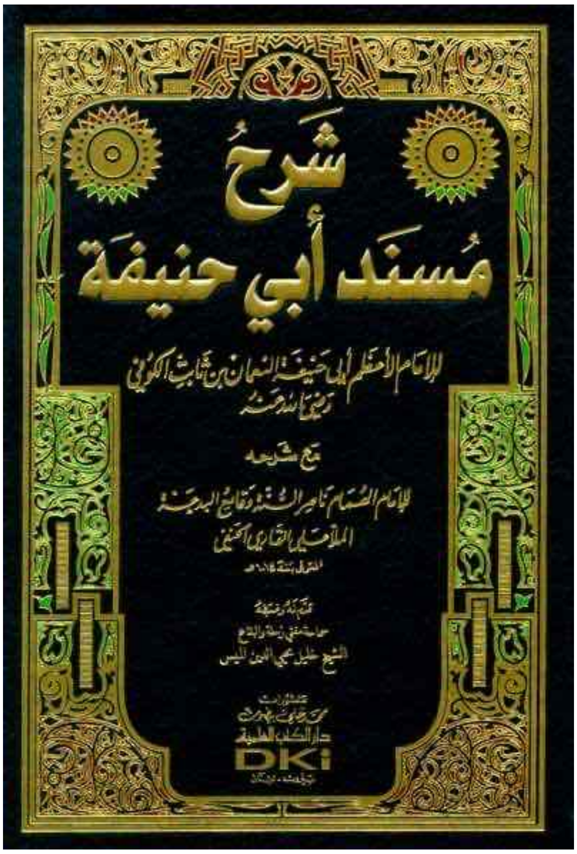

ذكر إسناده عن عطية بن سعد العوفي

فإن الربا قد يكون بالنسيئة

عن عطية ، عن أبي سعيد الخدري ، عن النبي ﷺ قال : الذهب بالذهب مثلاً بمثل والفضل ربا ، والفضة بالفضة وزنا بوزن ، والفضل ربا ، والتمر بالتمر مثلاً بمثل ، والفضل ربا ، والشعير بالشعير مثلاً بمثل ، والفضل ربا ، والملح بالملح مثلاً بمثل والفضلُ ربا .

ذكر إسناده عن عطية بن سعد العوفي

ذكر إسناده عن عطية بن سعد العوفي ، وهو من أجلاء التابعين .

فإن الربا قد يكون بالنسيئة

أبو حنيفة (عن عطية عن أبي سعيد الخدري ، عن النبي ﷺ قال : الذهب بالذهب) أي يباع أو يبدل (مثلاً بمثل) أي حال كون الأول شبيهاً بالثاني في الوزن دون الوصف من غير زيادة ، ولا نقصان (والفضل) من أحد الجانبين (ربا) ، أي نوعاً من الربا المحرم لا أنه محصور فيه ، فإن الربا قد يكون بالنسيئة (والفضة بالفضة وزناً بوزن ، والفضل ربا) ، ولا بد من زيادة قيد قبضهما في المجلس كما سيأتي في الحديث الآتي وفي معناهما كل موزون من النقود (والتمر بالتمر مثلاً بمثل) إما بالكيل، أو

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب اب ابوحنیفہ صاحب کو بھی بدعتی کہنا
اس نے عطیہ کو تابعین میں شمار کیا ہے آپ بدعتی کی رٹ لگا کر بیٹھے ہیں.

شیعہ مناظر کی طرف سے جہالت کے اوپر جہالت

اوپر کئی اسکینز سے یہ بات پایہ تکمیل تک پہنچادی گئی کہ تابعین اور تبع تابعین میں شیعہ راوی بھی شامل ہیں ، وہ ثقہ بھی ہیں، روایات بھی قبول کی جاتی ہیں۔ صحیحین میں ان کی روایات بھی موجود ہیں، لیکن اگر وہ راوی شیعیت کی تائید میں روایت بیان کریں تو مسترد کی جاتی ہے۔

فدک کا ہبہ ہونا ایک ایسا جھوٹ ہے جس کی حقیقت مختلف سنی و شیعہ صحیح روایات سے ظاہر ہوجاتی ہے۔ اس کے باوجود شیعہ مناظر کی سوئی ابھی تک ایک نکتہ پر اٹکی ہوئی ہے، اس سے آگے پیچھے موصوف کو کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتے!! وہ نکتہ یہ ہے کہ عطیہ تابعی اور ثقہ راوی ہے! اب اس کی ہر روایت مطلقاً قبول کرلی جائے ۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب اب میں آتا ہوں روایت کی طرف اور اس کا تواتر ثابت کرتا ہوں تاکہ آپ کی یہ ڈرامہ بازی اختتام پذیر ہو جو علماء کے قول کی لگائی ہوئی ہے آپ نے یہ جاہلانہ استدلال نہیں چلیں گے ۔

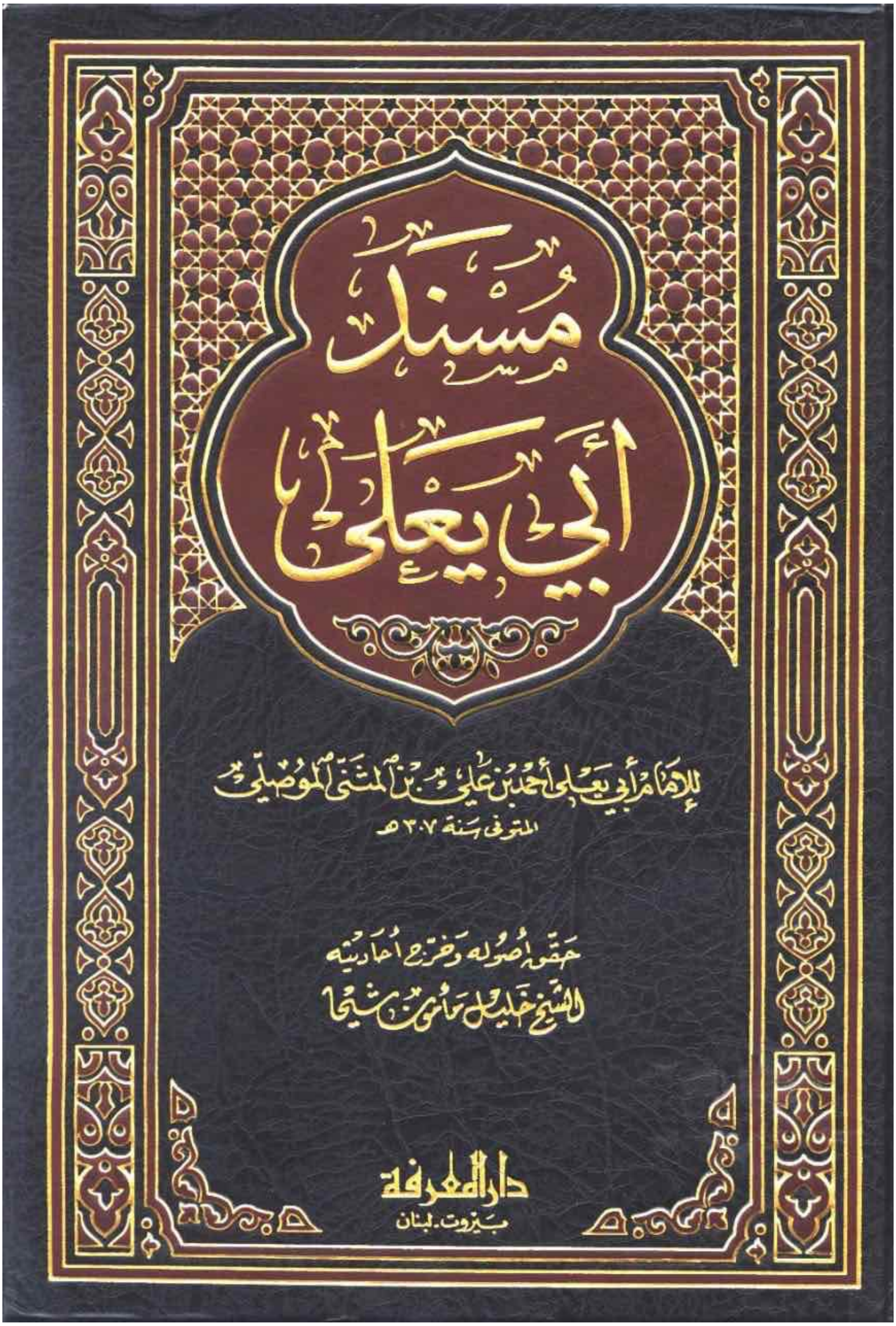
مسند
أبي يعلى
للإمام أبي يعلى أحمد بن علي بن المثنى الموصلي
المتوفى سنة ٣٠٧ هـ
حقق أصوله وخرج أحاديثه
الشيخ خليل مأمون شيحا
دار المعرفة
بيروت - لبنان

جاءَ صاحِبُهُ فَعَرَفَهُ، فقالَ لَهُ عَليٌّ: أَمَرَني رَسولُ اللهِ ﷺ بِأَكْلِهِ. فَانْطَلَقَ صاحِبُهُ إلىٰ رَسولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ كُلَّهُ، فَقالَ لِعَليّ: «رُدَّهُ عَلىٰ الرَّجُلِ». فَقالَ: قَدْ أَكَلْتُهُ. قالَ النبيُّ ﷺ: «إنْ جاءَنا شَيْءٌ أَدَّيْناهُ إِلَيْكَ».

1075/101 ـ حدّثنا عبد الله بن معاوية الجمحي، حدّثنا حماد بن سلمة، عن الحجاج، عن عطية العوفي، عن أبي سعيد الخدري، أَنَّ رَسولَ اللهِ ﷺ قالَ: «إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إلاَّ قَدْ أَنْذَرَ الدَّجالَ قَوْمَهُ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ، إِنَّهُ أَعْوَرُ ذُو حَدَقَةٍ جاحِظَةٍ، وَلا يَخْفَىٰ كَأَنَّها نُخاعَةٌ في جَنْبِ جدارٍ، وَعَيْنُهُ الْيُسْرَىٰ كَأَنَّها كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ، وَمَعَه مِثْلُ الجنَّةِ والنَّار، فَجَنَّتُهُ عَيْنٌ ذَاتُ دُخانٍ، ونارُه رَوْضَةٌ خَضْراءُ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلانِ يُنْذِرانِ أَهْلَ القُرَىٰ كُلَّما خَرَجَا مِنْ قَرْيَةٍ دَخَلَ أَوائِلُهُمْ، فَيُسَلَّطُ عَلىٰ رَجُلٍ لا يُسَلَّطُ عَلىٰ غَيرِهِ فَيَذْبَحُهُ، ثُمَّ يَضْرِبُهُ بِعصاهُ ثُمَّ يَقولُ: قُمْ فَيَقولُ لأَصْحابِهِ: كَيفَ تَرَوْنَ؟ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ فَيَشْهَدونَ لَهُ بالشِّرْكِ. فَيَقولُ الرَّجلُ المذْبوحُ: يا أَيُّها الناسُ، انَّ هٰذا المسيحُ الدَّجَّالُ الَّذي أَنْذَرَنا رَسولُ اللهِ ﷺ، فَيَعودُ أَيْضًا فَيَذْبَحُهُ، ثُمَّ يَضْرِبُهُ بِعصاهُ فَيَقولُ لَهُ: قُمْ، فَيَقولُ لأَصْحابِهِ: كَيفَ تَرَوْنَ، أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ فَيَشْهدونَ لَهُ بالشِّرْكِ، فَيَقولُ المذْبوحُ: يا أَيُّها النّاسُ، إِنَّ هٰذا المسيحُ الدجّالُ الَّذي أَنْذَرَنَا رَسولُ اللهِ ﷺ ما زادني هٰذا فيكَ إلا بَصيرَةً. وَيَعودُ فَيَذْبَحُهُ الثّالِثَةَ، فَيَضْرِبُهُ بِعَصاهُ، فَيقولُ: قُمْ، فَيَقولُ لأَصْحابِهِ: كَيفَ تَرَوْنَ، أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ فَيَشْهدونَ لَهُ بالشِّرْكِ، فيقول: يا أَيُّها النّاسُ، إِنَّ هٰذا المسيحُ الدجّال الَّذي أَنْذَرَنا رَسولُ اللهِ ﷺ ما زَادَني هٰذا فيكَ إلاَّ بَصيرَةً، ثُمَّ يَعودُ فَيَذْبَحُهُ الرَّابِعَةَ فَيَضْرِبُ الله عَلىٰ حَلْقِهِ بِصَفْحَةِ نُحاسٍ فَلا يَسْتَطيعُ ذَبْحَهُ» ـ قالَ أبو سعيد: فَوَاللهِ ما رَأَيْتُ النُّحاسَ إلاَّ يَوْمَئِذٍ ـ قال: «فَيَغْرِسُ النّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَيَزْرَعونَ». قالَ أبو سعيد: كُنّا نَرىٰ ذٰلك الرَّجُلَ عُمرَ بْنَ الخطّابِ لِما نَعْلَمُ مِنْ قُوَّتِهِ وَجَلَدِه.

1076/102 ـ قرأت علىٰ الحسين بن زيد الطحان هٰذا الحديث فقال: هو ما قرأت علىٰ سعيد بن خُثَيْم، عن فضيل، عن عطية، عن أبي سعيد قال: لَمّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿وَءَاتِ ذَا ٱلْقُرْبَىٰ حَقَّهُۥ ۝٢٦﴾ [الإسراء: ٢٦] دَعا النبيُّ ﷺ فاطِمَةَ وَأَعْطاها فَدَكَ.

1077/103 ـ حدّثنا وهب بن بقية، أخبرنا خالد، عن الجُرَيْرِيّ، عَنْ أبي نَضْرَة، عن أبي سعيد قال: اعْتَكَفَ رَسولُ اللهِ ﷺ العَشْرَ الأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَان يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ القَدْرِ، ثم أَمَرَ بالبِنَاءِ فَنُقِضَ، ثُمَّ بُيِّنَتْ لَهُ في العَشْرِ الأَواخِرِ. فَأَمَرَ بِهِ فَأُعيدَ. فَخَرَجَ إِلَيْنا فَقالَ: «إِنَّها بُيِّنَتْ لَيلَةُ القَدْرِ وَإِنّي خَرَجْتُ لأُبَيِّنَها لَكُمْ، فَتَلاحىٰ رَجُلانِ فَنُسِّيتُها فَالْتَمِسوها في التّاسِعَةِ، والسّابِعَةِ، والخامِسَةِ». قُلْتُ: يا أَبا سَعيد، إنكم أَعْلَمُ بِالعَدَدِ مِنّا، فَأَيُّ لَيْلَةٍ: التّاسِعَةُ والسّابِعَةُ والخامِسَةُ؟ فقال: أَجَلْ، وَنَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلكَ، إِذَا كانَتْ لَيْلَةُ إِحْدَىٰ وَعِشْرينَ، ثُمَّ دَعْ لَيْلَةً ثُمَّ الَّتي تَليها هِيَ الثّالِثَةُ، ثُمَّ دَعِ اللَّيْلَةَ، وَالَّتي تَليها الخامِسَةُ.

قال الجُرَيْرِيّ: فَحدّثني أبو العلاء، عن مُطرف، أنه سمع معاوية يقول: قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ:

فتح القدير

الجامع بين فني الرواية والدراية من علم التفسير

تأليف

محمد بن علي بن محمد الشوكاني

المتوفى بصنعاء ١٢٥٠هـ

حققه وخرج أحاديثه

الدكتور عبد الرحمن عميرة

وضع فهارسه وشارك في تخريج أحاديثه

لجنة التحقيق والبحث العلمي بدار الوفاء

وأقول : ليس فى السياق ما يفيد هذا التخصيص ، ولا دل على ذلك دليل . ومعنى النظم القرآنى واضح ، إن كان الخطاب مع كل من يصلح له من الأمة ؛ لأن معناه : أمر كل مكلف متمكن من صلة قرابته بأن يعطيهم حقهم وهو الصلة التى أمر الله بها . وإن كان الخطاب للنبى ﷺ فإن كان على وجه التعريض لأمته ، فالأمر فيه كالأول. وإن كان خطاباً له من دون تعريض ، فأمته أسوته ، فالأمر له ﷺ بإيتاء ذى القربى حقه، أمر لكل فرد من أفراد أمته. والظاهر : أن هذا الخطاب ليس خاصاً بالنبى ﷺ بدليل ما قبل هذه الآية ، وهى قوله : ﴿ وقضى ربك ألا تعبدوا إلا إياه ﴾ [الإسراء : ٢٣] وما بعدها ، وهى قوله: ﴿ **ولا تبذر تبذيرا إن المبذرين كانوا إخوان الشياطين** ﴾ . وفى معنى هذه الآية الدالة على وجوب صلة الرحم أحاديث كثيرة .

وأخرج أحمد ، والحاكم وصححه عن أنس ؛ أن رجلاً قال : يا رسول الله ، إنى ذو مال كثير ، وذو أهل وولد وحاضرة . فأخبرنى كيف أنفق وكيف أصنع ؟ قال : « تخرج الزكاة المفروضة ، فإنها طهرة تطهرك ، وتصل أقاربك ، وتعرف حق السائل والجار والمسكين»، فقال : يا رسول الله ، أقلل لى . قال : « فآت ذا القربى حقه والمسكين وابن السبيل ولا تبذر تبذيرا » . قال : حسبى يا رسول الله [(١)] . وأخرج البزار وأبو يعلى وابن أبى حاتم وابن مردويه عن أبى سعيد الخدرى قال : لما نزلت هذه الآية : ﴿ **وآت ذا القربى حقه** ﴾ دعا رسول الله ﷺ فاطمة فأعطاها فدك [(٢)] . وأخرج ابن مردويه عن ابن عباس قال : لما نزلت: ﴿ **وآت ذا القربى حقه** ﴾ أقطع رسول الله ﷺ فاطمة فدك . قال ابن كثير بعد أن ساق حديث أبى سعيد هذا ما لفظه : وهذا الحديث مشكل لو صح إسناده . لأن الآية مكية . وفدك إنما فتحت مع خيبر سنة سبع من الهجرة ، فكيف يلتئم هذا مع هذا ؟ انتهى[(٣)] .

وأخرج الفريابى وسعيد بن منصور وابن أبى شيبة ، والبخارى فى الأدب ، وابن جرير وابن المنذر وابن أبى حاتم والطبرانى ، والحاكم وصححه ، والبيهقى فى الشعب عن ابن مسعود فى قوله : ﴿ **ولا تبذر تبذيرا** ﴾ قال : التبذير : إنفاق المال فى غير حقه . وأخرج ابن جرير عنه قال : كنا ـ أصحاب محمد ـ نتحدث أن التبذير : النفقة فى غير حقه . وأخرج سعيد بن منصور ، والبخارى فى الأدب ، وابن جرير وابن المنذر ، والبيهقى فى الشعب عن ابن عباس فى قوله : ﴿ **إن المبذرين** ﴾ قال : هم الذين ينفقون المال فى غير حقه . وأخرج

---

(١) أحمد ٣/ ١٣٦ وصححه الحاكم ٢/ ٣٦١ على شرط الشيخين ووافقه الذهبى .

(٢) أبو يعلى (١٠٧٥ ، ١٤٠٩) وإسناده ضعيف لضعف عطية ، وقال الهيثمى فى المجمع ٧/ ٥٢ : « رواه الطبرانى وفيه عطية العوفى ، وهو ضعيف متروك » .

والفدك بالتحريك : هى قرية بالحجاز بينها وبين المدينة يومان ، أفاءها الله على رسوله ﷺ صلحاً فى سنة سبع . فصالح النبى ﷺ أهلها على النصف من ثمارهم وأموالهم ، فأجابهم فى ذلك .

(٣) ابن كثير ٤/ ٣٠٢ وقال : « فهذا إذاً منكر ، والأشبه أنه من وضع الرافضة ، والله أعلم » .

شیعہ مناظر: یہاں پر شرائط کے مطابق یہ سکین لگا سکتا تھا معاویہ صاحب اب آپ کی یہ ڈرامہ بازی ختم ہے یہ روایت تواتر سے ثابت ہے۔
اب علماء کے اختلاف کی کیا حیثیت تواتر کے سامنے
معاویہ صاحب آپ کو سمجھ نہیں آیا ہوگا کیسے چلو وضاحت کرتا ہوں
جب آپ ہم سے مناظرہ کرتے ہیں تحریف قرآن پر یہ ہی کہتے ہیں نہ یہ تواتر سے ثابت ہے اور علماء کا اختلاف قابل قبول نہیں ہوگا
اب مجھے ہنسی آرہی معاویہ صاحب کی جہالت پر 😅😅
کیا کہو یہ ہی کہہ سکتا ہوں
نہ خنجر اٹھے تم سے نہ تلوار اٹھے گی
یہ بازو ہمارے ازمائے ہوئے ہیں
اگر اجازت دیں تو بقایا بھی حوالے لگا کر تواتر ثابت کر دوں۔
معاویہ صاحب آپ ابھی تک عطیہ کو بدعتی ثابت نہیں کر سکے بقایا میرے سوال کا جواب دیں، وہ کونسے عقائد تھے جنکی وجہ سے محدثین کسی راوی کو شیعہ کہتے تھے. جن پر شیعت کی جرح ہے انکے جرح کے اسباب پیش کرو متقدمین سے
یہ تو آپ کی تاویل ہے ۔متقدمین کے قول پیش کرو
عطیہ کے نام کے ساتھ کہ وہ بدعتی تھا
ملا علی قاری غلطی سے ابو حنیفہ لکھا گیا معذرت چاہتا ہوں بعد میں ٹیکس کیا

> شیعہ مناظر کو دعوی میں موجود فدک کے ہبہ کرنے کے متعلق اور اپنی پہلی دلیل کی تائید میں مزید ایسی روایات پیش کرنی تھیں جس میں عطیہ اور فضیل جیسے شیعہ راوی نہ ہوں اور صحیح روایت بھی ہو جو کسی اصول سے رد کرنا اہل سنت کے لئے ممکن بھی نہ ہو۔ لیکن واقعہ چونکہ جھوٹا ہے اس لئے ایسی کوئی مضبوط روایت شیعہ قیامت تک تلاش نہیں کر سکتے!!

سنی مناظر: بخش حسین صاحب اب آپ ٹائم پاس کررہے ہیں اور کچھ نہیں
اہل علم سمجھ چکے ہیں کہ اب آپ کے پاس علم کچھ نہیں بچا.

1- عطیہ عوفی پر میں نے کوئی جرح ہی نہیں کی اور جناب ان کو امام ابو حنیفہ رح کا استاد ثابت کرنے میں لگ گئے. میں آپ ہی کے مولوی کی لکھی ہوئی کتاب خطبہ فدک سے ثابت کرچکا تھا کہ شیعت جرح نہیں، لیکن پھر بھی آپ وہی راگ الاپ رہے ہیں کہ جرح کردی وغیرہ

2- ابو یعلی کا وہی حوالہ اٹھا کر دوبارہ بھیج دیا اور فتح القدیر سے بھی وہی بات بھیج دی جس میں عطیہ اور فضیل جیسے شیعہ راوی ہیں.

کوئی نئی بات نہیں ہے آپ کے پاس بس وہی جمع کردہ اسکینز ہیں آپ کے پاس جو بغیر وجہ کے بھیج کر ٹائم پاس کررہے ہو۔ آپ میرے دلائل کا رد کریں. ان کی طرف تو آپ جا ہی نہیں رهے. میرے دلائل کا قرضہ آپ پر بڑھتا جا رہا ہے. آپ کی ہر بات کا جواب میں نے دلائل سے دیا هے لیکن آپ مقروض ہوتے جا رہے ہیں۔ اب ہنسنا ہی بچا ہے آپ کے پاس. جن کے پاس دلائل نہیں وہ اپنی ذلت پر ہنسنے کے سوائے اور کر ہی کیا سکتے ہیں۔

تواتر کی تعریف تو پیش کریں ذرا بسم اللہ کرکے ؟.

جس نے آپ کو یہ لقمہ دیا ہے اس سے پوچھیں یہ سوال ؟

شیعہ مناظر نے تواتر کی تعریف بھی پیش نہیں کی۔ جسے ثابت کرنے پر اچھل کود کر رہے تھے ، اس کی وضاحت تک نہ کرسکے !!

و عن الحسن بن محمد بن سماعة قوي ، و عن ابي القاسم جعفر بن محمد بن قولويه صحيح ، و كذا عن موسى بن القاسم بن معاوية بن وهب ، و كذا عن يونس بن عبدالرحمان ، و كذا عن علي بن مهزيار ، و كذا عن علي ابن جعفر ، و كذا عن الفضل بن شاذان ، و كذا عن ابي عبدالله الحسين بن سفيان البزوفري ، و كذا عن ابي طالب الانباري .

و طريق الشيخ ابي جعفر محمد بن بابويه في كتاب من لا يحضره الفقيه الى عمار الساباطي قوي ، فيه احمد بن الحسن بن فضال و هو فاسد المذهب ثقة ، وكذا عمرو بن سعيد ، و اما مصدق بن صدقة فانه فاسد المذهب فطحي لكنه ثقة عالم .

و الى علي بن جعفر صحيح ، و كذا عن اسحاق بن عمار ، الا ان في اسحاق قولاً ، و عن جابر بن يزيد الجعفي ضعيف ، و عن كردويه الهمداني صحيح ، و كذا عن سعد بن عبدالله بن ابي خلف ، و كذا عن هشام بن سالم الجواليقي ، و كذا عن عمر بن يزيد ، و كذا عن زرارة بن
اعين، و كذا عن حريز بن عبدالله ، و ك
عبدالرحمان بن ابي عبدالله ، و كذا عن
و عن سماعة بن مهران حسن، و ع
فاسد المذهب الا انه ثقة ، و عن عبدا
علي الحلبي صحيح ، و كذا عن عبدالل
حكيم ، و كذا عن ابراهيم بن ابي محمو
و عن محمد بن النعمان حسن، و ك
عبيد الله بن علي الحلبي صحيح ، و ك
القاضي ، و كذا عن عبدالرحمان بن ابي
حمران، و كذا عن جميل بن دراج، و ك
احمد بن محمد بن ابي نصر البزنطي.

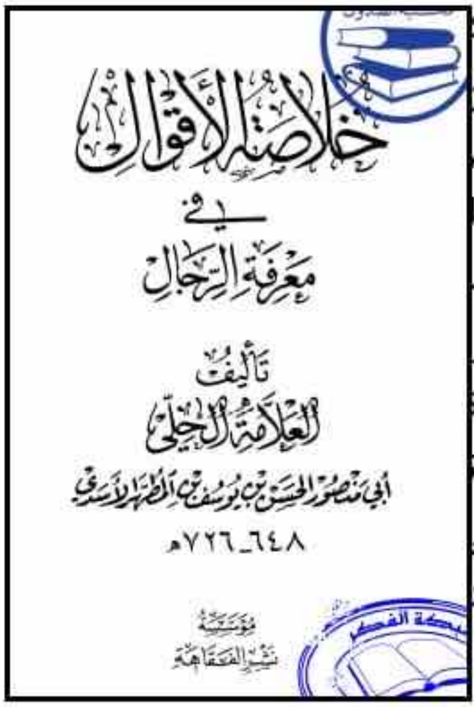

الخبر الواحد باعتبار أحوال رواته، الصحيح ١٣١

عائذ الأحمسي.. وإلى خالد بن نجيح.. وإلى عبدالأعلى مولى آل سام.. صحيح، مع أنّ الثلاثة الأُول لم ينصّ عليهم بتوثيق ولا غيره، والرابع لم يوّثقه وإن ذكره في القسم الأوّل[١].

وكذلك نقلوا الإجماع على تصحيح ما يصحّ عن أبان بن عثمان مع كونه فطحيّاً، وهذا كلّه خارج عن تعريف الصحيح الذي ذكروه.

ثمّ في هذا الصحيح ما يفيد فائدة الصحيح المشهور كصحيح ابان، ومنه ما يراد منه وصف الصحّة دون فائدتها، كالسالم طريقه مع لحوق الإرسال به أو القطع أو الضعف أو الجهالة بمن اتّصل به الصحيح، فينبغي التدبّر لذلك، فقد زلّت[٢] فيه أقدام أقوام. انتهى.

وأقول: حقّ التعبير في الصحيح إلى شخص أن يقال: الصحيح إلى فلان.. دون أن يضاف إليه الصحيح، فيقال: صحيح فلان.. وإلّا كان تجوّزاً وخروجاً عن الاصطلاح كما يأتي توضيحه إن شاء الله تعالى.

وأما تسمية الصحيح إلى من كان من أصحاب الإجماع صحيحاً مضافاً إلى ذلك

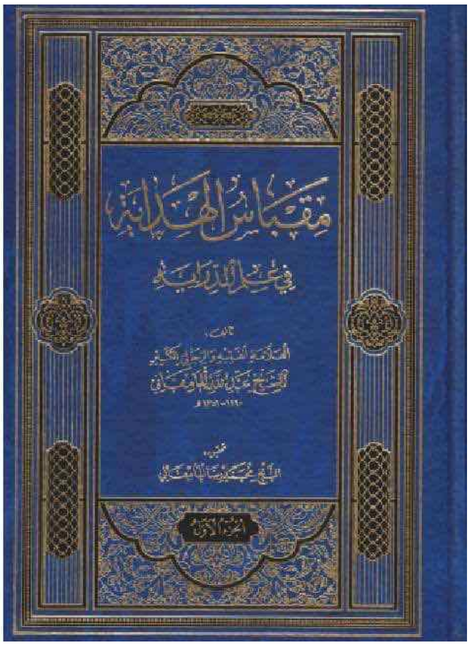

سنی مناظر: لیں جناب میں نے آپ کے ہی علماء سے ثابت کیا ہے کہ

اہل تشیع کے ہاں راوی فاسد المذہب ہے اور ثقہ اور ان کی روایت صحیح بھی ہے
1- إبان بن عثمان فطحیہ ھے لیکن اس کی روایت کے صحیح ہونے ہر اجماع
2 - احمد بن الحسن بن فضال، عمرو بن سعید دونوں فاسد المذہب اور ثقہ

اب دوبارہ مت کہنا کہ عطیہ پر جرح کردی. کچھ پڑھ کر پھر میرے سامنے آنا، دوسروں کے آسرے یہی حال ہوگا تمہارا.

سنی مناظر نے اہل تشیع کے راویوں کی مثال پیش کی جو ایک ہی وقت میں ثقہ بھی ہیں اور فاسد المذہب بھی!! یہی بات عطیہ اور فضیل کے لئے سنی مناظر بار بار ثابت کرتے رہے لیکن شیعہ مناظر کو آخر تک سمجھ نہیں آئی یا قسم کھا کے بیٹھے تھے کہ ہرگز نہیں سمجھنا!!

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب یہ لقمہ مجھے آپ کے عالم نے ہی دیا ہے

بقایا ہمارا مناظرہ تواتر کی تعریف پر نہیں چل رہا اگر اس پر بھی کرنا ہو تو حاضر ہوں پھر آپ کو بتاو گا تواتر کی اقسام کتنی ہے اور ان اقسام کی تعریف کیا اور تواتر کے لغوی معنی کیا یہ سب بتاو گا فلحال آتا ہوں اصل مقصد کی طرف۔

غور فرمائیں!! شیعہ مناظر تواتر کی تعریف بیان کرنے سے کس طرح بھاگ رہے ہیں!! جبکہ خود مناظرے کے اصل نکتے سے ہٹ کر بار بار یہ سوال پوچھتے رہے کہ وہ کونسے عقائد تھے جن کی وجہ سے محدثین کسی راوی کو شیعہ کہتے تھے؟؟

کیا مناظرہ راویوں کے عقائد پر ہو رہا تھا؟؟

دوران مناظرہ اس قسم کی وضاحتیں کوئی بھی فریق پوچھنے کا حق رکھتا ہے اور دوسرا فریق ان کے جوابات دینے کا پابند ہوتا ہے۔

سنی مناظر نے عطیہ اور فضیل کا شیعہ ہونا اور پھر اس روایت کا جھوٹا ہونا دوسرے قرائن سے واضح کردیا اور ساتھ میں شیعہ راوی کی فدک ہبہ کرنے والی روایت شیعہ عقیدے کی تائید کی وجہ سے رد کردی۔

شیعہ مناظر نہ تو اپنی دلیل کا دفاع کرسکے اور نہ ہی سنی مناظر کے دلائل پر گفتگو کر سکے!! اور یہ ممکن بھی نہیں تھا کیونکہ سچ کبھی بھی چھپ نہیں سکتا اور حق ہمیشہ غالب ہی رہتا ہے۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب لگتا ہے آپ ادب کے تقاضے ہی بھول چکے ہیں جبکہ ہم نے آپ کو تم تمھارا کہہ کر مخاطب نہیں کیا اب وارننگ دیتا ہوں ایسی زبان استمال مت کرنا معاویہ صاحب ہم نے اس لیے حوالے سینڈ نہیں کیے پھر آپ بولتے کہ شرائط توڑ دی۔ چلیں اب آپ کی خواہش پوری کر دیتا ہوں تواتر والی

اور اہل سنت کا اصول ہے کہ جس راوی سے تین روایت نقل ہوجائے اور وہ روایت صحیح ہو تو اس کی روایت قابل قبول ہے چاہیے راوی ضعیف بھی ہو لیکن یہ راوی ثقہ ہیں.

راوی اگر ثقہ ہو تو اس کی تین تو کیا ایک روایت بھی قابل قبول ہوتی ہے جبتک کوئی اور اصول اس کے آڑے نہ آئے۔ اہل سنت کے ہاں روایات پر ایمان یا اعتقاد رکھنے کے بہت سے شرائط ہیں کچھ مندرجہ ذیل ہیں :

1- روایت کی سند صحیح ہو.

2- روایت کی دلالت مکمل طور سے اس کے معنی و مقصود پر دلالت کرتی ہو ۔
3- جو روایت نقل ہوئی ہے اس کا کوئی معارض نہ ہو ۔
4- راوی اگر شیعہ ہو تو روایت شیعیت کی تائید میں نہ ہو۔
5- روایت کا مضمون ایسا ہو کہ اس مسئلہ میں خبر واحد سے تمسک کیا جا سکتا ہو اور اس مضمون پر اعتقاد بھی کیا جا سکتا ہو ۔

اگر غور کیا جائے تو شیعہ مناظر کی پہلی دلیل میں فدک ہبہ کرنے کا واقعہ تین اصولوں کی وجہ سے قابل قبول نہیں۔

1- فدک ہبہ کرنے کا واقعہ دوسری صحیح روایات سے معارض ہے ۔
2- فدک ہبہ کرنے کا واقعہ دو شیعہ راویوں سے مروی ہے، اور شیعیت کی تائید میں ہے ۔
3- اس مضمون پر اعتقاد کرنے سے نبی کریم ﷺ ، حضرت ابوبکر صدیقؓ اور صحابہ کرام کی شان مجروح ہوتی ہے ۔

- سات ھجری میں مسلمان اتنے طاقتور اور مالی طور پر مستحکم نہیں تھے کہ نبی کریم اسلامی ضروریات پوری کرنے کے بجائے اتنی بڑی جاگیر یھودیوں سے لےکر اپنی پیاری بیٹی سیدہ فاطمہؓکو تحفہ میں عطا فرمادیں۔
- حضرت ابوبکر صدیقؓ اور صحابہ کرام کی طرف سے نبی کریم کی عطا کردہ جاگیر پر قبضہ کرنا اور سیدہ فاطمہؓسے چھین لینا نہ صرف ان کا دنیاوی مال و دولت کا لالچی ہونا بلکہ دین سے نکل جانا ثابت کرتا ہے ۔ معاذاللہ ثم معاذ اللہ

شیعہ مناظر اس اصول پر بھی کوئی جواب نہیں دے سکے جو نہ صرف اہل سنت بلکہ اہل تشیع کے ہاں بھی رائج ہے اور چاہے ثقہ راوی کیوں نہ ہو ، اس اصول سے صحیح السند روایت کو بھی دونوں مسالک مسترد ہی کرتے ہیں۔ ایک متفق علیہ اصول پر شیعہ مناظر کی ٹال مٹول سے اس کی منافقت یا خیانت صاف آشکار ہوگئی۔

الدر المنثور في التفسير بالمأثور

لجلال الدين السيوطي

(٨٤٩هـ - ٩١١هـ)

تحقيق

الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

بالتعاون مع

مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية

الدكتور عبد السند حسن يمامة

الجزء التاسع

(١) وأخرج ابنُ مَرْدُويَه عن ابنِ عباسٍ قال: لما نزَلت: ﴿وَءَاتِ ذَا ٱلْقُرْبَىٰ حَقَّهُۥ﴾ أقطع رسولُ اللَّهِ ﷺ فاطمةَ فَدَكَ(٢)(١).

وأخرَج ابنُ مَرْدُويه عن ابنِ عباسٍ قال: أمَر رسولَ اللَّهِ ﷺ مَن يُعْطِي وكيف يُعْطِي وبمَن يَبدأُ، فأنزَل اللَّهُ: ﴿وَءَاتِ ذَا ٱلْقُرْبَىٰ حَقَّهُۥ وَٱلْمِسْكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ﴾ فأمَره اللَّهُ أن يَبدأَ بذى القُرْبَى، ثم بالمِسكينِ وابنِ السبيلِ مِن(٣) بعدِهم، وقال: ﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا﴾. يقولُ اللَّهُ عزَّ وجلَّ: ولا تُعْطِ مالَك كلَّه فتَقْعُدَ بغيرِ شيءٍ. ثم قال: ﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ﴾ فتَمْنَعَ ما عندَك، فلا تُعْطِيَ أحدًا، ﴿وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ ٱلْبَسْطِ﴾. فنهاه أن يُعطيَ إلا ما بيَّنَ له، وقال له: ﴿وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ﴾. يقولُ: تُمْسِكُ عن عَطائِهم، ﴿فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا﴾. يعنى قولًا معروفًا؛ لعله أن يكونَ، عسى أن يكونَ.

وأخرَج أحمدُ، والحاكمُ وصحَّحه، عن أنسٍ، أن رجلًا قال: يا رسولَ اللَّهِ، إنى ذو مالٍ كثيرٍ، وذو أهلٍ وولدٍ وحاضِرةٍ، فأخبِرْنى كيف أُنْفِقُ وكيف أصنعُ؟ قال: «تُخْرِجُ الزكاةَ المفروضةَ، فإنها طُهْرَةٌ تُطَهِّرُك، وتَصِلُ أقرِباءَك(٤)، وتعرِفُ حقَّ السائلِ والجارِ و(٥) المسكينِ». فقال: يا رسولَ اللَّهِ، أَقْلِلْ لى؟ قال: «فآتِ ذا القُربى حقَّه والمسكينَ وابنَ السبيلِ ولا تبذرْ تبذيرًا». قال: حَسْبِى

(١ - ١) سقط من: ر٢، ح ٢.
(٢) فى ص، ف١، ف٢، ح١، م: «فدكًا».
(٣) فى ر٢، ح٢، م: «ومن».
(٤) فى الأصل، ر٢، ح٢، م: «أقاربك».
(٥) سقط من: ص، م.

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب یہ پہلی روایت جو ابن عباس سے ہے جو تواتر سے ثابت ہیں جب کہ شرائط میں طے شدہ ہے کہ تین سکین پیش کرنے ہیں تو بقایا میں کوشش کروں گا لکھ کر سینڈ کروں۔

أبو يعلى الموصلي - مسند أبي يعلى - ومن مسند أبي سعيد الخدري
((مسند أبي يعلى الموصلي (3/ 81،
1037 - قرأت على الحسين بن يزيد الطحان هذا الحديث فقال : هو ما قرأت على سعيد بن خثيم ، عن فضيل ، عن عطية ، عن أبي سعيد قال : « لما نزلت هذه الآية (وآت ذا القربى حقه (1)) دعا النبي ﷺ فاطمة وأعطاها فدك »

معاویہ صاحب مسند ابویعلی موصلی کی روایت یہ لیں سکین اس لیے پیش نہیں کررہا شرائط نہ ٹوٹ جائیں

یہ روایت ابو سعید الخذری

حدثني أبو الحسن الفارسي ، قال : حدثنا : الحسين بن مُحَّد الماسرجسي ، قال - 473
: حدثنا : جعفر بن سهل ببغداد ، قال : حدثنا : المنذر بن مُحَّد القابوسي ، قال : حدثنا :
أبي ، قال : حدثنا : عمي ، عن أبيه ، عن أبان بن تغلب ، عن جعفر بن مُحَّد ، عن أبيه ،
عن علي بن الحسين ، عن أبيه ، عن علي ، قال : لما نزلت : وآت ذا القربى حقه ، دعا
رسول الله فاطمة (ع) فأعطاها فدكا.
معاویہ صاحب یہ تیسری روایت لیں

یہ روایت امام علی علیہ السلام سے ہے
معاویہ صاحب یہ لیں

: حدثنا : عثمان بن مُحَّد الالثلغ ، قال : حدثنا : جعفر بن مسلم ، قال
: حدثنا : يحيى بن الحسن ، قال : حدثنا : أبان بن أبان بن تغلب ، عن أبي مريم الأنصاري ،
عن أبان بن تغلب ، عن جعفر بن مُحَّد ، قال : لما نزلت هذه الآية : وآت ذا القربى حقه ،
دعا رسول الله (ص) فاطمة فأعطاها فدك ، قال أبان بن تغلب : قلت لجعفر بن مُحَّد من
رسول الله أعطاها ، قال : بل من الله أعطاها

معاویہ صاحب یہ چوتھی روایت لیں

شركة طبع الكتب العربية

كتاب

فتوح البلدان

تأليف

﴿ احمد بن يحيى بن جابر البغدادى الشهير بالبلاذرى ﴾

(الطبعة الاولى)

﴿ بالقاهرة المعزية ﴾

(طبع بمطبعة الموسوعات بشارع باب الخلق بمصر سنة ١٣١٩ هـ وسنة ١٩٠١ م)

وحدثنا عبد الله بن ميمون المكتب قال أخبرنا الفضيل بن عياض عن مالك بن جعونه عن أبيه قال قالت فاطمة لابى بكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جعل لى فدك فاعطنى اياها وشهد لها علىّ بن أبى طالب فسألها شاهداً آخر فشهدت لها أم أيمن فقال قد علمت يابنت رسول الله انه لاتجوز الا شهادة رجلين أو رجل وامرأتين فانصرفت * وحدثني روح الكرابيسى قال حدثنا زيد بن الحباب قال أخبرنا خالد بن طهمان عن رجل حسبه روح جعفر بن محمد ان فاطمة رضى الله عنها قالت لابى بكر الصديق رضى الله عنه اعطنى فدك فقد جعلها رسول الله صلى الله عليه وسلم لى فسألها البينة فجاءت بأم أيمن ورباح مولى النبى صلى الله عليه وسلم فشهدا لها بذلك فقال ان هذا الامر لاتجوز فيه الا شهادة رجل وامرأتين

حدثنا بن عائشة التيمى قال حدثنا حماد بن سلمة عن محمد بن السائب الكلبى عن أبى صالح باذام عن أم هانئ ان فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم أتت أبا بكر الصديق رضى الله عنه فقالت له من يرثك اذا مت قال ولدى وأهلى قالت فما بالك ورثت رسول الله صلى الله عليه وسلم دوننا فقال يابنت رسول الله والله ماورثت أباك ذهباً ولا فضة ولا كذا ولا كذا فقالت سهمنا بخيبر وصدقتنا فدك فقال يابنت رسول الله سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما هى طعمة اطعمنيها الله حياتى فاذا مت فهى بين المسلمين

حدثنا عثمان بن أبى شيبة قال حدثنا جرير بن عبد الحميد عن مغيرة ان عمر بن عبد العزيز جمع بنى أمية فقال ان فدك كانت للنبى صلى الله عليه وسلم فكان ينفق منها ويأكل ويعود على فقراء بني هاشم ويزوج أيمهم وان

معاویہ صاحب یہ روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہیں

الطبري قال في تفسيره جامع البيان [٨: ٦٧]: بعد ما أورد أقوال أهل التأويل المختلفة في تفاسيرهم، قوله تعالي: (وآتِ ذَا القُرْبِي حَقّهُ): وقال آخرون: بل عني به قرابة رسول الله (صلي الله عليه وآله وسلم) ذكر من قال ذلك: حدّثني محمّد بن عمارة الأسدي، قال: حدثنا إسماعيل بن أبان قال: حدثنا الصباح بن يحيي المزني، عن السدّي عن أبي الديلم، قال: قال عليّ بن الحسين (عليهما السلام) لرجل من أهل الشام: «أقرأ ت القرآن ؟ » قال: نعم، قال: «أفما قرأت في بني

إسرائيل (وَآتِ ذا القُربي حَقَهُ) »؟ قال: وإنّكم للقرابة التي أمر الله جلّ ثناؤه أن يؤتي حقّه؟ قال: نعم.

یہ لیں معاویہ صاحب امام زین العابدین سے روایت

اب یہ ثابت ہوا کہ یہ تواتر سے ثابت ہیں

اب علماء کے اختلاف کی کیا حیثیت تواتر کے سامنے

اب علماء کے اختلاف کی کیا حیثیت تواتر کے سامنے
معاویہ صاحب

اب آتا ہوں ابن حزم کے قول کی طرف ☟

المحلى بالآثار

تصنيف

الإمام الجليل المحدث الفقيه الأصولي

أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسي

تحقيق

الدكتور عبد الغفار سليمان البنداري

الجزء الأول

التوحيد ، مسائل من الأصول ، الطهارة ،

التيمم ، الحيض والاستحاضة ، الفطرة ،

الآنية .

منشورات

محمد علي بيضون

لنشر كتب السنة والجماعة

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

٢٤٠ ـ مسألة: وكذلك من كان في سفر أو حضر وهو صحيح أو مريض فلم يجد إلا ماء يخاف على نفسه منه الموت أو المرض؛ ولا يقدر على تسخينه إلا حتى يخرج الوقت؛ فإنه يتيمم ويصلي؛ لأنه لا يجد ماء يقدر على التطهر به.

٢٤١ ـ مسألة: وليس على من لا ماء معه أن يشتريه للوضوء ولا للغسل، لا بما قل ولا بما كثر، فإن اشتراه لم يجزه الوضوء به ولا الغسل وفرضه التيمم، وله أن يشتريه للشرب إن لم يعطه بلا ثمن، وأن يطلبه للوضوء فذلك له وليس ذلك عليه فإن وهب له توضأ به ولا بد؛ ولا يجزيه غير ذلك.

برهان ذلك نهي رسول الله ﷺ عن بيع الماء. وروينا من طريق مسلم: حدثنا أحمد بن عثمان النوفلي ثنا أبو عاصم الضحاك بن مخلد ثنا ابن جريج أخبرني زياد بن سعد أخبرني هلال بن أسامة أن أبا سلمة بن عبد الرحمن بن عوف أخبره أنه سمع أبا هريرة يقول: قال رسول الله ﷺ «**لا يباع فضل الماء ليباع به الكلأ**». حدثنا حمام ثنا عيسى بن أصبغ ثنا محمد بن عبد الملك بن أيمن ثنا أحمد بن زهير بن حرب ثنا أبي عن سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار أخبره أبو المنهال أن إياس بن عبد قال لرجل: لا تبع الماء، فإن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الماء

ومن طريق ابن أبي شيبة: ثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن أبي المنهال عن إياس بن عبدالمزني ـ ورأى ناساً يبيعون الماء ـ فقال «لا تبيعوا الماء؛ فإني سمعت رسول الله ﷺ نهى أن يباع».

ومن طريق ابن أبي شيبة: حدثنا يزيد بن هارون ثنا أبو إسحاق عن محمد بن عبد الرحمن عن أمه عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة أم المؤمنين قالت «نهى رسول الله ﷺ أن تمنع نقع البئر يعني فضل الماء» هكذا في الحديث تفسيره. ورويناه أيضاً مسنداً من طريق جابر، فهؤلاء أربعة من الصحابة، فهو نقل تواتر لا تحل مخالفته.

قال علي: وقد تقصيت الكلام في هذا في مسألة المنع من بيع الماء في كتاب البيوع من ديواننا هذا. والحمد لله.

قال أبو محمد: فإذ نهى رسول الله ﷺ عن بيعه فبيعه حرام؛ وإذ هو كذلك فأخذه بالبيع أخذ بالباطل، وإذ هو مأخوذ بالباطل فهو غير متملك له؛ وإذ هو غير

على صبه عنده في إنائه على سبيل الإجارة فقط ـ وكذلك من كان معاشه من الماء فالواجب عليه أن يعامل أيضاً على صبه أو جلبه كذلك فقط.

ومن ملك بئراً بحفر فهو أحق بمائها ما دام محتاجاً إليه، فإن فضل عنه ما لا يحتاج إليه لم يحل له منعه عمن يحتاج إليه، وكذلك فضل النهر، والساقية ولا فرق.

برهان ذلك ـ: ما روينا من طريق مسلم نا أحمد بن عثمان النوفلي نا أبو عاصم الضحاك بن مخلد نا ابن جريج: أخبرني زياد بن سعد: أخبرني هلال بن أسامة أن أبا سلمة بن عبد الرحمن أخبره أنه سمع أبا هريرة يقول « قال رسول الله ﷺ **لا يباع فضل الماء ليباع به الكلأ** »(١).

وحدثنا حمام نا عباس بن أصبغ نا محمد بن عبد الملك بن أيمن نا أحمد بن زهير بن حرب نا أبي عن سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار أخبره أبو المنهال أن إياس ابن عبد المزني قال لرجل: لا تبع الماء فإن رسول الله ﷺ **نهى عن بيع الماء** »(٢).

ومن طريق ابن أبي شيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن أبي المنهال قال: سمعت إياس بن عبد المزني ـ ورأى أناساً يبيعون الماء ـ فقال: لا تبيعوا الماء، فإني سمعت رسول الله ﷺ **ينهى أن يباع الماء**.

ومن طريق ابن أبي شيبة نا يزيد بن هارون أنا ابن أسحاق عن محمد بن عبد الرحمن عن أمه عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة أم المؤمنين قالت: نهى رسول الله ﷺ أن يمنع نقع البئر(٣) ـ يعني فضل الماء ـ هكذا في الحديث تفسيره.

ورويناه أيضاً مسنداً من طريق جابر.

فهؤلاء أربعة من الصحابة رضي الله عنهم، فهو نقل تواتر، ولا تحل مخالفته.

(١) سبق تخريجه وانظر الفهارس.

(٢) سبق تخريجه.

(٣) جاء لفظ «لا يمنع نقع بئر» عند مالك في الموطأ (٥٢٥ تجريد) والبيهقي (٦/ ١٥٢) وابن ماجة (٢٤٧٩) وفيه زيادة من أوله (لا يمنع فضل الماء)، أحمد في مسنده (٦/ ١١٢، ٢٥٢) بلفظ «نقع ماء».

یہ جلد نمبر 7 کا صفحہ ہے اس پر بھی ابن حزم نے قول کو نقل کیا ہے ۔

پس یہ چیز چار اصحاب سے منقول ہے اس وجہ سے اس سے مخالفت جائز نہیں ہے ۔
معاویہ صاحب ابن حزم کا قول بھی دیکھ لیں ۔

جناب معاویہ صاحب آپ نے دو روز سے صرف ایک ہی رٹ لگا رکھی ھے کہ عطیہ شیعہ ہے اور فضیل شیعہ ہے.
جناب ایسے چالبازیوں سے کام نہیں چلے گا آپ کیا سمجھ رہے ہیں کہ صرف اتنی سے دو نمبری سے آپ دلائل میں وزن پیدا کر لیں گے. نہیں جناب آپ کا یہ چالبازیوں کا دور پرانا ہو گیا ہے.

دو دن سے میں سوال کر رہا ہوں کہ آپ کے محدثین کس بنیاد پر کسی راوی کو شیعہ قرار دیتے ہیں. جناب نے جواب میں کہا کہ انکے عقائد کی بناء پر تو حضور کن عقائد کی بناء پر اصل سوال ہی یہ ہے جس کا آپ جواب نہیں دے رهے کیونکہ اس کا جواب دینے سے آپکے غبارے کی ساری ہوا نکل جائے گی.

جی جناب وہ کونسے عقائد ہیں جن کی وجہ سے ابوحنیفہ کے استاد جیسے کبار تابعین کو شیعہ قرار دیا گیا. اس کا جواب آپکو میزان الاعتدال سے ابان بن تغلب کے ترجمہ میں ملے گا.

ذہبی لکھتے ہیں کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں ایک بدعت ہے کہ تشیع میں غلو اختیار کرنا یا ایسا تشیع جس میں غلو اور تحریف نا ہو اور یہ چیز بہت سے تابعین اور تبع تابعین میں پائی جاتی تھی حالانکہ وہ دین دار پرہیزگار اور سچے تھے لہذا اگر انکی روایت کو محض اس وجہ سے رد کر دیا جائے تو بہت سی احادیث رخصت ہوجائیں گی اور یہ بڑا نقصان ھے (یعنی انکی روایات مردود نہیں مقبول ہیں)
جناب نے بات کی کہ روایت کا صحیح ضعیف ہونا الگ جرح ہے اور مقبول و مردود ہونا الگ جرح ہے.

تو یہ لیں جناب ذہبی کے بقول صرف تشیع تو کیا تشیع میں غلو بھی اگر تابعین و تبع تابعین میں ہو تو انکی روایت مقبول ھے مردود نہیں۔

اب آتے ہیں اس بات پر کہ محدثین تابعین و تبع تابعین کو شیعہ,غالی شیعہ اور رافضی کیوں قرار دیتے تھے

ابان بن تغلب کے ہی ترجمہ میں ذہبی لکھتے ہیں **اسلاف کے زمانہ میں عموما غالی شیعہ اس شخص کو کہتے تھے جو طلحہ زبیر عثمان معاویہ یا ان شخصیات کے بارے کلام کرتا تھا جو علی ع سے جنگ کر چکے تھے یا علی ع پر تنقید کرتے تھے۔**

لیں جناب یہ وہ وجہ ھے جس کی بناء پر محدثین اکابر تابعین و تبع تابعین کو شیعہ اور غالی شیعہ کہتے تھے.

جناب نے چال چلی ھے کہ عطیہ شیعہ ھے جس کی وجہ سے روایت قابل قبول نہیں جبکہ ذہبی کہتے ھیں شیعوں اور غالی شیعوں کی روایات قابل قبول ھیں مسترد نہیں کی جا سکتیں.

اس پر قدری ہونے کا الزام ہے۔ اسی لئے لوگ اس سے دور بھاگتے تھے" (مذہبی داستانیں حصہ اول ص ۹۳)

یہ ترجمہ غلط ہے اور صحیح ترجمہ یہ ہے کہ اس پر قدری ہونے کا الزام ہے اور وہ اس (الزام) سے لوگوں میں سب سے زیادہ دور تھے، محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ابن اسحاق کے بارے میں فرمایا: اگر وہ مشہور لوگوں سے روایت کریں جن سے انھوں نے سُنا ہے تو حسن الحدیث صدوق ہیں۔ الخ (الکامل لابن عدی ج ۶ ص ۲۱۲۰ و تاریخ بغداد للخطیب ج ۱ ص ۲۲۷ وسندہ صحیح)

رہا مجہولین سے احادیثِ باطلہ بیان کرنا تو ان میں جرح مجہولین پر ہے۔ دیکھئے عیون الاثر لابن سید الناس (ج ۱ ص ۱۴)

معلوم ہوا کہ درج بالا عبارت میں کاندھلوی نے امام ابن نمیر پر جھوٹ بولا ہے اور عربیت میں اپنی جہالت کا ثبوت بھی پیش کر دیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کاندھلوی صاحب کی اپنی ذات مشکوک ہے اور پُرانے ضعیف و متروک راویوں کی طرح وہ بذاتِ خود ضعیف و متروک شخصیت ہیں۔

(۲) ہمارے علم کے مطابق کسی ایک محدث نے بھی عبدالرزاق کو رافضی نہیں کہا، رہا مسئلہ معمولی تشیع کا تو یہ موثق عند الجمہور راوی کے بارے میں چنداں مضر نہیں ہے۔ خود کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں: "گو شیعہ ہونا بے اعتباری کی دلیل نہیں" (مذہبی داستانیں ج ۱ ص ۲۶۳)

دوسرے یہ کہ تشیع سے عبدالرزاق کا رجوع بھی ثابت ہے جیسا کہ اسی مضمون میں باحوالہ گزر چکا ہے۔

(۳) عبدالرزاق پر کذاب والی جرح کسی محدث سے ثابت نہیں ہے اور اگر ثابت بھی ہو تو امام احمد، امام ابن معین اور امام بخاری وغیرہم کی توثیق کے مقابلے میں مردود ہے۔

(۴) یہ شرائط کاندھلوی صاحب کی خود ساختہ ہیں۔

(۵) جو راوی ثقہ و صدوق ہو تو اس پر شیعہ وغیرہ کی جرح کر کے اس کی روایات کو ناقابلِ قبول سمجھنا غلط ہے۔ شیخ عبدالرحمٰن بن یحییٰ المعلمی الیمانی رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ وہ سچا راوی جس پر بدعتی ہونے کا الزام ہے، کی روایت قابلِ قبول ہوتی ہے، چاہے وہ اس کی بدعت کی تقویت میں ہو یا نہ ہو بشرطیکہ بدعت مکفرہ نہ ہو۔

دیکھئے التنکیل بما فی تأنیب الکوثری من الاباطیل (ج ۱ ص ۴۲ تا ۵۲)

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب یہ کل سکین لگایا تھا جس کو آپ نے دیکھنا تک گوارہ نہیں کیا اور اپنی تاویلات پیش کرنا شروع کر دی
جو راوی ثقہ اور صدوق ہو اس پر شیعہ وغیرہ کی جرح کر کے اس کی روایات کو ناقابل قبول سمجھنا غلط بات ہے ۔

آپکے شیخ عبدالرحمن بن یحیی الیمانی نے التنکیل میں پورا باب لکھا ھے جس میں ثابت کیا ھے کہ **بدعتی راوی کی روایت مطلقا قبول ھے چاہے اسکی بدعت کی تائید میں ھو یا نا ھو بشرطیکہ بدعت مکفرہ نا ھو.**

سنی مناظر: اس ٹرن میں سات حوالے دیے ہیں جناب نے جو شرائط کی صریح خلاف ورزی اور بخش حسین کی بوکھلاہٹ کا کھلا ثبوت ہے کہ اب یہ لایعنی اور یہاں وہاں کی باتیں بھیج کر، بات کو الجھانے کی کوشش کرکے اصل بات سے رخ ہٹانا چاہ رہا ہے.
یہ چالیں تمھارے بڑے مناظر خیر طلب نے بھی چلیں لیکن میرے سامنے نہیں چل سکیں اور نہ تمھاری چلیں گی ۔

الدر منثور کا جو اسکین پیش کیا ہے اس کا حوالہ بے سند ہے ۔ سند لاؤ اور توثیق کرو

اس حوالے کی سند اور توثیق شیعہ مناظر پیش نہیں کرسکے!

یہ حوالہ پہلے بھی اردو ترجمے کے ساتھ میں بھیج چکے ہو جس پر میں نے سند کی توثیق کا سوال کیا تھا جو اب تک نہیں پیش کرسکے ۔

اس کی سند و توثیق بھی شیعہ مناظر نے پیش نہیں کی ۔

اتنا بوکھلا گئے ہو تم اور تم کو لقمے دینے والے کہ کتاب کا نام بھی نہیں لکھا بس کاپی پیسٹ کرنے والے مناظر بن گئے.
یہ تو تمھارا حال ہے.

حوالے میں إبان بن تغلب کٹر شیعہ ہے ۔

ابان کٹر شیعہ موجود.
ان شیعوں کی روایات اٹھا کر تواتر ثابت کرنے چلے ہو!
اس میں فدک ھبہ کا کوئی ذکر نہیں، بس ذا القربی سے مراد نبی کریم ﷺ کے رشتہ داروں کو حق دینے کا ذکر ھے.
یہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ رشتہ داروں کو حق دینا چاہیے. فدک کا ہبہ کہاں ھے اس میں؟

علماء کا اختلاف کیا صحیح روایات ہبہ کے خلاف ہے.

1- ایک تو میں سیر اعلام النبلاء سے پیش کرچکا ہوں عمر بن عبدالعزیز رح والا کہ سیدہ فاطمہ رض کو نبی کریم ﷺ نے فدک دینے سے منع کیا.

2- دوسرا یہ کہ جو بخاری کی روایت فدک کے مطالبے کی تم پیش کرتے ہو اس میں بھی کہیں فدک ہبہ کیے جانے کا ذکر ہی نہیں.

تو یہ دو واضح روایات اس ہبہ والی روایت کے خلاف.
خیر طلب سے چوری کردہ حوالے.
اب تم اس پر علمی دھلائی سے اپنی خیر مناؤ اب.

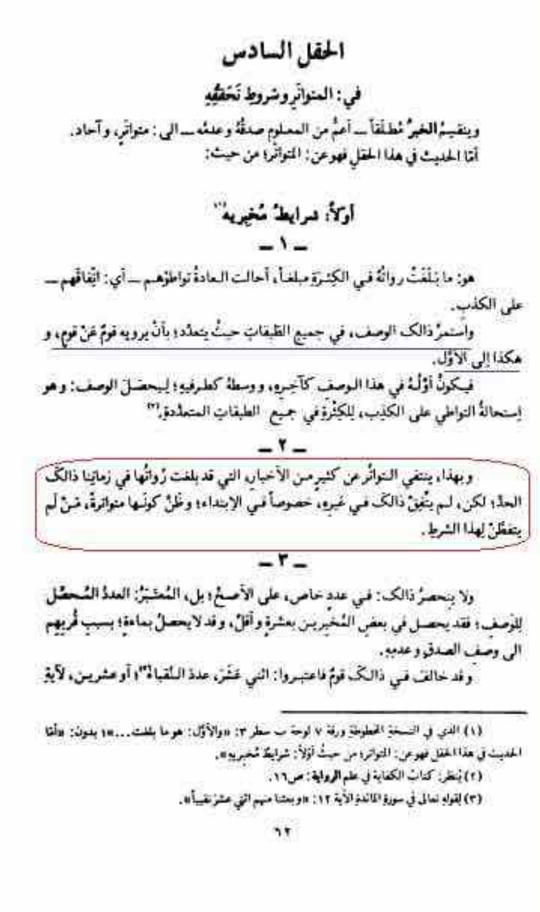

الحقل السادس

في: المتواتر وشروط تحققه

وينقسم الخبر مطلقاً ـ أعمّ من المعلوم صدقه وعدمه ـ الى: متواتر، وآحاد.
أمّا الحديث في هذا الحقل فهو عن: المتواتر؛ من حيث:

أولاً: ضرابط مُخبريه(1)

ـ ١ ـ

هو: ما بلغت رواته في الكثرة مبلغاً، أحالت العادة تواطؤهم ـ أي: اتفاقهم ـ على الكذب.

واستمرّ ذالك الوصف، في جميع الطبقات حيث يتعدّد؛ بأن يرويه قوم عن قوم، و هكذا إلى الأوّل.

فيكون أوّله في هذا الوصف كآخره، ووسطه كطرفيه؛ ليحصل الوصف: وهو إستحالة التواطي على الكذب، للكثرة في جميع الطبقات المتعدّدة(2)

ـ ٢ ـ

وبهذا، ينتفي التواتر عن كثير من الأخبار، التي قد بلغت رواتها في زماننا ذالك الحدّ؛ لكن، لم يتّفق ذالك في غيره، خصوصاً في الإبتداء؛ وظنّ كونها متواترة، من لم يتفطّن لهذا الشرط.

ـ ٣ ـ

ولا ينحصر ذالك: في عدد خاص، على الأصحّ؛ بل، المُعتبَر: العدد المُحصّل للوصف؛ فقد يحصل في بعض المُخبِرين بعشرة وأقلّ، وقد لا يحصل بمائة؛ بسبب قُربهم الى وصف الصدق وعدمه.

وقد خالف في ذالك قوم فاعتبروا: اثني عشر، عدة النقباء(3)؛ أو عشرين، لآية

(١) الذي في النسخة المخطوطة ورقة ٧ لوحة ب سطر ٣: «والأوّل: هو ما بلغت...» بدون: «أمّا الحديث في هذا الحقل فهو عن: المتواتر؛ من حيث أوّلاً: ضرابط مُخبريه».

(٢) يُنظر: كتاب الكفاية في علم الرواية: ص١٦.

(٣) لقوله تعالى في سورة المائدة الآية ١٢: «وبعثنا منهم اثني عشر نقيباً».

٦٢

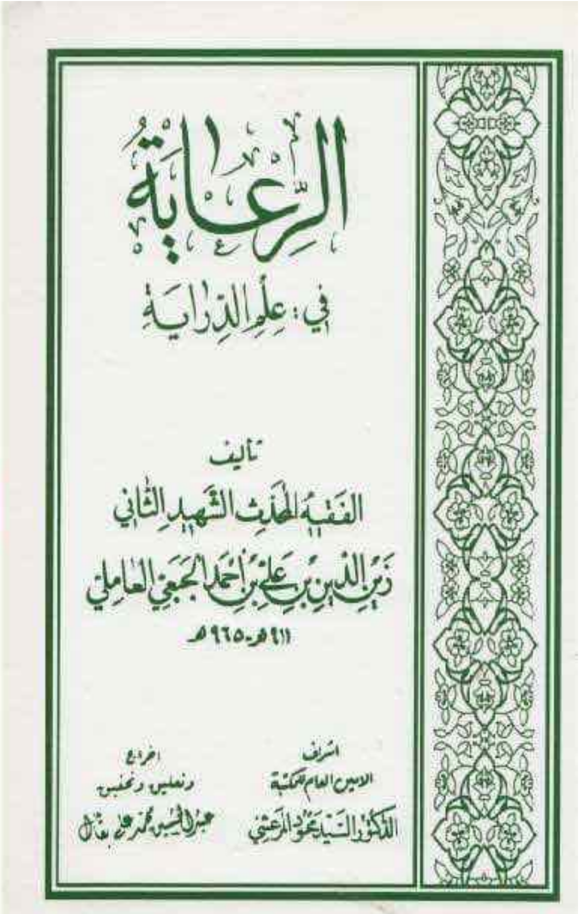

یہ لو جناب تواتر کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ روایت ہر طبقے میں زیادہ تعداد سے روایت کی گئی ہو یعنی ہر دور میں اس کو روایت کرنے والے زیادہ ہوں کہ ان کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو.

اب بتاؤ کہ تم ہبہ والی جو روایت پیش کررہے ہو، وہ پہلے طبقے یعنی صحابہ، تابعین، تبع تابعین، اور ان کے شاگردوں کے طبقے یعنی ہر طبقے میں کتنی متواتر تھی؟

اپنی تحقیق کی ندیاں بہاؤ اب

شیعہ مناظر نے پہلی دلیل کا دفاع اور تواتر کی رٹ لگانے کے باوجود فدک ہبہ کرنا تواتر سے ثابت نہ کیا بلکہ سنی مناظر کے اس جواب کے بعد تواتر کہنے سے ہی توبہ کرلی!!

سنی مناظر: اس روایت پر یہ بھی ثابت کرو کہ اس روایت جس پر تواتر کا دعویٰ کیا ہے علامہ ابن حزم نے، کیا اس کے خلاف کوئی اور صحیح روایت بھی ہے کہ نہیں؟ اگر ہے تو پیش کرو ؟

اگر نہیں تو پھر یہ حوالے تمہارے فائدہ میں نہیں، کیونکہ ہبہ والی تمہاری روایت کے خلاف دو صحیح روایات ہیں۔

دوسرا ایک فالتو میسج بھیجا۔ جس کا میسج کاپی کرکے بھیجا ہے اس کو پہلے یہ تو بتاؤ کہ علی معاویہ بھی یہی کہتا ہے کہ کسی کا مذھب بیان کرنا جرح نہیں البتہ یہ اصول شیعہ اور سنی کتب سے مسلمہ ھے کہ

بدعتی کی روایت اس کی تائید میں قبول نہیں کی جاتی.

بس اتنی سی بات تم لوگوں کی عقل میں نہیں بیٹھ رہی
اھل السنت محدثین کچھ بھی کہیں تم کو کیا فائدہ؟ میں تو تمہاری کتب سے عطیہ اور فضیل کو پکا شیعہ ثابت کرچکا ہوں دونوں راویوں کو تمہارے محدثین اصحاب باقر رح اور اصحاب جعفر صادق رح میں شمار کرچکے ہیں.
ان کا جواب تو ہے نہیں تمہارے پاس اور اپنی کہانیاں سنائے جا رہے ہو.

المستصفى

من علم الأصول

تصنيف

الإمام أبو حامد محمد بن محمد الغزالي

(٤٥٠ - ٥٠٥هـ)

دراسة وتحقيق

الدكتور حمزة بن زهير حافظ

أستاذ أصول الفقه المساعد

الجامعة الاسلامية - كلية الشريعة

المدينة المنورة

الباب الثاني
في
شروط التواتر

وهي أربعة:

الأول: أن يخبروا عن علم، لا عن ظن.

فإن أهل بغداد لو أخبروا عن طائر أنهم ظنوه حماماً، أو عن شخص أنهم ظنوه زيداً، لم يحصل لنا العلم بكونه حماماً، وبكونه زيداً.

وليس هذا معللاً بأن(١) حال المخبر لا تزيد على حال المخبر، لأنه كان في قدرة الله - تعالى - أن يخلق لنا العلم بخبرهم، وإن كان عن ظن. ولكن العادة غير مطردة بذلك.

الشرط الثاني: أن يكون علمهم ضرورياً، مستنداً إلى محسوس.

إذ لو أخبرنا أهل بغداد عن حدوث العالم، وعن صدق بعض الأنبياء، لم يحصل لنا العلم.

وهذا - أيضاً - معلوم بالعادة، وإلا فقد كان في قدرة الله - تعالى - أن يجعل ذلك سبباً للعلم في حقنا.

الشرط الثالث: أن يستوي طرفاه وواسطته في هذه الصفات،

١- م: بل.

وفي كمال العدد.

فإذا نقل الخلف عن السلف، وتوالت الأعصار، ولم تكن الشروط قائمة في كل(١) عصر، لم يحصل العلم بصدقهم، لأن خبر أهل كل عصر، خبر مستقل بنفسه، فلابد فيه من الشروط.

ولأجل ذلك لم يحصل لنا العلم بصدق اليهود مع كثرتهم في نقلهم عن موسى - صلوات الله عليه - تكذيب كل ناسخ لشريعته.

ولا بصدق الشيعة(٢) والعباسية(٣) والبكرية(٤) في نقل النص على إمامة علي أو العباس أو أبي بكر - رضي الله عنهم -، وإن كثر

١ـ نهاية ٧٠/ب من د.

٢ـ الشيعة: فرقة خرجت على ما عليه أجمعت أمة الإسلام، وزعموا حب سيدنا علي بن أبي طالب وأنه أحق بالإمامة، وإنما قيل لهم "شيعة" لأنهم شايعوا علياً ـ رضي الله عنه ـ ويقدمونه على سائر أصحاب رسول الله ﷺ، وهم فرق متعددة، ومنهم غلاة كفار. فراجع في ذلك مقالات الإسلاميين للأشعري ٦٥/١، والفرق بين الفرق ص٢٢ وما بعدها، والفصل لابن حزم ١٥٦/٤.

٣ـ لم أجد من تكلم عن هذه الطائفة، ولكني وجدت في كتاب "خلافة أبي بكر الصديق" لحسن عبد الله سلامة ص٣٧: قال: قالت طائفة: تختص الولاية بولد العباس. وهو قول أبي مسلم الخرساني وأتباعه اهـ.

٤ـ في تاريخ الخلفاء، للسيوطي ص٦٤ ـ نقلا عن ابن عساكر ـ أن عمر بن عبد العزيز أرسل إلى الحسن البصري يسأله هل كان رسول الله ﷺ استخلف أبا بكر، فقال الحسن: أو في شك هو، لا أبا لك، والله الذي لا إله إلا هو لقد استخلفه ولهو كان أعلم بالله وأشد مخافة من أن يموت عليها لو لم يؤمره.

عدد الناقلين في هذه الأعصار القريبة، لأن بعض هذا وضعه الآحاد - أولاً - ثم أفشوه، ثم كثر الناقلون في عصره وبعده، [والشرط إنما حصل] (١) في بعض الأعصار، فلم تستوِ فيه الأعصار، ولذلك لم يحصل التصديق.

بخلاف وجود عيسى - عليه السلام - وتحديه بالنبوة.

ووجود أبي بكر وعلي - رضي الله عنهما - وانتصابهما للإمامة، فإن كل ذلك لما تساوت فيه الأطراف والواسطة، حصل لنا علم ضروري، لا نقدر على تشكيك أنفسنا فيه، ونقدر على التشكيك فيما نقلوه عن موسى وعيسى - عليهما السلام - وفي نص الإمامة.

الشرط الرابع: في العدد

ويتهذب الغرض منه برسم(٢) مسائل:

* * *

* *

*

١ـ ساقطة من: د.

٢ـ نهاية ٧٨/أ من ص.

سنی مناظر: یہ لو شیعوں کی گردن توڑ حوالہ.المستصفی امام غزالی رح:اس میں ہے کہ

1- تواتر کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ ہر طبقے میں مشہور ہو.
2- یہودیوں کی خبریں متواتر نہیں مانیں جائیں گی، کیونکہ وہ اپنی شریعت کی تائید اور اسلام کے خلاف موسی علیہ السلام کی طرف روایات منسوب کرتے ہیں.
3- شیعہ ،عباسیہ وغیرہ کی روایات تواتر میں معتبر نہیں ہونگے ان کے مذہب کی تائید میں، کیونکہ یہ روایت انہوں نے بعد میں گھڑ کر اور پہلے والوں کی طرف منسوب کی ہوتی ہیں اور بعد میں اس گھڑی ہوئی بات کو پھیلانے والے بڑھ جاتے ہیں ۔

اب بتاؤ بخش، کیا تمھاری پیش کردہ روایات میں شیعوں کی بھر مار نہیں ؟ **یہ اصول جمہور کے خلاف ہے، کیونکہ**

جمھور اھل السنت اور شیعہ بھی یہی کہتے ہیں کہ بدعتی کی روایت اس کی تائید میں قبول نہیں.

نخبۃ الفکر سے میں ثابت کرچکا ہوں کہ اکثر محدثین یہ اصول مانتے ہیں اور آپ ھمیشہ جمھور اور اکثریت سے ھٹ کر شاذ اور غیر مقبول اقوالات اٹھا کر لاتے ہو.
شیعہ مناظر: معاویہ صاحب یہاں سے آپ کی جہالت ثابت ہو رہی ہے آپ اقرار کر رہے ہیں کہ میں ہبہ کو رد کر چکا ہوں اپنی کتابوں سے کیا آپ کی عقل گھاس چرنے گئی ہے ۔ اپنی کتابوں سے رد کرو گے جو ہمارے لیے حجت نہیں ہیں جب سے مناظرہ شروع ہوا یہ ہی بات سمجھا رہا ہوں آپ کے عقل میں بات گھس ہی نہیں رہی کیسے جاہل مطلق سے واسطہ پڑا ہے میرا جس کو اصول مناظرہ کا پتہ نہیں بس ٹائم ضائع کر رہے ہو

درحقیقت شیعہ مناظر خود عقل سے پیدل ایسا جاہل ہے کہ جسے سمجھانے اور سنی و شیعہ کتب سے ثبوت دینے کے باوجود یہ تک سمجھ نہ آیا کہ مناظرہ مدعی کے دعوی اور دلیل پر ہوتا ہے اور اس مناظرے میں وہ مدعی ہیں اور دلیل انہوں نے اہل سنت سے دی ہے، اس کا رد بھی اہل سنت کتب سے ہی کیا جائے گا ۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب آپ نے جو سکین پیش کیے ہیں اس میں بدعتی رافضی پر جرح ہے نہ کہ شیعہ پر آپ شاید اس بات سے ناواقف ہیں۔

شیعہ مناظر یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ شیعہ ہونا اور رافضی ہونا دو مختلف باتیں ہیں۔ آج کے دور میں تو شیعہ اور رافضی میں کوئی فرق نہیں ہے، البتہ شروع کے دور میں یہ معاملہ واضح نہیں تھا کہ سبائی/رافضی عقائد سے کونسا راوی کتنا متاثر ہے کیونکہ عقائد کا معاملہ قلبی ایمان کے متعلق ہوتا ہے اور اس دور میں رافضی عقائد نشو و نما کے مراحل سے گذر رہے تھے۔ اس لئے جس شیعہ راوی کی کوئی روایت آج کے رافضی بدعتی عقائد کی تائید میں ہو ، اسے آج کے بدعتی اور رافضی کی تائید میں ہونے کی بنا پر مسترد کیا جانا ہی اس اصول پر عمل کرنا ہے۔
اس لئے علمائے اہل سنت نے اس معاملے کے مکمل وضاحت بیان کردی ہے تاکہ ہر کوئی اس معیار کے مطابق اہل سنت کے عقائد و نظریات کا دفاع کرسکے۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب اگر شیعہ ہونا مجروح ہے تو پھر شاہ صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ میں خود کو شیعہ کہا ہے پھر شاہ صاحب بھی مجروح ہوگئے، اسکین نکال کر دیتا ہوں۔

شیعہ ہونا لغوی معنی میں مجروح تھوڑی ہے، پوری تحفہ اثنا عشریہ تو شیعہ اثناعشریہ کے رد میں لکھی گئی ہے اور شیعہ مناظر اس سے ثابت کر رہا ہے کہ شاہ صاحب خود کو شیعہ کہہ رہے ہیں۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب امام عبدالرزاق جو بخاری کا استاد اور امام بھی ہے اس کو بھی شیعہ کہا گیا ہے وہ بھی مجروح اور بدعتی ہوگیا ہے ؟

حسب ونسب (جلد سوم) الموسوم بہ

تعظیم اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نکاح سیدہ با غیر سید کے عدمِ جواز پر مفصل تحقیق

تالیف:
استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی غلام رسول نقشبندی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ
خلیفہ مجاز علی پور شریف نارووال

حسبِ ارشاد
پیرِ طریقت حضرت پیر سید صابر حسین شاہ گیلانی

زاویہ پبلشرز

قاضی شوکانی المتوفی سنہ ۱۲۵۰ھ نے مذکورہ بالا حدیث کو حسن لغیرہ کہا ہے اگرچہ ابن جوزی نے اس پر شدید جرح کی ہے گویا کہ ان مجروح راویوں کو قاضی شوکانی نے ثقہ کہا ہے اور ان کی تعدیل کو راجح کہا ہے نیز جرح و تعدیل میں جیسے کہ عمل (زہد و تقویٰ وغیرہ) کا اعتبار ہے اسی طرح اعتقاد کا بھی اعتبار ہے۔ یعنی راوی کا صحیح العقیدہ ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر راوی کا عقیدہ صحیح نہیں ہے تو اس سے روایت ناجائز ہے جیسے کہ رافضیوں کا عقیدہ غلط ہے تو ان سے روایت بھی ناجائز ہے۔ البتہ شیعہ سے روایت جائز ہے کیونکہ سلف صالحین کی اصطلاح کے مطابق شیعہ وہ ہیں جو اہل بیت کرام سے موالات یعنی زیادہ محبت رکھتے ہیں اور تمام صحابہ کرام کے ساتھ حسن عقیدت رکھتے ہیں۔ لہٰذا ان سے روایت جائز ہے۔ چنانچہ ملا علی القاری سنہ ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں ولذا وجد الشیعی والناصبی فی رجال الشیخین شرح شرح نخبۃ الفکر ص ۲۳۹) نیز ایک اور مقام پر شیعہ راویوں کے بارے میں لکھتے ہیں وفی الصحیحین من روایتھم مالا یحصیٰ شرح شرح نخبۃ الفکر ص ۱۵۸) کہ بخاری اور مسلم میں متعدد راوی شیعہ اور ناصبی ہیں اور صحیحین میں ان کی بے شمار روایات موجود ہیں۔ جب صحیح بخاری اور صحیح مسلم بلکہ دیگر کتب حدیث میں شیعہ راویوں کی روایات موجود ہیں اور ان کی روایات کو معتبر بھی سمجھا جاتا ہے اور ان سے استدلال بھی کیا جاتا ہے تو پھر ظاہر ہے کہ شیعہ راویوں سے روایت لینا جائز ہے کیونکہ سلف صالحین کی زبان میں شیعہ ان کو کہا جاتا جو کہ اہل بیت کے ساتھ زیادہ دوستی رکھتے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی شیعہ اور رافضی کے درمیان فرق لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کبھی محض غلبہ محبت اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کو شیعیت سے تعبیر کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ محض سنیت ہے۔ حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں محمد بن فضیل کی نسبت تصریح کی کہ ان کا تشیع صرف موالات میں تھا حیث قال محمد بن فضیل بن غزوان المحدث الحافظ کان من علماء ھذا الشان وثقہ یحیٰی

بن معین وقال احمد حسن الحدیث شیعی قلت کان منوا لیا نفت۔ بخاری اور مسلم میں تیس سے زیادہ راوی ایسے ہیں جنہیں قدماء کی اصطلاح میں شیعہ کہا جاتا ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ ابان بن تغلب۔
۲۔ اسماعیل بن ابان وراق۔
۳۔ اسماعیل بن زکریا۔
۴۔ اسماعیل بن عبدالرحمان سدی۔
۵۔ بکیر بن عبداللہ۔
۶۔ جریر بن عبدالحمید۔
۷۔ جعفر بن سلیمان۔
۸۔ حسن بن صالح۔
۹۔ خالد بن مخلد قطوانی۔
۱۰۔ ربیع بن انس۔
۱۱۔ زاذان کندی۔
۱۲۔ سعید بن فیروز۔
۱۳۔ سعید بن عمرو ہمدانی۔
۱۴۔ عباد بن یعقوب رواجنی۔
۱۵۔ عباد بن عوام کلابی۔
۱۶۔ عبداللہ بن شکرانہ۔
۱۷۔ عبداللہ بن عیسے کوفی۔
۱۸۔ عبدالرزاق صاحب مصنف۔

۱۹۔ عبدالملک بن ایمن۔
۲۰۔ عبیداللہ بن موسیٰ۔
۲۱۔ عدی بن ثابت۔
۲۲۔ علی بن جعد۔
۲۳۔ علی بن ہاشم بن البرید۔
۲۴۔ فضل بن دکین ابونعیم۔
۲۵۔ فضیل بن مرزوق۔
۲۶۔ فطر بن خلیفہ۔
۲۷۔ مالک بن اسماعیل۔
۲۸۔ محمد بن اسحاق صاحب مغازی۔
۲۹۔ محمد بن جادہ۔
۳۰۔ ہشام بن سعد۔
۳۱۔ یحییٰ بن الجزار۔
۳۲۔ بشیر بن بکر۔
۳۳۔ محمد بن فضیل۔

یہ وہ راوی ہیں جن کو شیعہ کہا گیا ہے لیکن ان سے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی کتابوں میں روایت لی ہے اس سے ظاہر ہوا کہ جس حدیث میں کوئی شیعہ راوی ہو وہ حدیث اس شیعہ راوی کی وجہ سے ضعیف نہ ہوگی اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ سلف صالحین کی اصطلاح میں شیعہ وہ ہے جو کہ مولیٰ علی اور اہل بیت اطہار سے زیادہ محبت رکھتا ہو اور تمام صحابہ کرام سے حسن عقیدت بھی رکھتا ہو اور خلفاء ثلاثہ کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتا ہو اور رافضی وہ ہے جو خلفاء ثلاثہ کی خلافت کو

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب! مولانا غلام رسول نقشبندی صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کے 33 راوی شیعہ ہیں بخاری اور مسلم کی کتاب میں اگر شیعہ ہونا مجروح ہے تو پھر آپ کی بخاری اور مسلم صحیح کیسے پھر معاویہ صاحب کے بقول یہ بدعتی کتابیں ہیں اور معاویہ صاحب کے علاوہ جو دوسرے محققین ومحدثین گزرے وہ جاہل تھے
معاویہ صاحب کتنا زلیل ہوں گے حد ہوتی ہے۔

واقعی شیعہ مناظر نے جہالت کی ندیاں اس مناظرے میں بہادی ہیں!! اسکین تو پیش کرتے رہے لیکن انہیں مکمل پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق تک نہ مل سکی۔ صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ موالات محبت اہل بیت کی وجہ سے شیعہ کہا جاتا تھا، یعنی دور اوّل میں شیعہ ہونا آج کے رافضیوں کے عقائد و نظریات جیسا نہیں تھا، کیونکہ شیعہ بحیثیت مذہب تو کافی بعد میں گھڑا گیا تھا۔
اس کے علاوہ سنی مناظر کئی بار واضح کہہ چکے کہ شیعہ ہونے سے کوئی راوی مجروح نہیں ہوتا، صرف اس کی وہ روایت رد کی جائے گی جو شیعیت کی تائید میں ہوگی!! لیکن مجال ہے جو شیعہ مناظر کی کھوپڑی میں یہ بات بیٹھے!! اوپر سے اپنی ذلالت کا ملبہ بھی سنی مناظر پر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں!!

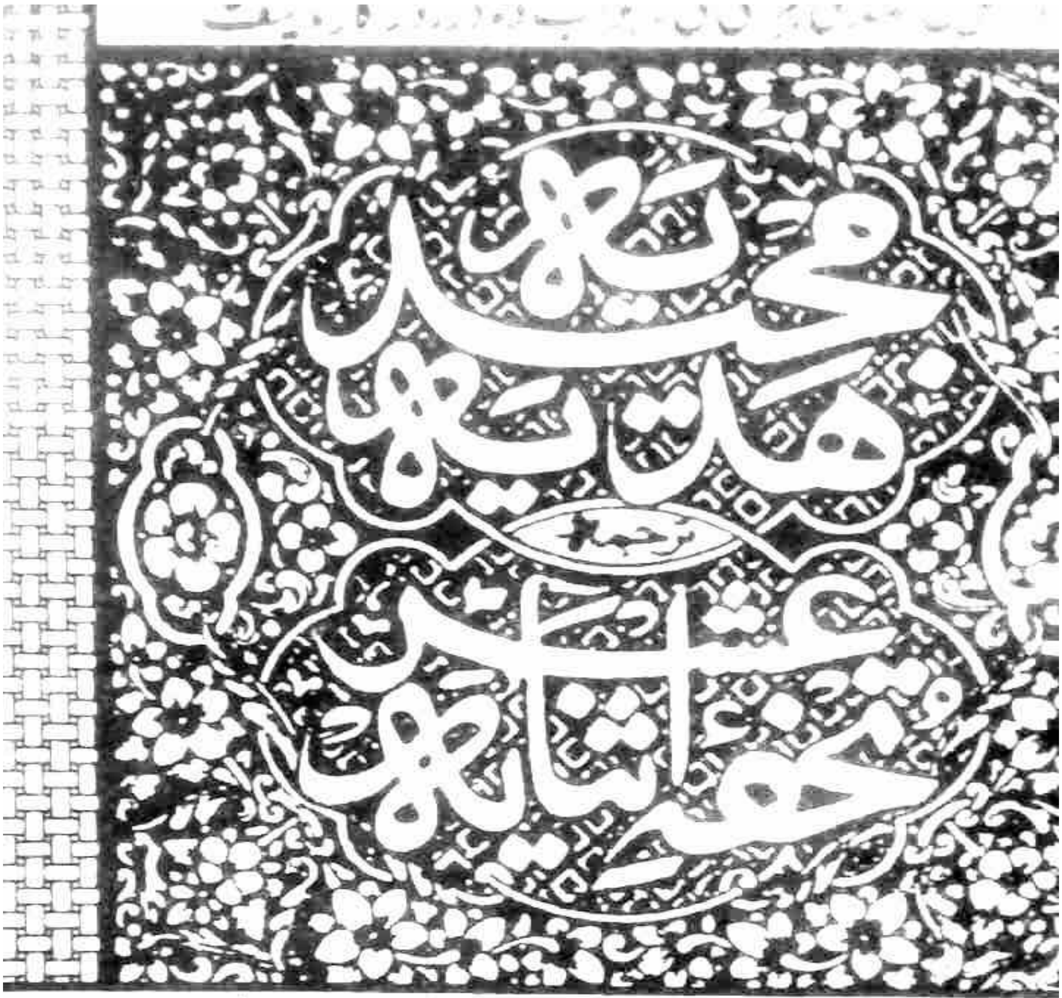

مؤلف حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ابن حضرت شاہ ولی اللہ محدث

ترجمہ مولانا محمد عبدالمجید خان

دتاریخ مذہب شیعہ - ان کی مختلف شاخیں - ان کے اسلاف علماء اور کتب کا بیان -
ت، امامت اور معاد کے بارے میں ان کے عقائد - ان کے مخفی مسائل فقہیہ - صحابہ
مطہرات اور اہلِ بیت کے حق میں ان کے اقوال وافعال اور مطاعن - مکایدِ شیعہ
ن کے اوہام، تعصبات اور ہفوات کا بیان - تولا اور تبرّا کی حقیقت - یہ سب باتیں
مذہبِ شیعہ کی معتبر کتب سے نقل کی گئی ہیں -

افضلیت شیخین رضی اللہ عنہما -

شیعہ کتب کے حوالوں سے حضرت شیخینؓ اور دیگر

اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب میں کھل جائے گا کہ شیعۂ اُولیٰ مراد مہاجرین و انصار سے ہے کہ اکثر یہ لوگ ہمراہ رکاب جناب امیرؓ کے باغیوں کی لڑائیوں میں موجود اور بناوٹ پر معانی قرآن کے لڑتے رہے ہیں جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نزول قرآن پر منکرین سے لڑتے رہے اور جو بعض ان میں کے بسبب کمال پرہیزگاری اور احتیاط لڑنے سے کلمہ گویوں اور شرکاء قبلہ کے بیٹھ رہے اور عذر بیان کئے اور وہ سب عذر ان کے جناب امیرؓ نے قبول فرمائے اور اس بیٹھ رہنے پر بھی ان لوگوں نے مشہور کرنے فضائل حضرت امیرؓ اور اظہار اُن کی صفات علوی اور تحریص محبت اور تعظیم آنجناب میں کوئی دقیقہ نامرعی نہ چھوڑا اور مصداق اس آیت کے ہوئے لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ یعنے نہیں ہے ضعیفوں اور نہ مریضوں اور نہ اُن لوگوں پر جو نفقہ نہیں پاتے کچھ حرج ہرگاہ کہ وہ خیرخواہ ہیں خدا اور رسول کے اور نہیں ہے نیکو کاروں پر راہ الزام کی۔

اور نیز معلوم ہو جائے گا کہ حاضرانِ بیعت الرضوان سے ایک جماعت کثیر نے قریب آٹھ سو آدمیوں کے لڑائی صفین میں کیسی داد جان نثاری کی دی اور تین سو آدمی درجۂ شہادت کو پہنچے اُن کے سوا اور صحابہؓ اور تابعین بان کے جو احسان کئے کیا بیان کیا جائے اور کیا لکھا جائے کہ کیا کیا کیا۔ لیکن جو ایام خلافت گزر چکے تھے اور عمر خاتم الخلفاء حضرت امیرؓ کی آخر کو پہنچی تھی یہ سب سعی اور کوشش ان کی کارگر نہ ہوئی سوائے ثواب آخرت اور درجات عالیہ جنت کے کہ احدی الحسنیین سے ہے اور کچھ فائدہ نہ ہوا۔

الغرض بعد پیدا ہونے تشیع کے زمان حضرت امیرؓ میں اور پھٹ جانے شیعہ کے چار فریق پر کہ ایک فرقہ اُن سے ملقب باہل سنت و جماعت ہے وَهُمُ الشِّيعَةُ الْأُولَىٰ وَالْمُخْلِصُونَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ لَهُم بِإِحْسَانٍ یعنے وہ شیعۂ اُولیٰ ہیں اور اخلاص والے صحابہ اور تابعین سے واسطے اُن کے احسان سے تشیع میں اور بہ بھی نئی باتیں ہوئی ہیں یہی سبب جدا جدا ہونے فرقوں شیعہ کا ہے کہ ہر انقلاب میں دوسرے رنگ پر ظاہر ہوتا تھا اور ایک مذہب او پیدا ہوتا تھا بس یہ انقلابات اکثر قریب شہادت ائمہ کے واقع ہوئے ہیں۔

چنانچہ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جب اشقیائی شام و عراق نے موافق کہنے یزید پلید اور تحریص رئیس اہل بغض و فساد ابن زیاد کے امام ہمام کو کربلا میں شہید کیا کیسان نام ایک شخص کہ چیلوں سبط اکبر امام حسن مجتبیٰ سے تھا اور بعد وفات ان کے محمد بن علی جو مشہور محمد بن الحنفیہ کر کے ہیں اور برادر امام مذکور کے ان کی صحبت اختیار کر کے عجیب و غریب علوم اُن سے حاصل کئے تھے واسطے بدلے امام شہید کے مستعد ہوا اور لوگوں کو اس مہم کی رغبت دلائی ایک گروہ نے شیعۂ اُولیٰ سے مثل سلیمان بن صرد خزاعی اور رفاعہ اور بعض شیعہ سبئیہ نے پیروی اور اطاعت اُس کی کی اور ایک دربار ابن زیاد اور اُس کے عاملوں سے بھڑے لیکن ان کی کوشش نے بجز شہادت کے کچھ ثمرہ

نہیں کیا ہے۔ یہ غرض تھی کہ جو لوگ قاتل حضرت عثمانؓ کے ہیں اُن سے قصاص لیا جائے۔ اور حضرت امیرؓ بہ نظر مصلحت تاخیر کرتے تھے بس فقط نزاع قصاص کا تھا اور قریب تھا کہ صلح ہو جائے عبداللہ بن سبا نے بے مرضی دو سا طرفین لڑائی شروع کرا دی آخر ہوا سو ہوا اس واسطے کہ ان بزرگواروں سے کوئی معتقد اس کا نہ تھا کہ جناب امیرؓ لائق خلافت کے نہیں بلکہ بہترین اپنے وقت کا اُن کو جانتے تھے اور تعریفیں اور توصیفیں برملا کہتے تھے۔ اور مذہب اس فرقہ کا یہ ہے کہ جو کلمات طیبات جناب امیرؓ نے فرمائے ہیں وہی ظاہر معنے اُن کے ہیں نہ تقیہ اور خلاف نمائی جیسے اللہ و رسولؐ کے کلام کے ظاہر معنے لئے جاتے ہیں۔ کس واسطے کہ جب امام نائب پیغمبر کا ہے اور احکام پیغمبر سب محمول ظاہر پر ہیں پس جو کچھ مرتضےٰ نے تفضیل بعض اصحابؓ کی اپنے اُوپر اور صفت و ثنا تمام اصحابؓ کی گو اُن کے مخالف ہی ہوں بیان فرمائی ہے بے شبہ اور بیشک اُس پر یقین کرنا چاہیے۔ اور ٹھکانا اعتقاد اور طریقہ رسول مقبولؐ کے عمل کا کہ تمام صحابہؓ کی روایت سے ثابت ہوا ہے اسی کو جاننا چاہیے کہ مرتضےٰ نے ان سب کی طرف نسبت صواب کی ہے۔ اور جمیع صحابہ کی تعریف جس کی تفصیل قریب آتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اسی واسطے یہ فرقہ ملقب باہل سنت و جماعت ہوا کیونکہ یہ گروہ سب صحابہؓ کے حق میں ظاہر کلمات امیرؓ پر چلتے ہیں اور سب کے درجہ بدرجہ معتقد

دوسرا فرقہ تفضیلیہ ہر چند یہ فرقہ داخل شیعہ اولی میں نہیں ہے لیکن یہ فرقہ جو جمیع مسائل میں موافق اہل سنت و جماعت کے ہے اور ٹھکانا نکلنے ان کے اعتقاد و عمل کا بھی وہی ہے جو اہل سنت و جماعت سے روایت کیا گیا ہے سوائے مسئلہ تفضیل کے ان کو بھی شیعہ اولی میں شامل کرتے ہیں تَقْلِيلًا لِلْفِرَقِ تَكْثِيرًا وَضَبْطًا لِلْإِنْتِشَارِ ان کا مذہب یہ ہے کہ جناب امیرؓ اور ان کی اولاد سے بڑھ کر کوئی سزاوار خلافت نہیں ہے جب تک کہ یہ اوروں کو سپرد نہ کریں چنانچہ شیخین یعنے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اور ذوالنورین یعنے حضرت عثمانؓ کو اتفاق پڑا کہ ان پر چھوڑ دی تھی بس خلافت ان کی درست ہے۔ اور جس وقت میں یہ خود یعنے جناب امیرؓ اور ان کی اولاد متصدی اس کام کے ہوں تو دوسرے کو نہیں پہنچتی ہے نہ مداخلت کرنا سزاوار۔ اور جناب امیرؓ سب لوگوں میں افضل ہیں بعد رسول خداؐ کے اور صحابہؓ سے کسی کی طرف نسبت ظلم و غصب اور گمراہی کی نہیں کرتے سب کا ذکر بخیر کرتے ہیں نہ کسی مسئلہ میں مخالف فرقہ اول کے ہوتے ہیں بس فقط تفضیل۔ اور اسماعیلیہ کا ہر چند مذہب دوسرا ہے لیکن ان کو امامیہ میں داخل کیا ہے بسبب قلت و انتشار کے۔

اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ شیعہ لفظ کا فرقہ سنی اور تفضیلیہ کے ہیں زمانہ سابق میں لقب ان کا شیعہ تھا جب غلاۃ اور روافض اور زیدیوں اور اسماعیلیوں نے اس لقب سے آپ کو ملقب کیا اور قباحت اعتقادی و عملی ان سے صادر ہوئی خَوْفًا عَنِ الْاِلْتِبَاسِ الْحَقِّ بِالْبَاطِلِ یعنے اس خوف سے کہ حق و باطل ایک صورت کے نہ ہو جائیں فرقہ سنیہ اور تفضیلیہ نے اس لقب کو اپنے حق میں ناپسند کیا اور اہل سنت و جماعت اپنا لقب قرار دیا۔

اب واضح ہوا کہ کتب تاریخ قدیمہ میں جس قدر کہ فُلَانٌ مِنْ شِیْعَۃِ اَوْ مِنْ شِیْعَۃِ عَلِیٍّ واقع ہے اور
وہ روسا سُنت وجماعت سے سب صحیح ہے وَفِیْ تَارِیْخِ الْوَاقِدِیِّ اَلْاِسْتِیْعَابُ شَیْءٌ کَثِیْرٌ مِنْ ھٰذَا الْجِنْسِ
تنبیہ یہ اور نیز معلوم ہوا کہ کافر ٹھہرانا اور مردود کرنا شیعہ کا بلا اختلاف تو غلاۃ اور کیسانیہ اور اسماعیلیہ کے حال
بیاں ہے لیکن زیدیہ اور روافض کہ اپنے کو امامیہ کہتے ہیں ان کے کافر ٹھہرانے میں اختلاف ہے وَلٰکِنَّ التَّفْضِیْلُ
ایک دوسرے پر فضیلت دی گئی ہے سو انشاء اللہ تعالیٰ جلدی آتی ہے۔

اور غلاۃ اور کیسانیہ اور زیدیہ اور روافض یعنے امامیہ کے بھی بہت فرقے ہیں جن کے ناموں اور مذہبوں
گنتی شمار سے بڑی بڑی کتابیں ملت و مذہب میں بن جائیں کہ یہ خالی فضول سے نہیں اس واسطے کہ پہچاننا
اصول کا اصل ہے۔۔۔ فروع کا حال پہچاننے سے۔ اور ظاہر ہے کہ اصل ہی کے فساد سے فروع میں خلل لازم آتا
لیکن تھوڑا سا اس تفصیل سے ہم شروع کرتے ہیں تاذہن اور مسامع سمجھنے سُننے والوں کے خوش ہوں۔
پس غُلاۃ کے چوبیس فرقے ہیں:-

پہلا فرقہ سبائیہ کہ اصحاب عبداللہ بن سبا کے ہیں کہتے ہیں اِنَّ عَلِیًّا ھُوَ الْاِلٰہُ حَقًّا معنے اس کے اوپر
گئے۔ اور کہتے ہیں کہ وہ شہید نہیں ہوئے۔ ابن ملجم نے ایک شیطان کو مارا کہ وہ بصورت جناب امیرؓ کے بن گیا
نعوذ باللہ کہ شیطان لعین اور آپؓ کی صورت پاک بن سکے۔ اور کہتے ہیں کہ وہ ابر میں چھپے ہوتے ہیں اور یہ آواز
رعد کی ہے اُنہی کی آواز ہے اور برق اُن کا کوڑا۔ یہ لوگ ہرگاہ آواز رعد کی سُنتے ہیں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ آپؓ بعد ایک مدت کے نزول کرکے اپنے دشمنوں کو زیر وزبر
ائیں گے۔ ان باتوں میں ان کی صریح تناقض اور سستی ظاہر ہے کہ آواز تند رعد سے اور بجلی گرا گرا کر ایک جہان
تو مار سکتے ہیں دشمنوں کے حق میں کیوں صرف کرر کھا ہے اور کس کا انتظار ہے۔

دُوسرا فرقہ غلاۃ مفضلیہ ہیں اصحاب مفضل صیرفی کے کہ سبائیہ مذہب کی بُرائیاں دیکھ کر اُنھوں نے
سرا طور اختیار کیا ہے کہتے ہیں کہ نسبت جناب امیرؓ کی خدا تعالیٰ سے ایسی ہے جیسے نسبت حضرت عیسیٰؑ کی ہے اُس
موافق قول نصاریٰ کے قائل اس بات کے ہیں کہ لاہوت ناسوت سے متحد ہو کر ایک چیز ہو گیا۔ اور مذہب اُن کا
ہے کہ نبوت ورسالت منقطع نہیں ہوتی ہے جیسے آنحضرتؐ خاتم النبوت اور رسالت ہوئے بلکہ جس کو اتحاد لاہوت سے
وہ نبی ہے۔ اگر اس نے ہدایت وارشاد گمراہوں کا بہت سا اختیار کیا رسول ہے اسی سبب سے اس فرقے میں ایسے بہت
ہیں جنھوں نے دعویٰ نبوت ورسالت کا کیا ہے۔

تیسرا فرقہ غلاۃ سے سریغیہ ہیں۔ اصحاب سریغ بفتح سین و آخر غین بعض بجائے سریغ کے سریغیہ بھی
کہتے ہیں۔ ان کا مذہب مثل مذہب مفضلیہ کے ہے صرف اتنا فرق ہے کہ یہ حلول لاہوت کا ناسوت میں پانچ آدمیوں کے

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب یہ دیکھیں تحفہ اثنا عشریہ جس میں شاہ صاحب نے صحابہ تابعین اور خود اہل سنت کو شیعہ کہا
پھر تو سارے ہی مجروح ہوئے!!

شیعہ مناظر کو یہ تو نظر آگیا کہ تحفہ اثنا عشریہ میں دور اوّل میں اہل سنت بھی خود کو شیعہ کہلاتے تھے لیکن یہ پڑھتے وقت آنکھوں کا نور ختم ہوگیا کہ شاہ صاحب نے آگے یہ بھی لکھا ہے کہ سبائی مذہب کی برائیاں، رافضی ، زیدیہ اور اسماعیلیہ کے قبیح عقائد دیکھ کر حق و باطل ایک نہ ہوجائیں اس خوف سے اہل سنت نے اہل سنت و جماعت کو اپنا لقب قرار دے دیا۔
عجیب جاہل بندے کو شیعوں نے مناظر بنادیا ہے جسے دوسرے کے دلائل پر گفتگو تو آتی نہیں ہے، اپنے اسکینز کی بھی مکمل سمجھ نہیں ہے۔

مقدمہ

تاریخ العلامۃ

ابن خلدون

علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون المغربیؒ ۷۳۲ھ / ۱۳۳۲ء تا ۸۰۸ھ / ۱۴۰۶ء

مترجمہ

مولانا سعد حسن خان یوسفی (فاضلِ الٰہیات)

ناشر

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب

آرام باغ، کراچی

تو ہمارا بیان بعید از صداقت نہیں ٹھہرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کو بندوں کی مصلحتوں کی دیکھ بھال اور نقصانات ان
اپنا نائب قرار دیا ہے، اور اس کو امامت کی ذمہ داریوں سے مخاطب فرمایا ہے۔ کسی حکم سے مخاطب وہی ہوتا ہے جس
کرنے پر قدرت و طاقت ہوتی ہے۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی نے عورتوں کے بارے میں تصریح کی ہے کہ عورتیں بہ
احکام شرعیہ میں مردوں کے تابع کی گئی ہیں، براہ راست ان سے خطاب نہیں ہوا، بلکہ قیاساً وہ بھی احکام میں شامل ہ
کی دلیل یہی ہے کہ عورتیں خود مختار نہیں۔ بلکہ ان کے اختیار کی باگ مردوں کے ہاتھ میں ہے۔ البتہ عبادات میں خود عور
راست مخاطب ہوئیں۔ کیونکہ عبادات کا اختیار ہر شخص علیحدہ رکھتا ہے۔ پھر اس راز خلافت سے قطع نظر دیسے بھی دنیا کے واقعات ش
کا قیصلہ ہے۔ وہی شخص حکمرانی کرتا ہے جو ان سب پر غالب و حاوی ہو۔ اور امور شرعیہ چونکہ بالعموم واقعات و مشاہدات کے خ
ہیں، اس لئے ماننا پڑے گا کہ امام شوکت و عصبیت والا ہی ہو سکتا ہے۔ واللہُ تعالیٰ اَعلَم۔

ستائیسویں فصل

(امامت کے بارے میں شیعوں کے مختلف مذاہب وخیالات)

بمعنے لغت مطیعہ، تبعین و اصحاب کو کہتے ہیں۔ اور فقہار و متکلمین کی اصطلاح میں حضرت علیؓ اور آپ کی اولاد کے متبعین پر ا
ہوتا ہے۔ تمام شیعہ اس رائے پر متفق القول ہیں کہ امامت ان مصالح عامہ میں سے نہیں ہے جن کا انتظام و انصرام ا
صوابدید پر رکھا جاتا ہے کہ مثلاً یہ جس کو چاہیں چن لیں اور امام بنالیں بلکہ امامت ارکان دین میں ایک رکن رکین اور اسلام ک
ہے۔ اور نبی کے لئے ہرگز زیبا نہیں کہ اس سے غفلت برتیں، اور اس کو امت کی صوابدید پر چھوڑ دیں۔ بلکہ نبیؐ پر پوری ذمہ ا
نامزد کریں۔ پھر امام کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کبائر و صغائر سے پاک و مبرا ہو۔
شیعوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرتؐ امامت کے لئے حضرت علیؓ کی نامزدگی فرما چکے تھے۔ اور اس کا ثبوت وہ چند ان احادیث سے
کو وہی روایت کرتے ہیں اور اپنے ہی مذہب کے موافق ان کی ترجمانی کر لیتے ہیں۔ علماء اہل سنت ان روایات کی
بالکل ناواقف و ناآشنا ہیں۔ بلکہ ان کی اکثر نقل کردہ روایات موضوع اور بناوٹی ہیں۔ ان کے طریقۂ روایت میں سقم ہے یا وہ
تاویل و ترجمانی سے پاک نہیں ہیں۔
شیعوں کی اس بارے میں نقل کردہ احادیث ان کے نزدیک دو قسم پر ہیں۔ ایک جلی دوسری خفی۔ جلی کی مثال مثلاً آنجناب کا
مولاہ فعلی مولاہ۔ یعنی جس کا میں مولیٰ ہوں تو علی بھی اس کے مولیٰ ہیں" کہتے ہیں کہ اس نوعیت کی حدیث کسی دوسر
کے لئے مروی نہیں ہوئی۔ یہ خصوصیت حضرت علیؓ ہی کو نصیب ہے اور اسی بنا پر حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو خطاب
اصبحت مولی کل مولٰی ومولٰیۃ کہ آپ ہر مومن مرد و عورت کے مولیٰ ہو گئے" یا مثلاً آنحضرت نے فرمایا۔ اَقضٰکم علی
بہترین فیصلہ کن ہستی حضرت علیؓ کی ہے۔ اور امامت سے مقصد "تنفیذ احکام اللہ" ہی تو ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام
اطیعوا الرَّسُولَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ میں اُولِی الْاَمْرِ سے آپ ہی کی ذات شریف مراد ہے، جن کی اطاعت واجب
کیونکہ آیت میں اطاعت سے اطاعت حکم و قضا ہی مراد ہے۔ اور اسی بنا پر سقیفہ کے دن جب امامت کا معاملہ معرض
میں آگئے۔ یا مثلاً آنحضرت نے فرمایا مَنْ یبایعنی علی روحہ وھو وصی وولی ھذا الامر من بعدی فلم

شیعہ مناظر: علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ شیعہ اصحاب وتابعین کو کہتے ہیں کل میں مسند شرح ابی حنیفہ سے حوالہ پیش کر چکا ہوں کہ عطیہ کو ملا علی قاری نے تابعین میں شمار کیا ہے اور وہ ابو حنیفہ کا استاد بھی۔

یہاں بھی اسی جاہلانہ منطق سے شیعہ مناظر بخش حسین حیدری عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش میں ہے! لفظ شیعہ دکھا کر ایک ایسے گھڑے ہوئے مذہب کو ثابت کر رہے ہیں جو پہلی تین صدیوں تک دنیا میں کہیں بھی نہیں تھا!
لفظ شیعہ پہلے لغوی معنی میں استعمال کیا جاتا تھا، جب اصطلاحی معنی مشہور ہوئے تو اہل سنت علمائے نے اس لفظ سے بیزاری ظاہر کی!! بس اتنی سی بات انہیں سمجھ نہ آئی۔

إمتاع الأسماع

بما للنبي ﷺ من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع

تأليف

تقي الدين أحمد بن علي بن عبد القادر بن محمد المقريزي
المتوفى سنة ٨٤٥ هـ

تحقيق وتعليق

محمد عبد الحميد النميسي

الجزء الثالث عشر

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

وهذا الحديث ظاهره مقتضى عدم الوجوب ، وكذا حديث عائشة – رضي الله تبارك وتعالى عنها – فلو كانت واجبة في حقه لكان مداومته عليها أشهر من أن تخفى .

ونقل النووي في (شرح المهذب) أنه ﷺ كان لايداوم على صلاة الضحى مخافة أن تفرض على الأمة فيعجزوا عنها ، وكان ينفلها في بعض الأوقات ، وذكر في (الروضة) أنها واجبة عليه ﷺ .

وذكر الماوردي أنه ﷺ لما صلاها يوم الفتح واظب عليها إلى أن مات ، وفيه نظر، ففي البخاري[1] ومسلم[2] من حديث شعبة ، عن عمرو بن مرة ، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال : ما أخبرني أحد أنه رأى النبي ﷺ يصلي الضحى إلا أم هانيء – رضي الله تبارك وتعالى عنهما – فإنها حدثت أن النبي ﷺ دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل وصلى ثماني ركعات ما رأيته صلى صلاة قط أخف منها ، غير أنه كان يتم الركوع والسجود .

وخرَّجه الترمذيّ[3] وقال : فسبح ثماني ركعات .

= وأخرجه الإمام أحمد في (المسند) برقم (١١١٧٢) ، (١١٣٣٢) ، من طريق فضيل ابن مرزوق .

(٢) هو عطية بن سعد بن جنادة – بضم الجيم وتخفيف النون – وعطية هذا قد تكلموا فيه كثيرًا ، وهو صدوق ، وفي حفظه شيء ، وعندي أن حديثه لا يقل عن درجة الحسن ، وقد حسّن له الترمذيّ كثيرًا ، كما في هذا الحديث . (هامش سنن الترمذيّ) .

(١) (فتح الباري) : ٦٦/٣ ، كتاب التهجد ، باب (٣١) صلاة الضحى في السفر ، حديث رقم (١١٧٦) .

(٢) (مسلم بشرح النووي) : ٢٣٨/٥ – ٣٣٩ ، كتاب صلاة المسافرين وقصرها ، باب (١٣) استحباب صلاة الضحى ، وأن أقلها ركعتان وأكملها ثمان ركعات ، وأوسطها أربع ركعات أو ست ، والحث على المحافظة عليها ، حديث رقم (٨٠) .

(٣) (سنن الترمذيّ) : ٣٣٨/٢ ، كتاب أبواب الصلاة ، باب (٣٤٦) ما جاء في صلاة الضحى ، حديث رقم (٤٧٤) ، قال أبو عيسى : هذا حديث حسن صحيح ، وكأنّ أحمد رأى أصح شيء في هذا الباب حديث أم هانيء ، واختلفوا في نعيم ؛ فقال بعضهم : " نعيم بن خمّار " ، وقال =

وخرّج الترمذيّ(١) من حديث عطية العوفي(٢) عن أبي سعيد الخدري قال: كـان النبـي ﷺ يصلـي الضحـى حتـى نقـول : لايدعهـا ، ويدعهـا حتـى نقــول : لايصليها ، ثم قال : حسن غريب .

= قـال الإمـام النـووي : هـذه الأحـاديث كلهـا متفقـة لا اختـلاف بينهـا عنـد أهـل التحقيــق ، وحاصلها أن الضحى سنة مؤكدة ، وأن أقلها ركعتان ، وأكملها ثمان ركعات ، وبينهما أربـع أو ست ، كلاهما أكمل من ركعتين ودون ثمان .

وأما الجمع بين حديثي عائشة – رضي الله تبـارك وتعـالى عنهـا – فـي نفـي صلاتـه ﷺ الضحى وإثباتها ، فهو أن النبي ﷺ كان يصليها بعـض الأوقـات لفضلهـا ، ويتركهـا فـي بعـض خشية أن تفرض كما ذكرته عائشة – رضي الله تبارك وتعالى عنهـا – . ويتـأول قولهـا : " مـا كان يصليها إلا أن يجئ من مغيبه " على أن معناه ما رأيته ، كما قالت في الرواية الثانية : " مـا رأيت رسول الله ﷺ يصلي سبحة الضحى " وسببه أن النبي ﷺ ما كان يكون عند عائشـة فـي وقت الضحى إلا في نادر من الأوقات ، فإنه قد يكون في ذلـك مسـافراً ، وقـد يكـون حـاضرًا ، ولكنه في المسجد أو في موضع آخر ، وإذا كان عنـد نسـائه ، فإنمـا كـان لهـا يـوم مـن تسـعة ، فيصح قولها : ما رأيته يصليها ، وتكون قد علمت بخبره أو خبر غيره ، أنه صلاها ، أو يقـال: قولها: "ما كان يصليها" ، أي ما يداوم عليها ، فيكون نفيًا للمداومة ، لا لأصلها ، والله – تبارك وتعالى – أعلم .

وأما ما صح عن ابن عمر أنه قال في الضحى : " هي بدعة " ، فمحمول على أن صلاتها في المسجد ، والتظاهر بها كما كانوا يفعلونه بدعة ، لأن أصلها في البيوت ونحوها مذموم . أو يقال : قوله : " بدعة " أى المواظبة عليها لأن النبـي ﷺ لـم يواظـب عليهـا خشـية أن تفـرض ، وهذا في حقه ﷺ وقد ثبت استحباب المحافظة في حقنا بحديث أبي الدرداء وأبي ذر ، أو يقال : إن ابن عمر لم يبلغه فعل النبي ﷺ الضحى ، وأمره بها ، وكيف كـان ؟ فجمهـور العلمـاء علـى استحباب الضحى ، وإنما نقل التوقف فيها عن ابـن مسـعود ، وابـن عمـر – رضـي اللـه تبـارك وتعالى عنهما – ، والله – تبارك وتعالى – أعلم . (شرح النووي) .

(١) (سنن الترمذيّ) : ٢/٣٤٢ ، كتاب أبواب الصلاة ، باب (٣٤٦) ما جاء في صلاة الضحـى ، حديث رقم (٤٧٧) ، وقال : هذا حديث حسن غريب . =

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب بقایا اہل سنت کے محققین عطیہ کی روایت کو حسن کا درجہ دیتے ہیں۔ شیعہ ہونا بدعت نہیں ہے اگر شیعہ ہونا بدعت ہے پھر مسلم اور بخاری بھی نہیں بچ سکتی
اگر راوی بدعتی ہیں تو پھر بخاری اور مسلم صحیح کیسے اگر ان کو غلط بولیں گے پورا مذہب بدعتی ہوا بقول آپ کے اہل علم اس بات کو سمجھ گیے ہیں آپ کی جہالت ہے جو شیعہ کی رٹ لگا کر ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔

شیعہ ہونا شروع کے دور میں واقعی بدعت نہیں تھا لیکن آج ہم شیعہ ہونا بدعت کہہ سکتے ہیں کیونکہ آج کا شیعہ مذہب اپنے عقائد و نظریات سمیت پورا کا پورا بدعت ہی ہے۔ آج کے شیعہ رافضی دور اوّل میں استعمال ہونے والے لفظ شیعہ (لغوی) کو بعد میں لفظ شیعہ (اصطلاحی) سمجھا کر سادہ لوح عوام کو گمراہ کرتے ہیں، یہ شیعوں کا پرانا پروپیگنڈہ ہے جس سے ایک عام فہم شضص دور اوّل کے شیعہ اور آج کے شیعہ رافضی میں فرق نہیں کر پاتا اور تابعین کی ایک جماعت کو آج کے شیعہ رافضی جیسا سمجھنے لگتا ہے لیکن ایسا نہیں تھا۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب قیاس آرائیاں چھوڑ دیں شیعہ اور رافضی بدعتی میں فرق اگر شیعہ ہونا مجروح ہے تو پھر اپنے مذہب کی فاتحہ پڑھ لیں کیونکہ بخاری بھی گئی اور مسلم بھی گئی اور صحابہ کرام رضی اللہ بھی گے

یہ دیکھیں شیعہ مناظر! کس مکاری سے جال بن رہا ہے۔ سنی مناظر نے کوئی قیاس آرائی نہیں کی بلکہ دلیل و ثبوت سے ایک ایک نکتہ کو ثابت کیا۔
بیشک شیعہ راوی ثقہ ہونے کے باوجود مطلقاً قابل حجت نہیں ہے اسی طرح جیسے غیر اثناعشری راوی اہل تشیع کے ہاں ثقہ ہونے کے باوجود مطلقاً قابل حجت نہیں ہوتا۔

شیعہ مناظر: ان کو تحفہ اثنا عشریہ میں شاہ صاحب نے شیعہ لکھا ہے کافی ڈرامہ بازی کر لی آپ نے اب عطیہ کی بدعتی ثابت کر یا مان کہ غلطی پر تھا اب اس نکتہ پر گفتگو ہوگی کیونکہ ساری گفتگو کا دارو مدار شیعہ پر گھوم رہا ہے تو پھر اور حوالے دینے کی ضرورت ہو تو
منشاوی سے لقمہ لے لو کیونکہ اب پھنس گئے ہو۔بخش حسین نہیں چھوڑے گا اب

دیکھیں۔۔۔ شیعہ کیسی چال بازیاں کرتے ہیں۔ مدعی وہ خود ہیں، دعوی بھی ان کا ہے اور ثابت بھی انہیں کرنا ہے۔ لیکن الٹا سنی مناظر سے فرمائشیں کرتے رہے کہ عطیہ کو بدعتی ثابت کرو۔
جب عطیہ شیعہ راوی ثابت ہوگیا اور فدک ہبہ کرنے کا بیان شیعیت کی تائید میں ثابت ہوگیا تو اب اس اصول پر عمل کیوں نہ کیا جائے جس پر اہل تشیع خود بھی عمل کرتے ہیں!!

سنی مناظر: بخش حسین نے یہ پوری ٹرن اس بے مقصد بات پر ضائع کردی کہ شیعہ کہ یہ ھے، شیعہ بخاری میں ہیں وغیرہ. قارئین آپ دیکھ سکتے ہیں کہ میں نے شیعہ ہونے کو ضعیف ہونا کہیں بھی نہیں لکھا، میں تو الٹا اس پر حوالے دیتا رہا شیعہ سنی علماء سے کہ شیعہ ہونا جرح نہیں.
لیکن اب بخش حسین کے پاس کچھ بچا نہیں کہ میرے سامنے پیش کرکے اپنا دعویٰ ثابت کرسکے، اس لیے آج کا آخری دن پورا کرنے کے لیے وقت گزاری کررہا ہے.

۲-ابان بن تغلب (م،عو) کوفی

یہ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا' اور انتہا پسند تھا' لیکن یہ ''صدوق'' (یعنی روایات نقل کرنے میں سچا) تھا۔ ہم اس کی سچائی لے لیں گے اور بدعت اس کے ذمے ہوگی۔

احمد بن حنبل، ابن معین اور ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے: یہ ''غالی شیعہ'' تھا۔

سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ کھلا گمراہ تھا۔

کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ کسی بدعتی کو ثقہ کیسے قرار دیا جاسکتا ہے جب کہ ثقہ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ایسے راوی میں عدالت

www.besturdubooks.net

اور اتقان بھی ہونا چاہئے' لہٰذا جو شخص بدعتی ہو وہ عادل کیسے ہوسکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے: بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بدعت ہے' جیسے تشیع میں غلو اختیار کرنا یا ایسا تشیع جس میں غلو اور تحریف نہ ہو یہ چیز بہت سے تابعین اور تبع تابعین میں پائی جاتی تھی' حالانکہ وہ دین دار' پرہیزگار اور سچے تھے' لہٰذا اگر ان لوگوں کی روایت کو محض اس وجہ سے مسترد کردیا جائے تو بہت سی احادیث رخصت ہوجائیں گی اور یہ بڑا نقصان ہے۔

پھر دوسری بڑی بدعت ہے۔ جیسے کامل رفض اور اس میں غلو اختیار کرنا یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنا یا اس کی طرف دعوت دینا یہ ایسی قسم ہے کہ اس طرح کے راویوں کو نہ دلیل کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی انہیں کوئی بزرگی حاصل ہوتی ہے۔

اس وقت میرے ذہن میں مثال بیان کرنے کے لیے کسی شخص کا خیال نہیں آرہا جو سچا ہو یا مامون ہو۔ حاصل ایسے لوگوں کا شعار جھوٹ بولنا اور تقیہ کرنا ہوتا ہے اور منافقت ان کا اوڑھنا بچھونا ہوتا ہے' جس شخص کی یہ حالت ہو اس کی نقل کردہ روایت کو ہرگز قبول نہیں کیا جاسکتا۔

اسلاف کے زمانے میں عموماً ''غالی شیعہ'' اس شخص کو کہا جاتا تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان حضرات کے بارے میں کلام کرتا تھا جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کی تھی یا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تنقید کیا کرتے تھے۔

لیکن ہمارے زمانے میں غالی شیعہ اس کو کہا جاتا ہے جو ان مذکورہ اکابرین کی تکفیر کرتا ہے اور شیخین سے براءت کا اظہار کرتا ہے' ایسا شخص گمراہ ہے۔ تاہم ابان بن تغلق شیخین کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کرتے تھے' البتہ اس کا عقیدہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات سے افضل ہیں۔

سنی مناظر: قارئین یہ اسکین اسی بخش حسین کا بھیجا ہوا ہے جس میں شیعوں کو بدعتی لکھا ہوا ھے، لیکن اس کیلئے دماغی حالت اب یہ ھے کہ یہ جو بات خود اوپر کہہ کر آیا ہے، اسی کا انکار اس ٹرن میں کررہا ہے کہ شیعہ ہونا بدعتی نہیں. دیکھیں، اپنے ہی پیش کردہ حوالے کے خلاف کہہ گیا اب.

آپ اندازہ لگا سکتے ہیں یہاں کہ اب یہ اپنا دماغی توازن بالکل کھوچکا ہے
پھر کہہ رہا ہے کہ عطیہ کی روایت کو حسن کہا گیا ہے.
اس سے کوئی پوچھے تو صحیح کہ علی معاویہ نے تم سے کب پوچھا کہ عطیہ کی روایت کو حسن کہا گیا ہے یا ضعیف ؟
علی معاویہ تو دو دن سے واضح یہ کہہ رہا ہے کہ شیعہ اگرچہ ثقہ ہو لیکن جب اپنے مذہب کی تائید میں روایت کرے تو قابل قبول نہیں، اور اس پر دو حوالے اہل السنت اور دو حوالے شیعہ کتب سے پیش کرچکا ھے.
لیکن بخش حسین اور اس کو لقمہ دینے والے شیعہ علامے و مناظرین اکیلے علی معاویہ کے سامنے اللہ کی مدد سے علمی طور پر اب ڈھیر ہوچکے ہیں۔
اب بخش صاحب کے فدک ہبہ ہونے کا متواتر والا دعویٰ ختم ھوگیا جب تواتر پر میرے حوالے آگئے.
ان کو پتا بھی ہے کہ سامنے علی معاویہ ھے لیکن پھر بھی ایسی کمزور اور لچر قسم کے دعوے بخش حسین کو بتا کر اس کو بے عزت کروانے پر تلے ہوئے ہیں یہ.

اب بخش حسین ہر ٹرن میں شرائط کی خلاف ورزی کررہا ھے اور تین سے اوپر حوالے بھیج رہا ہے، اس سے بخش حسین ہی حالت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے.

اب دوبارہ یہ تاریخ ابن خلدون اور تحفہ اثنا عشری سے شیعہ کی تعریف پر حوالے بھیج رہا ھے.
حالانکہ میں انھی کے معتبر عالم ابو القاسم خوئی کی کتاب معجم رجال الحدیث سے عطیہ کو امام باقر رح کے اصحاب میں سے اور فضیل کو امام جعفر صادق رح کے اصحاب میں سے ثابت کرچکا ہوں.

یعنی یہ ایسے شیعہ تھے کہ خود ان شیعوں نے ان کو اپنے ائمہ کے اصحاب میں شامل کیا ھے
لیکن بخش حسین کیونکہ ہر طرف سے پھنس چکا ہے اس لیے وقت پورا کرنے کی لیے یہاں وہاں کی غیر متعلق باتیں لا کر وقت مکمل کررہا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ عَلِيُّ بنُ المَدِينِي:
مَعْرِفَةُ الرِّجَالِ نِصْفُ العِلْمِ

لِسَانُ المِيزَانِ

لِلإِمَامِ الحَافِظِ أَحْمَدَ بنِ عَلِيِّ بنِ حَجَرٍ العَسْقَلانِي
وُلِدَ سَنَة ٧٧٣، وَتُوُفِّيَ سَنَة ٨٥٢
رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

اعْتَنَى بِهِ الشَّيْخُ العَلَّامَة
عَبْدُ الفَتَّاحِ أَبُو غُدَّة
وُلِدَ سَنَة ١٣٣٦ وَتُوُفِّيَ سَنَة ١٤١٧
رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

اعْتَنَى بِإِخْرَاجِهِ وَطِبَاعَتِهِ
سَلْمَان عَبْدُ الفَتَّاحِ أَبُو غُدَّة

الجُزْءُ السَّادِسُ

مَكْتَبُ المَطْبُوعَاتِ الإِسْلَامِيَّةِ

١٩١

عليلٌ من مكانَين   من الإفلاس والدَّين

ثم قال: أنا في عِلَلٍ متناقضة، يُتخوَّف من بعضها التلفُ وأعظمها عليَّ نيفٌ وتسعون، يعني عمرَه.

وقال أبو العيناء: قال الجاحظ: كان الأصمعي مَنَّانياً، فقال له العباس بن رُسْتُم: لا والله، ما كان مَنَّانياً، ولكن تذكرُ حين جلستَ إليه تسأله، فجعل يأخذ نعلَه بيده، وهي مخصوفة بحديدٍ[1] ويقول: نِعْمَ قناعُ القَدَري، نِعْمَ قناعُ القَدَري، فعلمتَ أنه يعنيك فقمتَ وتركته.

وروى الجاحظ عن حجاج الأعور، وأبي يوسف القاضي، وخلقٍ كثير، وروايته عنهم في أثناء كتابه في «الحيوان».

وحكى ابن خزيمة أنه دخل عليه هو وإبراهيم بن محمود. . . وذكر قصة.

وحكى الخطيب بسند له: أنه كان لا يصلِّي. وقال / الصولي: مات سنة [٣٥٦:٤] خمسين ومئتين[2].

وقال إسماعيل بن محمد الصفار: سمعت أبا العيناء يقول: أنا والجاحظُ وضعنا حديث فَدَك، وأدخلناه على الشيوخ ببغداد فقَبِلوه إلاَّ ابنَ شيبة العلوي فإنه أباه وقال: هذا كَذِب، سمعها الحاكم من عبد العزيز بن عبد الملك الأعور.

قلت: ما علمتُ ما أراد بحديث فَدَك؟

وقال الخطابي: هو مغموصٌ في دينه. وذكر أبو الفرج الأصبهاني أنه كان يرمَى بالزندقة، وأنشد في ذلك أشعاراً.

(١) في الأصول: «وهي مخصوفة عن يده ويقول...» كذا. وفي ل: «مخصوفة بجريدة».

(٢) كذا في الأصول. وفي «تاريخ بغداد» ١٢: ٢٢٠، و«سير أعلام النبلاء» ١١: ٥٢٧: أن الصولي أرخ وفاة الجاحظ سنة خمس وخمسين ومئتين.

اب یہ ایٹم بم دیکھیں.

ابن العینا اور جاحظ نے فدک والی حدیث گھڑ کر بغداد کے علماء کے سامنے پیش کی جس کو سب نے قبول کیا سوائے ابن شیبہ علوی کے، انہوں نے اس کو جھوٹ کہا...

دیکھیں ناظرین، ایک جھوٹی حدیث کو اٹھا کر یہ ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب جب آپ عطیہ کے شیعہ ہونے پر کہا تھا کہ اس کی روایت قابل قبول نہیں

آپ اپنا دماغی توازن کھو بیٹھے ہیں میں سکرین شاٹ دیتا ہوں تاکہ پتا چلے آپ کی جہالت کا اور معزز ناظرین بھی دیکھ لیں 👇

12:17
85%
دفاع مکتب اہل بیت ع
abulfaqih mnazir, bukhsh sb mnazir, DrAskri...
+92 300 6215080 left
+92 304 2726199 joined using this group's invite link
+92 334 2613263
~علی معاویہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العالمین، و الصلاۃ و السلام علی
خاتم النبیین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد.
میں علی معاویہ، مناظر منجانب اہل السنت،
شیعہ مناظر کے دلائل کا رد شروع کررہا ہوں
6:25 PM
شیعہ کی پیش کردہ پہلے دلیل روایت ابو یعلی کا
جواب
1، اس میں عطیہ عوفی شیعہ راوی ھے ،اور اھل
السنت کا اصول ہے کہ شیعہ کی روایت اس کی
تائید میں قبول نہیں.
6:26 PM
+92 334 2613263
~علی معاویہ
Only admins can send messages

شیعہ مناظر: یہ لیں معاویہ صاحب آپ کے علماء سے ثابت کیا کہ شیعہ کی روایت قابل قبول ہیں
بخاری میں اور مسلم میں بھی شیعہ راوی موجود ہیں

معاویہ صاحب پھر آپ نے کہا بدعتی ہے عطیہ اب آپ عطیہ پر بدعت کبری ثابت کریں پھر آپ کی جرح قابل قبول ہو گی نہیں تو یہ قیاس آرائیاں نہیں چلیں گی سب دیکھ رہے ہیں
معاویہ صاحب جب آپ کے علماء نے شیعہ کی درجہ بندی کی ہے
نمبر ایک ۔۔۔وہ شیعہ جو بدعت صغری کے مرتکب ہیں جیسے مزکورہ عبارت میں ہے آپ دیکھ سکتے ہیں ۔۔۔۔لہذا ان کی روایت قابل قبول ہیں کسی کو اعتراض نہیں ہے
دو نمبر دوسری قسم کے شیعہ جو بدعت کبری کے مرتکب ہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر اور عمر کو گالی دینا
یا اس فعل کی طرف لوگوں کو دعوت دینا ایشے شخص کی روایت قابل قبول نہیں ہے
☟☟☟☟☟☝☟
معاویہ صاحب اب میرا یہ دعوی ہے عطیہ پہلی قسم کا شیعہ ہے
جس پر کوئی جرح نہیں ہے
☟☟☟☟☟☟☟☟
معاویہ صاحب آپ عطیہ کو دوسرے طبقے کے لوگوں میں ثابت کرو

معزز ناظرین اب پھر معاویہ صاحب کی جہالت کا پردہ فاش ہونے والا ہے
معاویہ صاحب اس نقطہ کے علاوہ بات نہیں ہوگی

سنی مناظر: پہلی بات تو یہ کہ معجم رجال الحدیث شیعہ کتاب سے میں نے عطیہ کو اصحاب باقر رح سے ثابت کیا.
اس کا جواب کسی شیعہ سے نہیں ملے گا آپ کو.

2۔ باقی میں پہلے ہی تفصیل سے بتا چکا ہوں کہ شیعہ اپنے نظریات چھپاتے ہیں.
کیا پتا اس نے صرف تفضیلیت ہی ظاہر کی ہو اور دوسرے نظریات چھپائے ہوں.

3۔ یہ ھبہ والی روایت ہی اس کے کٹر شیعہ نظریات پر ہونے کی دلیل ہے

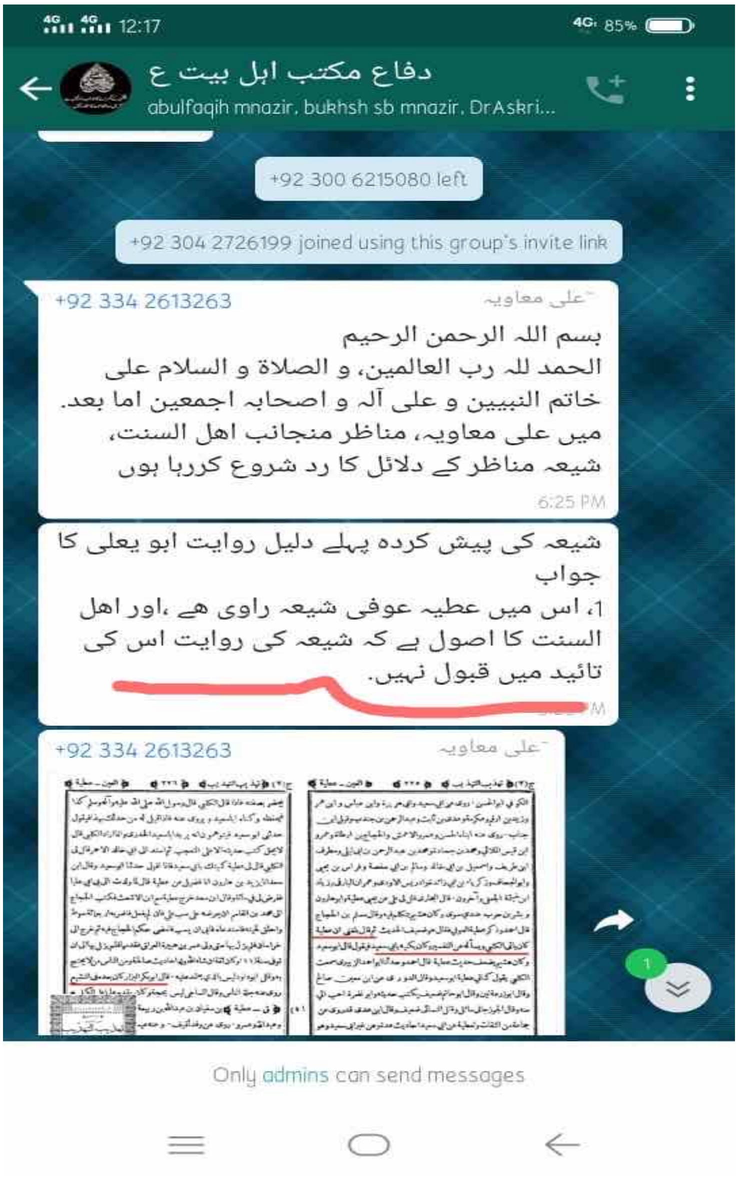

سنی مناظر: شیعہ کی روایت اس کی تائید میں قبول نہیں. یہاں مطلقاً روایت کے قبول ہونے کا انکار ہے یا صرف اس کی تائید میں قبول نہ ہونے کی بات ؟

چلیں میں ایک دوسرے انداز سے فدک کے ہبہ کا رد دکھاتا ہوں۔

مرآة العقول

في شرح أخبار آل الرسول

تأليف

العلامة شيخ الإسلام المولى محمد باقر المجلسي (ره)

ت ١١١١ هـ

شرح كتاب الكافي لثقة الإسلام الكليني المتوفى في سنة ٣٢٨ هـ

الجزء السادس

-٢٥٢- كتاب الحجة ج ۶

. . . .

بيان أموال بني النضير خاصّة لقوله : « وما أفاء الله على رسوله » والآية الثانية بيان للاموال التي أصيبت بغير قتال ، وقيل : انّهما واحد ، والآية الثانية بيان قسم المال التي ذكرها الله في الآية الاولى .

ثمّ قال : ثمّ بيّن سبحانه حال أموال بني النضير فقال : « وما أفاء الله على رسوله منهم » اي من اليهود الذين أجلاهم وإن كان الحكم سارياً في جميع الكفّار الذين حكمهم حكمهم « فما أوجفتم عليه من خيل ولا ركاب » الا يجاف الايضاع وهو تسيير الخيل أو الركاب من وجف يجف وجيفاً وهو تحرّك باضطراب فالايجاف الازعاج للسير والركاب الابل واحدتها راحلة ، وقيل : الايجاف في الخيل والايضاع في الابل ، والمعنى لم تسيروا إليها على خيل ولا إبل ، وانما كانت ناحية من نواحي المدينة مشيتم اليها مشياً .

وقوله : « عليه » أي على ما أفاء الله « ولكن الله يسلّط رسله على من يشاء » اي يمكّنهم من عدوّهم من غير قتال بأن يقذف الرعب في قلوبهم .

ثم ذكر حكم الفيء فقال : « ما أفاء الله على رسوله من أهل القرى » اي من اموال كفار اهل القرى فلله يأمركم فيه بما أحبّ وللرسول بتمليك الله ايّاه ، ولذي القربى يعني اهل بيت رسول الله وقرابته وهم بنو هاشم ، واليتامى والمساكين وابن السبيل منهم ، لأنّ التقدير ولذوي قرباه ويتامى اهل بيته ومساكينهم وابن السبيل منهم .

ثم قال : وفي هذه الآية إشارة إلى انّ تدبير الأمّة الى النبي ﷺ والى الائمة القائمين مقامه ، ولهذا قسّم رسول الله أموال خيبر ومن عليهم في رقابهم واجلى بني النضير وبني قينقاع واعطاهم شيئاً من المال ، وقتل رجال بني قريظة وسبى ذراريهم ونسائهم وقسّم اموالهم على المهاجرين ومن على أهل مكة ، انتهى .

وقال المحقّق الاردبيلي قدّس سره في تفسير آيات الاحكام : المشهور بين الفقهاء انّ الفيء له ﷺ ثمّ للقائم مقامه كما هو ظاهر الأولى ، والثانية تدلّ على أنّه

سنی مناظر: اس شیعہ کتاب میں یہ ھے کہ فدک مال فئ میں سے ھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے ساتھ یتیم، مسکین اور مسافروں کا حق ھے اور نبی کریم ﷺ کے بعد یہ نبی کریم ﷺ کے قائم مقام کا ھے.

اس حوالے سے ہبہ کا دعویٰ جھوٹا ثابت ہوا، کیونکہ فدک یتیم ،مسکین ان سب کا حق ھے اور ہبہ والی روایت میں صرف سیدہ فاطمہ رض کو دیے جانے کا ذکر ھے جو کہ قرآن اور شیعہ اصول کے بھی خلاف ہے، تو میں نے ہبہ کا رد کئی طرح سے کیا.

1- اس روایت کی سند میں شیعہ راویوں کی موجودگی، سنی اور شیعہ اصول سے ثابت کیا کہ روایت ان کے مذہب کی تائید میں قبول نہیں.

2- یہ آیت ذا القربی مکی ھے اور فدک مدینہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، یعنی روایت میں یہ آیت کا شان نزول بھی غلط بیان ہوا ہے۔

3- فدک ہبہ کے خلاف صحیح روایات ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ فاطمہؑ کو فدک دینے سے انکار کیا اس کے علاوہ علماء اہل السنت کے فدک کے ھبہ ہونے کے خلاف اقوالات بھی پیش کئی.

4- شیعہ کتاب سے فدک کے حقداروں کا ذکر کہ فدک یتیم، مسکین اور مسافروں کا حق بھی ہے.

5- فدک نبی کریم ﷺ کے بعد اس کے قائم مقام کا ھے۔

6- فدک کے روایت کے جھوٹا ہونے پر لسان المیزان کا حوالہ بھی دیا کہ یہ حدیث گھڑی گئی ہے.

سنی مناظر: شاہ عبد العزیز محدثؒ کا دوسرا حوالہ فدک والی بات جھوٹی ہونے کا.
اتنے واضح دلائل کے بعد کوئی بھی آپ کی بات ماننے کو تیار نہیں ہوگا کہ فدک رسول اللہ ﷺ نے یتیم مسکینوں کو چھوڑ کر صرف اور صرف اپنی بیٹی کو دیا ہو۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب آپ کی پھر وہ ہی جہالت بھری باتیں میں نے رد کر کیا عقل گھاس چرنے گئی ہے آپ کی کتابیں ہمارے لیے حجت نہیں!!

وہی گھسی پٹی باتیں!! اہل سنت کتاب سے دلیل کا رد شیعہ مناظر کی منطق کے مطابق اگر شیعہ کتب سے ہونا چاہئے تو سنی مناظر نے وہ بھی پیش کردیا لیکن یہ عالم نما جاہل کورا کا کورا ہی رہا!!

شیعہ مناظر: اب آتا ہوں اصل مقصد کی طرف ، بھاگنے نہیں دوں گا یہ بات ذہن میں رہے اتنا ذلیل کروں گا کہ آپ یاد کریں گے ۔

ان الفاظ سے یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ شیعہ مناظر ایسے راستے کی تلاش میں ہے جہاں سے وہ خود بھاگ سکے!! اسے ذلیل ہونے کا احساس بھی محسوس ہونے لگا ہے۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب عطیہ یہاں اپنے مذہب کی تائید میں کون سا شیعہ عقیدہ بیان کر رہا ہے اور اہل سنت کا وہ کون سا عقیدہ ہے جس کے خلاف عطیہ بات کر رہا ہے
نمبر 1 شیعہ عقائد کی کتب سے وہ عقیدہ بیان کریں جو عقیدہ عطیہ نے بیان کیا۔
نمبر 2 اہل سنت کی کتب سے وہ عقیدہ بیان کریں جس کے خلاف عطیہ نے بات کی۔
جناب یہ قیاس آرائیاں کرو گے تو جہالت ہی کہا جاے گا اور کیا محقق ہونے کا خطاب دیا جائے۔

یہ لیں جواب
1- عطیہ نے فدک ہبہ ہونے والی بات نبی کریم اور سیدہ فاطمہ کی طرف جھوٹی منسوب کی ہے۔ فدک ہبہ ہونا اہل سنت کا نہیں بلکہ اہل تشیع کا نظریہ ہے، اسی نظریے کے بنیاد پر بغض صحابہ کرام کا شیعہ عقیدہ کھڑا ہوا ہے۔
2- اہل سنت کا عقیدہ واضح ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔ عطیہ نے اس جھوٹی روایت سے براہ راست صحابہ کرام پر طعن کرنے کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی ہے۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب حوالے صرف سنی شیعہ عقائد کی روشنی میں دینے ہوں گے یہ حوالہ جات اس لیے طلب کر رہا ہوں کہ آپ کی لاجک کا پردہ فاش ہوجائے .

اب اس اللہ میاں کی گائے کو کون سمجھائے کہ اب تک جتنے حوالے سنی مناظر نے پیش کئے ہیں وہ سنی و شیعہ عقائد کے مطابق ہی پیش کئے ہیں!

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب آپ نے یہاں پر ایک غیر علمی دعوی کر کے پوری عمارت اس پر اٹھائی جو اب چکنا چور ہونے والی ہے ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ عطیہ ثقہ راوی ہے اور اس نے قرآن مجید کی آیت کی تفسیر میں حدیث رسول اللہ بیان کی ہے ۔ آپ نے صرف شیعہ ہونے کی بنا پر اس کو بدعتی کہا ہے ۔

اگر واقعی یہ سچ ہوتا تو قرآن مجید کی اس آیت کے شان نزول پر سنی مناظر کے دلائل کا رد کیوں نہ کیا گیا؟ عطیہ ثقہ راوی ہے اس پر تو اختلاف تھا ہی نہیں!! جن باتوں پر اختلاف ہے یعنی عطیہ شیعہ تھا یا نہیں!! داعی المذہب والا اصول ہے کہ نہیں؟ یہ اصول عطیہ پر لاگو ہوگا کہ نہیں ؟ ان نکات پر سنی مناظر کے دلائل کا رد کیوں نہ کیا گیا؟

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب جب آپ کے علماء نے شیعہ کی درجہ بندی کی ہے ۔
نمبر ایک ۔۔۔وہ شیعہ جو بدعت صغری کے مرتکب ہیں جیسے مذکورہ عبارت میں ہے آپ دیکھ سکتے ہیں ۔ لہذا ان کی روایت قابل قبول ہیں کسی کو اعتراض نہیں ہے ۔

بلکل درست لیکن اختلافی نکتہ یہ ہے کہ شیعہ راوی کی ایسی روایت جو شیعیت کی تائید میں ہو وہ قبول کرنا چاہئے یا نہیں؟ اس پر دلیل دینا چاہئے تھی!!

شیعہ مناظر: دو نمبر دوسری قسم کے شیعہ جو بدعت کبری کے مرتکب ہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر اور عمر کو گالی دینا
یا اس فعل کی طرف لوگوں کو دعوت دینا ایشے شخص کی روایت قابل قبول نہیں ہے ۔

اس قسم کے شیعہ کو رافضی بھی کہتے ہیں۔ آج کے شیعہ درحقیقت وہی ہیں۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب اب میرا یہ دعوی ہے عطیہ پہلی قسم کا شیعہ ہے جس پر کوئی جرح نہیں ہے

👇👇👇👇👇👇👇👇

معاویہ صاحب آپ عطیہ کو دوسرے طبقے کے لوگوں میں ثابت کرو ۔ معزز ناظرین اب پھر معاویہ صاحب کی جہالت کا پردہ فاش ہونے والا ہے

معاویہ صاحب اس نقطہ کے علاوہ بات نہیں ہوگی۔

شیعہ مناظر کو ثابت کرنا چاہیئے تھا کہ شیعہ راوی مطلقآ اہل سنت کے ہاں قابل قبول ہیں، کیونکہ سنی مناظر اصول اہل سنت سے ثابت کرتے رہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے اور نہیں تو کم از کم یہی ثابت کردیتے کہ مذہب کے فرق پر اہل تشیع غیر اثنا عشری اور اثنا عشری راوی میں کوئی فرق نہیں رکھتے!!

سوچنے کی بات ہے کہ جس اصول پر اہل تشیع خود عمل کرتے ہیں وہی اصول اہل سنت کے لئے انہیں سمجھ نہیں آتا!! یہ صریح گمراہی نہیں تو پھر کیا ہے ؟

اور یہی قول (امام) شافعی سے (بغیر کسی سند کے؟) مروی ہے۔ ابن الصلاح نے کہا: یہ قول سب سے زیادہ انصاف والا اور راجح ہے۔ (بدعتی کی روایت کو) مطلقاً ممنوع قرار دینا بعید ہے اور ائمہ حدیث کے مشہور عمل کے خلاف ہے کیونکہ ان کی کتابیں ایسے مبتدعین سے بھری ہوئی ہیں جو بدعت کے داعی نہیں تھے۔ صحیحین میں ایسے مبتدعین کی شواہد و اصول میں بہت سی روایتیں ہیں۔ واللہ اعلم (۱)

میں (ابن کثیر) نے کہا: (امام) شافعی نے کہا: میں روافض میں سے خطابیہ کے سوا سب (موثق) بدعتیوں کی گواہی قبول کرتا ہوں کیونکہ یہ خطابیہ اپنے حامیوں کے لئے جھوٹی گواہی دینا جائز سمجھتے ہیں۔ (دیکھئے کتاب الام ۶/۲۰۶ و مناقب الشافعی ۱/۴۶۸، السنن الکبریٰ ۱۰/۲۰۸، اور الکفایہ ۱۹۴، ۱۹۵)

اس قول میں (امام) شافعی نے داعی اور غیر داعی میں کوئی فرق نہیں کیا۔ پھر معنوی لحاظ سے ان دونوں میں کیا فرق ہو سکتا ہے؟

یہ بخاری ہیں جنھوں نے (سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) کے قاتل عبدالرحمن بن ملجم کی تعریف کرنے والے (!) عمران بن حطان الخارجی سے (صحیح بخاری میں) روایت لی ہے اور (حالانکہ) یہ شخص بدعت کے بڑے داعیوں میں سے تھا۔ واللہ اعلم (۲)

مسئلہ: جس شخص نے لوگوں پر جھوٹ بول کر پھر توبہ کر لی ہو (اور اس توبہ پر ثابت قدم ہو) تو ابوبکر الصیرفی کے برخلاف اس کی روایت مقبول ہوتی ہے۔

---

(۱) جو راوی جمہور کے نزدیک ثقہ و صدوق ہو، چاہے بدعتی ہو یا سُنی، بدعت کا داعی ہو یا داعی نہ ہو، اس کی روایت حسن یا صحیح ہوتی ہے اور یہی قول راجح ہے۔ دیکھئے عصرِ حاضر کے ذہبی شیخ عبدالرحمٰن بن یحییٰ المعلمی الیمانی کی مشہور کتاب "التنکیل" (۱/۴۲-۵۲)

(۲) عمران بن حطان خارجی کو جمہور محدثین نے ثقہ صدوق قرار دیا ہے لہٰذا وہ حسن الحدیث راوی تھے۔ ابوالفرج الاصبہانی (الاغانی ۱۶/۱۵۳) المبرد (الکامل ۳/۱۶۹) اور ذہبی (سیر اعلام النبلاء ۴/۲۱۵) وغیرہم نے بیان کیا ہے کہ عمران مذکور نے عبدالرحمٰن بن ملجم خارجی (لعنہ اللہ) کی تعریف میں قصیدہ لکھا تھا۔ (!) لیکن یہ قصیدہ یا اس کے اشعار باسند صحیح عمران بن حطان سے ثابت نہیں لہٰذا وہ اس قصیدے کے الزام سے بری ہیں۔ واللہ اعلم

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب علوم الحدیث اس کو بھی پڑھ لیں ابن کثیر کا قول نقل کیا ہے اردو میں لکھنے کی ضرورت نہیں ۔
عطیہ کی بدعت فقط اتنی ھے کہ وہ عثمان پر علی کی فضیلت کا قائل ھے یا پھر علی کے مخالفین کی تنقیص کرتا تھا ۔ ذہبی نے اسلاف کی کسی راوی پر شیعت کی جرح کو اتنا ہی قرار دیا ھے.
معاویہ اسکے علاوہ اسکی شیعت کا کوئی ثبوت دے سکتے ہو تو کوئی ایسا ثبوت کہ وہ شیخین کی امامت کا منکر تھا یا پھر علی کی خلافت بلافصل کا قائل تھا یا پھر امامت کو صرف علی و اولاد علی کیلئے قرار دیتا تھا وغیرہ وغیرہ

شیعہ مناظر ابھی بھی بضد ہے کہ عطیہ کی جھوٹی بات پر ایمان رکھ کر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ فدک ہبہ ہوا تھا!!! مطلب قرآن ، صحیح روایات بلکہ شیعہ کتب کی صحیح روایات سے ہبہ کا رد اگر ہو بھی جائے تو بھی عطیہ کی بات ہی تسلیم کرنی چاہئے!! یہ ایک ایسی سوچ ہے جس سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ آج کے شیعہ کتنی پست ذہنیت کے ہیں، انہیں بس اہل سنت کی مخالفت کرنی ہے چاہے دنیا جہاں سے حقیقت مل رہی ہو، وہ ہرگز قبول نہیں کریں گے۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب آپ صرف عطیہ کی روایت کو اس لیے رد کر رہے ہیں کو وہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں تھا تو پھر ابو حنیفہ بھی تو آپ کے اصحاب میں تھا یا میں دکھاو کہ ابو حنیفہ نے کہا اگر جعفر صادق نہ ہوتے تو میں ہلاک ہوجاتا اور ابو حنیفہ کا استاد بھی ہے عطیہ
اب آپ کے پاس جواب نہیں ہے اس لیے ادھر ادھر بھاگ رہے ٹائم ضائع کر رہے ہو معاویہ صاحب ۔ سب دیکھ رہے کیسی حالت ہوگی آپ کی! 😅😅

شیعہ مناظر کی روش ملاحظہ فرمائیں!!! عالم کی جگہ وہ مسخرہ کا رول ادا کرتے تو شاید زیادہ کامیاب ہوتے!!!
امام ابوحنیفہ کو کس شیعہ کتاب میں اصحاب امام جعفر صادق تسلیم کیا گیا ہے ؟ سنی مناظر کی دلیل کا رد اپنی تاویلات سے کرنے والا یہ بھول گیا کہ شرائط میں وہ خود اقرار کرچکا ہے کہ ذاتی تاویلات دوران مناظرہ قبول نہیں کی جائیں گی!

نظر؛ لأن من عرف بالكذب ولو مرة لا تقبل روايته، فأولى أن ترد رواية من يستحل الكذب(596).

القول الخامس: يرى جماعة من أهل النقل والمتكلمين أن أخبار أهل الأهواء كلها مقبولة سوء كانوا فسّاقاً أو كفّاراً بالتأويل.

قال ابن حجر في شرح النخبة: والتحقيق أنه لا يرد كل مكفر ببدعته لأن كل طائفة تدّعي أن مخالفيها مبتدعة، وقد تبالغ فتكفر

ستلزم تكفير جميع الطوائف، فالمعتمد أن الذي ترد روايته من أنكر أمراً متواتراً من الشرع معلوماً من الدين بالضرورة، وكذا من اعتقد عكسه، فأما من لم يكن بهذه الصفة وانضم إلى ذلك ضبطه لما يرويه مع ورعه وتقواه فلا مانع من قبوله(597). وينظر في إمكان اجتماع الورع والتقوى مع البدعة المكفرة.

وأما ابن الصلاح فلم يدخل من كفر ببدعته في الخلاف أصلاً، بل حصر الخلاف فيمن لا يكفر ببدعته وتبعه على ذلك الحافظ العراقي:

والخلف في مبتدع ما كفرا قيل يرد مطلقاً واستنكرا

واختار الصنعاني في شرحه على نظم النخبة له أن يجعل المعيار في قبول الرواية الصدق ويطرح رسم العدالة وغيره لأن قبولهم رواية الدعاة إلى البدع كعمران بن حطان يقوّي القول بقبول المبتدع مطلقاً إذا كان صدوقاً(598).

ورجّح الشيخ أحمد شاكر ما حقّقه الحافظ ابن حجر وقال: إنه الحق الجدير بالاعتبار ويؤيده النظر الصحيح(599)

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب یہ لیں جب اصول دین کی مخالفت ہو اس وقت بدعتی کی روایت قابل قبول نہیں کوئی الزام تو لگاو عطیہ ہونے پر

یہ دیکھیں شیعہ مناظر خود اپنے دعوی اور دلیل کے خلاف یہ حوالا دے رہا ہے۔ اہل سنت کے اصول درحقیقت دین کے اصول ہی ہوتے ہیں، اگر کوئی روایت شیعیت کی حمایت میں ہو وہ اہل سنت کے نزدیک بدعت سمجھی جاتی ہے، عطیہ نے اس روایت میں صریح دو جھوٹ بیان کئے ہیں جنہیں دوسری صحیح روایات بلکہ شیعہ معتبر سے بھی ثابت کیا گیا ہے۔

1 - فدک ہبہ نہیں ہوا تھا۔
2- آیت و ات ذا القربی مکی آیت ہے، یعنی ھجرت سے پہلے نازل ہوئی جبکہ فدک سات ھجری نبی کریمﷺ کے زیر تسلط آیا۔

ایسی روایت جو واضح جھوٹی باتیں بیان کر رہی ہو ، شیعیت کے حق میں بھی ہو اور سب سے اہم بات اس روایت کے دو راوی عطیہ اور فضیل شیعہ بھی ہوں بلکہ شیعہ اسماء الرجال کے مطابق ائمہ معصومین کے اصحاب بھی ہوں تو اس روایت کو مناظروں میں پیش کرنا ہی جہالت ہے۔ اب شیعہ مناظر نے یہ حوالا پیش کر کے جس اصول کو پیش کیا ہے وہ آخر کس وجہ سے اس کی پیش کی گئی فدک کے ہبہ کرنے والی روایت پر لاگو نہیں ہوگا؟

سنی مناظر: بدعتی راوی کی روایت جب اس کے مذہب کی تائید میں ہو تو وہ قبول نہیں.اس پر میں اھل السنت کتب سے دو حوالے پیش کرچکا ہوں

1 - نخبة الفکر

2- تدریب الراوی.

شیعہ کتب سے بھی دو حوالے پیش کرچکا ہوں.

1- الرعایة

2- رسائل فی درایة الحدیث.

لیکن بخش حسین ہیں کہ شاذ اقوالات ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

سلسلة منشورات مكتبة دار المنهاج للنشر والتوزيع بالرياض ١

فتح المغيث بشرح ألفية الحديث

تأليف الحافظ المؤرخ

شمس الدين أبي الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوي الشافعي

المتوفى سنة ٩٠٢ رحمه الله

دراسة وتحقيق

د. عبد الكريم بن عبد الله بن عبد الرحمن الخضير

د. محمد بن عبد الله بن فهيد آل فهيد

المجلد الثاني

مكتبة دار المنهاج

للنشر والتوزيع بالرياض

معرفة صفة من تُقبل روايته... إلخ ٢٢٨ فتح المغيث بشرح ألفية الحديث

وبالجملة فقد قال شيخنا: إن ابن حبّان أغربَ في حكاية الاتّفاق(١).

ولكن يُشترط مع هذين ـ أعني: كونُه صدوقاً غيرَ داعية ـ أن لا يكون الحديث الّذي يحدّث به مما يَعضُدُ بدعتَه ويشدُّها ويزيّنُهَا، فإنَّا لا نأمن حينئذٍ عليه غلبةَ الهوى، أفاده شيخُنا، وإليه يُومئ كلامُ ابن دقيق العيد الماضي(٢).

بل قال شيخنا: إنّه قد نصّ على هذا القيد في المسألة الحافظ أبو إسحاق إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني شيخ النّسائي، فقال في مقدّمة كتابه في الجرح والتّعديل: ومنهم زائغٌ عن الحقّ، صدوقُ اللّهجة، قد جَرَى في النّاس حديثُه، لكنَّه مخذولٌ في بدعته، مأمونٌ في روايته، فهؤلاء ليس فيهم حِيلَة إلّا أن يؤخذ من حديثهم ما يُعرف، وليس بمنكر، إذا لم تَقْوَ به بِدعتُهُم(٣)، فيَتّهمُون بذلك(٤).

(و) قد (رووا) أي: الأئمّة النقّاد كالبخاريّ ومسلم أحاديثَ (عن) جماعة (أهل بدع) بسكون الدّال (في الصّحيح) على وجه الاحتجاج [بهم](٥)؛ لأنّهم (ما دعوا) إلى بدعهم، وما استمالوا النّاس إليها.

منهم: خالد بن مخلد(٦)، وعبيد الله بن موسى العبسي(٧)، وهما ممّن اتّهم بالغلو في التّشيع، وعبد الرّزّاق بن همام(٨)، وعمرو بن دينار(٩)، وهما بمجرّد التشيع.

(١) «شرح النخبة» (ص١٠٣). (٢) (ص٢٢٢ ـ ٢٢٣).

(٣) «شرح النخبة» (ص١٠٣ ـ ١٠٤).

(٤) «أحوال الرجال» للجوزجاني (ص٣٢).

(٥) ما بين المعقوفين لا يوجد في (س).

(٦) هو: خالد بن مخلد القطواني، أبو الهيثم الكوفي البجلي، مولاهم، وثقه عثمان بن أبي شيبة والعجلي، مات سنة ثلاث عشرة ومائتين.
«تاريخ الثقات» للعجلي (ص١٤١)، و«تهذيب التهذيب» (٣/ ١١٦ ـ ١١٨).
وانظر: طبقات ابن سعد (٦/ ٤٠٦)، وسؤالات الآجري (ص١٠٣)، و«الكفاية» (ص٢٠١).

(٧) انظر: «سؤالات الآجري» (ص١٥٠)، و«الكفاية» (ص٢٠١).

(٨) انظر: «الكامل» لابن عدي (٥/ ١٩٤٨)، و«الكفاية» (ص٢٠٨).

(٩) «الكفاية» (ص٢٠١) لكن قال الذهبي في «ميزان الاعتدال» (٣/ ٢٦٠): ما قيل عنه من التشيع باطل.

یہ تیسرا حوالہ کتب اهل السنت سے کہ ثقہ بدعتی کی روایت اس کی تائید میں قبول نہیں.

نخبۃ الفکر میں اکثر محدثین کا قول نقل کیا گیا تھا کہ بدعتی کی روایت اس کی تائید میں قبول نہیں.

اس کے بعد تدریب الراوی اور اب فتح المغیث.

یعنی یہ ایک متفقہ اصول ہے سوائے چند لوگوں کے، لیکن بخش حسین کہنا چاہ رہا ہے کہ اکثر و جمہور کا قول چھوڑ کر ان دو تین کا قول مانو۔

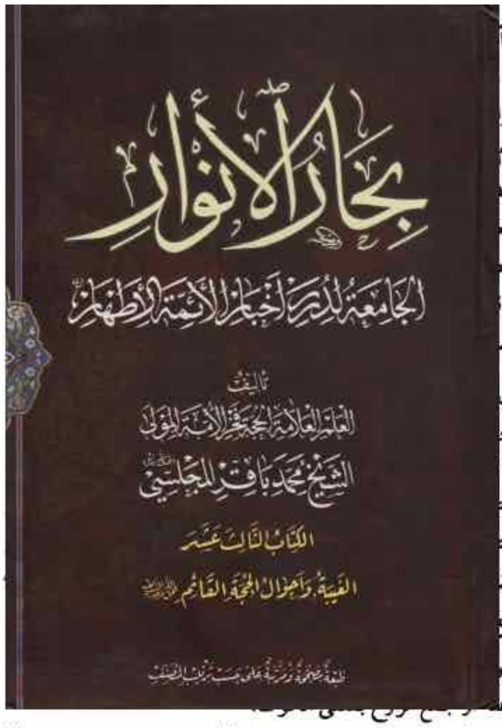

بيان: القنا في الأنف طوله و دقة أ... ٤٠/٥١
عن كونهما عريضتين كما مر في ...
سبق ظاهرا و في بعضها أربل بالر...
أظهر و فلج الثنايا انفراجها و عدم...

٢١ـ ني: [الغيبة للنعماني] أحمد بن هوذة ... ن النهاون... لأبي جعفر عليه السلام جعلت فداك إني قد دخلت المدينة و في ... ببابك دينارا دينارا أو تجيبني فيما أسألك عنه فقال يا ... من رسول الله أنت صاحب هذا الأمر و القائم به قال لا ... العينين المشرف الحاجبين عريض ما بين المنكبين برأس...

بيان: المشرف الحاجبين أي في...
النخالة و قوله عليه السلام رحم الله موسى...
أنه قال فلانا كما سيأتي فعبر عنه...

٢٢ـ ني: [الغيبة للنعماني] عبد الواحد بن عبد الله ... الحسين بن أيوب عن عبد الكريم بن عمرو الخثعمي ... أعين قال سألت أبا جعفر عليه السلام فقلت أنت القائم قال قد ولدن... ثم أعدت عليه فقال قد عرفت حيث تذهب صاحبك المدب... ٤١/٥١

بيان: ابن الأرواع لعله جمع الأر...
بحسنه و جهارة منظره أو بشجاع...

٢٣ـ ني: [الغيبة للنعماني] بهذا الإسناد عن الحسين بن أيوب عن عبد الله الخثعمي(٧) عن محمد بن عبد الله(٨) عن وهيب بن حفص عن أبي بصير قال قال أبو جعفر عليه السلام أو أبو عبد الله عليه السلام الشك من ابن عصام يا با محمد بالقائم علامتان شامة في رأسه و داء الحزاز برأسه و شامة بين كتفيه من جانبه الأيسر تحت كتفيه ورقة مثل ورقة الآس(٩) ابن ستة و ابن خيرة الإماء.

بيان: لعل المعنى ابن ستة أعوام عند الإمامة أو ابن ستة بحسب الأسماء فإن أسماء آبائه عليهم السلام محمد و علي و حسين و جعفر و موسى و حسن و لم يحصل ذلك في أحد من الأئمة عليهم السلام قبله مع أن بعض رواة تلك الأخبار من الواقفية و لا تقبل رواياتهم فيما يوافق مذهبهم.

٢٤ـ ني: [الغيبة للنعماني] ابن عقدة عن محمد بن الفضل بن قيس و سعدان بن إسحاق بن سعيد و أحمد بن الحسن(١٠) بن عبد الملك و محمد بن الحسن القطواني جميعا عن ابن محبوب عن هشام بن سالم عن زيد الكناسي قال سمعت أبا جعفر محمد بن علي الباقر عليه السلام يقول إن صاحب هذا الأمر فيه شبه من يوسف من(١١) أمة سوداء يصلح الله له أمره في ليلة(١٢) يريد بالشبه من يوسف عليه السلام الغيبة(١٣). ٤٢/٥١

٢٥ـ ني: [الغيبة للنعماني] عبد الواحد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن رباح عن أحمد بن علي الحميري عن الحكم بن عبد الرحيم القصير قال قلت لأبي جعف قول أمير المؤمنين عليه السلام بأبي ابن خيرة الإماء أهي فاطمة قال فاطمة خير الحرائر قال المبدح بطنه المشرب حمرة رحم الله فلانا(١٤).

---

(١) في المصدر: «لا تنفق».
(٢) الغيبة للنعماني ص٢١٥.
(٣) في المصدر: «عن محمّد بن زائدة» بدل «عن محمّد بن زرارة».
(٤) في المصدر: «المطالب».
(٥) في المصدر: «المبدح».
(٦) الغيبة للنعماني ص٢١٥.
(٧) في المصدر: «عن عبدالكريم بن عمرو الخثعمي».
(٨) في المصدر: «عن محمد بن عصام» بدل «عن محمّد بن عبدالله».
(٩) الغيبة للنعماني ص٢١٦.
(١٠) في المصدر: «الحسين» بدل «الحسن».
(١١) في المصدر: «ابن» بدل «من».
(١٢) في المصدر إضافة: «واحدة».
(١٣) الغيبة للنعماني ص٢٢٨.
(١٤) الغيبة للنعماني ص٢٢٨.

سنی مناظر: یہ تیسرا حوالہ شیعہ کتب سے، کہ واقفیہ کی روایات جب ان کے مذہب کی تائید میں ہو تو قبول نہیں.
قارئین آپ دیکھ چکے ہیں کہ یہ بخش حسین کیسے ایک متفقہ اصول کو چھوڑ کر شاذ اقوالات پیش کرکے وقت برباد کررہا ہے۔
متواتر کے خلاف تو ویسے بھی رد ہے بدعتی کی روایت، لیکن اس کے مذہب کی تائید میں بھی قبول نہیں جیسا کہ میں اکثر اور جمہور کا قول دکھا چکا ہوں. اس مسئلے پر جتنا چلنا ھے چلو، میں لائن لگا دونگا سنی اور شیعہ کتب سے کہ اصول یہی ھے کہ بدعتی کی روایت اس کی تائید میں قبول نہیں. عطیہ کی بدعت اتنی ہے کہ وہ کوفی شیعوں میں سے ہے، شیعوں نے اسے اپنے ائمہ کے اصحاب میں شمار کیا ہے.

اگر امام ابو حنیفہ رح امام جعفر صادق رح کے اصحاب میں سے ہوتے ہیں شیعہ ان کو ضرور اصحاب صادق میں ذکر کرتے. لیکن شیعہ محدثین نے بھی امام ابو حنیفہ رح کو اصحاب صادق میں ذکر نہیں کیا اس لیے کہ وہ کٹر سنی تھے، عطیہ کو شیعہ محدثین نے اصحاب صادق میں اس لیے شمار کیا کہ وہ پکا شیعہ تھا.

تو اس سے میری بات کی تائید ہوتی ہے نہ کہ آپ کی، اور میں صرف عطیہ نہیں بلکہ فضیل کو بھی شیعہ ثابت کیا ھے سنی اور شیعہ کتب سے.
دو شیعہ وہ بھی ایک روایت میں، اور کہہ رہے ہو کہ اصولوں کو چھوڑ کر صحیح روایات کو چھوڑ کر، اھل السنت کے معتبر علماء کو چھوڑ کر ان کی بات مانوں؟ کیا یہ انصاف ھے؟

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب میرے سوال کا جواب دیں اگر عطیہ بدعتی ہے کس قسم میں شمار کرتے ہیں۔
ایسے ہی سکین لگا کر کچھ حاصل نہیں ہوگا بدعت صغری والے راوی کی روایت قبول کی جاتی ہے بدعت کبری والے کی نہیں آپ عطیہ کو بدعت کبری پر ثابت کریں۔
یہ دوسری وارننگ ہے
جواب نہیں دیا تو باہر کر دیا جائے گا۔

بخش حسین حیدری کو شکست نظر آنا شروع ہوگئی ہے، اب بہانے کی تلاش میں ہے کہ کسی طرح سنی مناظر کو گروپ سے نکال باہر کرے۔

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب جب آپ کے علماء نے شیعہ کی درجہ بندی کی ہے۔
نمبر ایک ۔۔۔وہ شیعہ جو بدعت صغری کے مرتکب ہیں جیسے مزکورہ عبارت میں ہے آپ دیکھ سکتے ہیں ۔۔۔۔۔لہذا ان کی روایت قابل قبول ہیں کسی کو اعتراض نہیں ہے
دو نمبر دوسری قسم کے شیعہ جو بدعت کبری کے مرتکب ہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر اور عمر کو گالی دینا
یا اس فعل کی طرف لوگوں کو دعوت دینا ایشے شخص کی روایت قابل قبول نہیں ہے
☟☝☟☟☟☟☟
معاویہ صاحب اب میرا یہ دعوی ہے عطیہ پہلی قسم کا شیعہ ہے
جس پر کوئی جرح نہیں ہے
☟☟☟☟☟☟☟☟
معاویہ صاحب آپ عطیہ کو دوسرے طبقے کے لوگوں میں ثابت کرو
معزز ناظرین اب پھر معاویہ صاحب کی جہالت کا پردہ فاش ہونے والا ہے
معاویہ صاحب اس نقطہ کے علاوہ بات نہیں ہوگی
معاویہ صاحب آپ کی پھر وہ ہی جہالت بھری باتیں میں نے رد کر کیا عقل گھاس چرنے گی ہے آپ کی کتابیں ہمارے لیے حجت نہیں
اب آتا ہوں اصل مقصد کی طرف
بھاگنے نہیں دوں گا یہ بات ذہن میں رہے اتنا ذلیل کروں گا کہ آپ یاد کریں گے۔
معاویہ صاحب عطیہ یہاں اپنے مذہب کی تائید میں کون سا شیعہ عقیدہ بیان کر رہا ہے اور اہل سنت کا وہ کون سا عقیدہ ہے جس کے خلاف عطیہ نے بات کر رہا ہے
نمبر 1 شیعہ عقائد کی کتب سے وہ عقیدہ بیان کریں جو عقیدہ عطیہ نے بیان کیا ۔
نمبر 2 اہل سنت کی کتب سے وہ عقیدہ بیان کریں جس کے خلاف عطیہ نے بات کی۔
معاویہ صاحب حوالے صرف سنی شیعہ عقائد کی روشنی میں دینے ہو گے ۔
یہ حوالہ جات اس لیے طلب کر رہا ہوں کہ آپ کی لاجک کا پردہ فاش ہوجائے ۔
معاویہ صاحب آپ نے یہاں پر ایک غیر علمی دعوی کر کے پوری عمارت اس پر اٹھائی جو اب چکنا چور ہونے والی ہے ۔
حقیقت تو یہ ہے کہ عطیہ ثقہ راوی ہے اور اس نے قرآن مجید کی آیت کی تفسیر میں حدیث رسول اللہ بیان کی ہے ۔
آپ نے صرف شیعہ ہونے کی بنا پر اس کو بدعتی کہا ہے۔

معاویہ صاحب کہہ رہے عطیہ شیعہ ہے بدعتی ہے کوفی ہے ۔
لیکن یہ نہیں بتا رہے کہ بدعت کیا ہے معزز ناظرین دیکھ لیں اپنی طرف سے الزام عائد کرنا اور اس کو ثابت نہ کرنا اس کو کم علمی کہتے ہیں پھر وہ ہی سوال اوپر رکھ دیئے ہیں۔
معاویہ صاحب عطیہ کا بدعتی ہونا اس درجے کا ہے کہ اس کی روایت قبول نہ کی جائیں۔

اس کا جواب دینا معزز ناظرین کو آپ کے جواب کا انتظار ہے
میں کوئی حوالہ پیش نہیں کروں گا کہ گفتگو کا رخ تبدیل ہوجائے لہذا گفتگو مکمل ہو رہی نتیجہ نکلے۔

سنی مناظر: آپ سب نے دیکھا کہ شیعہ مناظر نے اپنے دعویٰ میں جو دلائل پیش کیے ان سب کا تفصیلی رد میں نے کیا.
ان کی مرکزی دلیل **مسند ابو یعلی** والی روایت کے رد میں میں نے 6 جوابات دیے۔

پہلا جواب

اس روایت میں دو راوی ثقہ ہیں، عطیہ اور فضیل.
لیکن ان کا شیعہ ہونا کتب اھل السنت کے ساتھ شیعہ کتاب معجم رجال الحدیث سے بھی ثابت کیا.
اور ساتھ میں متفقہ اصول بھی دکھایا سنی و شیعہ کتب سے کہ بدعتی اگرچہ ثقہ ہو لیکن جب وہ اپنے مذہب کی تائید میں روایت کرے تو وہ قابل قبول نہیں.
جس کے جواب میں بخش حسین صرف اس پر بحث کرتا رہا کہ عطیہ کس طرح کا شیعہ ھے ؟ اور شیعہ کی روایت قبول ہے.
حالانکہ میں اس کا جواب دے چکا تھا کہ جس کو تمھارے لوگ اپنے اماموں کے شیعہ میں شمار کریں وہ عام شیعہ نہیں بلکہ پکا شیعہ ہوگا، اھل السنت کو اس کی خبر نہیں ہوئی کیونکہ تقیہ اور مذھب چھپانا شیعہ مذھب میں عبادت ھے.
اس پر میرے کسی بھی حوالے کا جواب بخش حسین نہ دے سکا سوائے شاذ اقوالات کے جن کا رد میں جمھور کے اقوالات سے کرچکا ہوں.

دوسرا جواب

روایت میں بیان کی گئی آیت مکی ہے اور فدک مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا.
اس پر میں نے **شیعہ مفسر طباطبائی** کا حوالا پیش کیا اور سنی کتب سے **تحفہ اثنا عشری، تفسر ابن کثیر** کے حوالے پیش کیے.
جوابا بخش حسین نے علامہ آلوسی وغیرہ کی تفسیر سے یہ پیش کیا کہ یہ آیت مدنی ھے.
لیکن بخش حسین کی خیانت ان حوالاجات سے پکڑی گئی کہ جمھور مفسرین اس پوری سورت کو مکی کہہ رہے ہیں اور یہ شاذ اقوالات پیش کرکے اس آیت کو مدنی ثابت کررہا تھا.
جس پر بخش حسین نے کہا کہ مفسرین نے کہا ہے کہ اس کی اکثر آیات مکی ہیں.
جس پر میں نے اس سے ان تفاسیر عبارت کا ترجمہ کرنے کا کہا تو آخر تک جواب نہیں دیا اور ان کی دھوکا بازی اور خیانت پکڑی گئی.

تیسرا جواب

میں نے سیر اعلام النبلاء صحیح روایت پیش کی کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رض کو فدک دینے سے منع کیا تھا.

اور اھل السنت 5 معتبر علماء کے حوالاجات بھی پیش کیے گئے کہا فدک ھبہ کیے جانا جھوٹ ھے.
لیکن ان سب کا جواب آخر تک نہیں دیا گیا

چوتھا جواب

لسان المیزان سے میں نے ثابت کیا کہ ابو العینا اور جاحظ نے فدک والی حدیث گھڑی تھی.
ساتھ میں تحفہ اثنا عشری سے بھی فدک والی حدیث کو جھوٹی ثابت کیا.
لیکن آخر تک کوئی جواب نہیں آیا.

پانچواں جواب

میں نے شیعہ کتاب مراۃ العقول سے دیا کہ فدک یتیم، مسکین اور مسافروں کا حق ھے، رسول اللہ ﷺ صرف سیدہ فاطمہ رض کو کیسے دے سکتے ہیں؟
کوئی جواب نہیں آیا.

چھٹا جواب

اسی مراۃ العقول سے دیا کہ فدک نبی کریم ﷺ کے بعد ان کے قائم مقام کے پاس جائے گا.
لیکن ان کان کوئی جواب نہیں آیا

باقی آپ نے بخش حسین کی روش دیکھی کہ کسطرح میرے حوالاجات کو نظر انداز کرکے اپنی طرف سے.

1: عطیہ کی توثیق بھیجنا شروع کر دیں.

حالانکہ اس پر بحث ہی نہیں تھی.

2: عطیہ کے شیعہ ہونے پر سارا وقت ضائع کردیا.

حالانکہ میں خود انہی کی کتاب معجم رجال الحدیث سے اس کا امام باقر رح کے اصحاب میں شمار ہونا دکھایا تھا.

اور فضیل کا بھی شیعہ ہونا دکھایا تھا، یعنی دو شیعہ ایک روایت میں.

3: بخش حسین نے زور دیا کہ بدعتی کی روایت اس کی تائید میں قبول ھے.

حالانکہ میں جمھور کا متفقہ اصول دکھا چکا تھا سنی اور شیعہ کتب سے.

4: جناب نے ہبہ کی روایت کے تواتر کا دعویٰ کیا.

جب میں نے تواتر کی شرائط بھیجیں تو اس کے بعد آخر تک جواب نہ دے سکا اور دعویٰ تواتر بھول گئے۔

خلاصہ یہ کہ بخش حسین صاحب اپنے دعویٰ کے ثبوت میں مکمل طور پر ناکام رہے.

اھل علم مکمل گفتگو دیکھ کر اندازہ لگا لیا ہوگا.

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین.

شیعہ مناظر: جناب معاویہ یہ فیصلہ اہل علم پر چھوڑتے ہیں کہ کون ناکام رہا ۔ اب آتا ہوں اصل مقصد کی طرف

معزز ناظرین جیسا کہ معاویہ صاحب تین دن تک ایک بات کی رٹ لگا کر لکھتے رہے کہ شیعہ راوی کی روایت قبول نہیں ۔

جب معاویہ صاحب سے سوال کیا گیا کہ کس لیے معاویہ صاحب نے کہا کہ عطیہ بدعتی ہے ۔ جیسا کہ کسی سے نام سنا ہو بدعت کا ۔

جب معاویہ صاحب سے کہا گیا کیسے عطیہ بدعتی ہے ثابت کریں ۔
اپنے مذہب کی تائید میں روایت نقل کی ہے اس لیے بدعتی ہے
ہم نے کہا معاویہ صاحب کون سی اقسام کی بدعت میں لاتے ہیں عطیہ کو ۔
بدعت صغری یا بدعت کبری
معاویہ صاحب کا جواب نہیں آیا۔

جواب تو سنی مناظر بار بار دیتے رہے شیعہ مناظر نے قسم کھائی تھی کہ اسے ککھ نہیں سمجھنا!
عطیہ کی بدعت بظاہر صغرٰی ہے لیکن اس کے اثرات بدعت کبری تک جاتے ہیں! اسی لئے تو

دوران مناظرہ بطور پہلی دلیل عطیہ کی روایت پیش کی گئی۔

شیعہ مناظر: بس یہ ہی کہا کہ عطیہ بدعتی ہے ۔
اور جتنے بھی معاویہ صاحب نے سکین پیش کیے بدعت پر ان میں سے یہ ثابت نہیں کر سکے کہ عطیہ کے بارے میں ہیں
لہذا معاویہ صاحب عطیہ کو بدعتی ثابت نہیں کر سکے ۔

سنی مناظر نے بدعتی کی روایت کے بارے میں متفقہ اصول سنی و شیعہ کتب سے ثابت بھی کیا!! اس کے باوجود شیعہ مناظر بضد رہے کہ عطیہ کے نام سے ہی بدعت ثابت کی جائے!!
یہ ضد ایسا ہی ہے جیسے کسی زانی کو سزا دیتے وقت قرآن و احادیث سے احکامات دکھائیں جائیں تو اس کے رشتہ دار مطالبہ کریں کہ قرآن و احادیث میں زنا کی سزائیں تو موجود ہیں لیکن اس زانی کا نام کہاں بیان ہوا ہے ؟ بس زانی کو سزا نہیں دی جاسکتی!!

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ کی بات کر رہے ہیں جب کہ معاویہ صاحب کو میں بار بار کہتا رہا کہ آپ کی کتاب ہمارے لیے حجت نہیں ہے تو معاویہ صاحب اپنی کتاب سے رد کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہے ۔

شیعہ مناظر نے جب اہل سنت سے دلیل دی تو اس کا رد بھی اہل سنت سے ہی کیا گیا تاکہ ثابت ہو کہ شیعہ مناظر کی دلیل کے خلاف اہل سنت کتب میں صحیح روایات موجود ہیں!
دلیل کا علمی رد اسی طرح کیا جاتا ہے، شیعہ مناظر عقل سے پیدل تھے کہ سمجھ نہ آسکی!

شیعہ مناظر: اور معاویہ صاحب عطیہ کو جب شیعہ کہہ کر مجروح قرار دیا تو
پھر ہم نے معاویہ صاحب کو اس کی کتاب تحفہ اثنا عشریہ سے دکھایا کہ معاویہ صاحب پہلے
تابعین اور اصحاب کو شیعہ کہا جاتا تھا تو معاویہ صاحب نے جواب نہیں دیا
یہ ہی کہا عطیہ شیعہ اور بدعتی ہے
شاہ صاحب نے تو اہل سنت کو ہی شیعہ لکھ دیا ۔
اگر عطیہ بدعتی تھا تو پھر تابعین اور اصحاب بھی معاویہ صاحب کے بقول بدعتی ہوئے ۔

سنی مناظر نے عطیہ کو مجروح قرار نہیں دیا!! جھوٹ بولنا شیعہ کے مذہب میں عام سی بات ہے ، بس تقیہ کی نیت کافی ہے!! تابعین کا شیعہ ہونا کوئی معیوب بات نہیں ہے، وہ ثقہ ہی رہیں گے ۔ بدعتی اس وقت کہا جائے گا جب کسی شیعہ راوی کی روایت شیعیت کے حق میں ہوگی! یہ سادہ نکتہ شیعہ مناظر کی کھوپڑی میں نہ آ سکا!!

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں نے سیر اعلام النبلاء سے صحیح روایت پیش کی ۔
معاویہ صاحب ہم نے اہل سنت کی کتب سے حوالہ دیا مسند ابویعلی الموصلی سے تو معاویہ صاحب عطیہ کو بدعتی کہہ دیا ۔
اور اپنی کتابوں سے رد کر رہے تھے نہ کے مخالف کی کتابوں سے
جیسا کہ پہلے سکین بنا کر رکھے ہوں کہ ان کو لگانا ہے اپنا گھوڑا اپنا میدان ۔

مسند ابویعلی اہل سنت کتاب ہے، ظاہر ہے اس کا رد اہل سنت اصول اور اہل سنت صحیح روایات سے ہی کیا جائے گا۔ اب یہ تو ممکن نہیں کہ روایت اہل سنت کی ہو اور شیعہ اصول اور شیعہ کتب سے اس کا رد کیا جائے!!

شیعہ کے نزدیک تو تمام اہل سنت کتب ناقابل قبول ہیں، لیکن دوران مناظرہ دلیل مخالف فریق سے اسی لئے دی جاتی ہے کہ وہ اپنی کتب کو قابل قبول سمجھتا ہے۔

جب شیعہ مناظر نے سنی مناظر کو اہل سنت کتب سے منوانا چاہا تو دفاع کرتے ہوئے سنی مناظر ثابت کرے گا کہ آپ کی روایت سر آنکھوں پر لیکن ہمارے یہ اصول ہیں اور ہم دوسری صحیح روایات کی روشنی میں آپ کی دلیل کو قابل قبول نہیں سمجھتے!!! اس کے بعد شیعہ مناظر سنی مناظر کے اصول اور دوسری صحیح روایات کا رد اہل سنت کتب سے کر کے یہ بتاتا کہ آپ غلط ہو آپ کے فلاں اصول اور فلاں کتب میں فلاں روایات میری دلیل کی تائید میں ہیں اس لئے آپ کو ماننا ہوگا!!

افسوس کہ بخش حسین حیدری نے ایسا کچھ نہیں کیا بلکہ انہیں مناظروں کی ان سادہ باتوں کا بھی علم نہ تھا۔

اس مناظرے میں ایسا کچھ نہ ہوا جب سنی مناظر نے جواب دیا کہ ہمارے اس اصول اور دیگر صحیح روایات سے آپ کی دلیل باطل ہوجاتی ہے تو شیعہ مناظر پہلے تو کہتے رہے کہ اہل سنت کتب کیوں پیش کر رہے ہیں؟ وہ قابل حجت نہیں ہیں، اس کے بعد اصول پر بات کرنے کے بجائے جرح و تعدیل کی طرف جانے کی کوشش کی!! پھر اصول کو مجبوراً تسلیم کیا تو اپنی دلیل پر اس اصول کو لاگو کرنے پر راضی نہ ہوئے۔ شیعہ مناظر اختلافی نکات اور صحیح روایات کا علمی رد کرنے کے بجائے ایسے اسکینز پیش کرتے رہے جن پر اختلاف تو تھا ہی نہیں!!

شیعہ مناظر: معاویہ صاحب نے کہا تقیہ کرتے ہیں مذہب چھپانا
تقیہ تو اہل سنت کے ہاں بھی موجود ہے معاویہ صاحب شاید اس بات کو بھول گئے ۔
جب ہم نے روایت کو دوبارہ تواتر سے پیش کیا تو معاویہ صاحب پھر یہ کہہ کر جان چھڑا کر بھاگ نکلے کہ فلاں روایت کی توثیق نہیں ہے ۔

یہ کاپی پیسٹ ہے جب ہم نے سات روایات لگائی تواتر کے ساتھ اور ساتھ کتاب المحلی سے ابن حزم کا قول لگایا کہ جو روایت چار صحابہ سے نقل ہوجائے اس پر جرح نہیں ہوتی ۔

شیعہ مناظر نے چار صحابہ سے روایات پیش تو کردیں لیکن یہ بھول گئے کہ روایت بمعہ سند اور توثیق پیش کی جاتی ہے!! سنی مناظر کے مطالبہ کے باوجود وہ اپنی پیش کی گئی روایات کی اسناد پیش نہ کرسکے!! شرائط کی خلاف ورزی بھی کی اور بضد رہے کہ تواتر قبول کرلیا جائے!!

معاویہ صاحب المحلی کے قول کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ کسی اور کا قول دو جیسے المحلی ابن حزم کا قول معاویہ صاحب کے لیے کوئی معنی نہ رکھتا ہو ۔
المحلی کا یہ قول دو جگہ پر پیش کیا جلد نمبر ایک سے اور جلد نمبر سات سے ۔
جس کا جواب معاویہ صاحب نے نہیں دیا اور چھلانگ لگا کر کہا عطیہ شیعہ ہے اور بدعتی

المحلی کا قول شیعہ مناظر کے کام اس وقت آتا جب وہ فدک کا ہبہ ہونا چار مختلف اسناد سے صحیح السند ثابت بھی کرتے لیکن شیعہ مناظر کا حال یہ تھا کہ وہ بغیر کتاب کے نام کے بھی روایات کاپی پیسٹ کرکے پیش کرتے رہے ۔ جس بندے کو حوالوں کا علم نہ ہو وہ اسناد کیا خاک پیش کرتا ۔

شیعہ مناظر: پہلی بات تو یہ کہ معاویہ صاحب شروع سے آخر تک یہ دعویٰ کرتے رہے کہ بدعتی راوی کی روایت اس کے مذہب کی تائید میں قبول نہیں، مگر آخر تک وہ یہ ثابت نہیں کرسکے کہ عطیہ نے قرآن مجید کی آیت کی تفسیر میں اس حدیث رسول سے اپنے کونسے مذہب کی تائید کی ہے ؟

تواتر اسے نہیں کہتے کہ ایک ہی دور سے کئی روایات پیش کردی جائیں بلکہ ہر دور ہر طبقے سے اتنے زیادہ راوی روایت کریں جن کا کذب بیانی پر متفق ہونا ممکن نہ ہو !

شیعہ مناظر: کیا قرآن مجید کی تفسیر میں ثقہ راوی کی بیان کردہ حدیث رسول، اہل سنت مذہب کے خلاف شمار ہوتی ہے ؟
اس پر معاویہ صاحب سے حوالہ طلب کیا گیا مگر انہوں نے ایک حوالہ تک نا دیا۔

دوسری بات معاویہ صاحب شروع سے یہ رٹ لگاتے رہے کہ عطیہ شیعہ اور امام باقر علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھا ، لہذا وہ پکا شیعہ ہوگا اور سنی علمائے متقدمین کو اس کا پتہ نہیں چلا کیوں کہ اس نے تقیہ کیا ہوگا۔

یہاں معاویہ صاحب کو خود یقین نہیں ہے کہ وہ اہل سنت علما متقدمین کی لاعلمی کا دعویٰ درست کررہے ہیں یا غلط ۔ یہی حال معاویہ صاحب کے عطیہ پر تقیہ کرنے کا الزام لگانے کا ہے وہاں بھی معاویہ صاحب نے محض ایک شوشہ چھوڑا ہے کوئی دلیل نہیں دی کہ عطیہ نے تقیہ کیا ۔

عطیہ نے کم از کم اس روایت میں تقیہ نہیں کیا، شیعہ وہ پہلے سے تھا اسی لئے تو اہل سنت اسماء الرجال میں اسے شیعہ شمار کیا گیا ہے اس کے علاوہ خود شیعہ اسماء الرجال اسے اصحاب امام صادق میں شمار کیا ہے۔ اس سے زیادہ عطیہ کے شیعہ ہونے کا ثبوت کیا ہوگا؟؟

سب سے بڑی بات معاویہ صاحب خود اقرار کرتے رہے کہ عطیہ ثقہ ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں ۔

تو جناب ایسا راوی ثقہ کیسے ہوگیا جو تقیہ کرکے قرآن مجید کی آیت بھی پڑھ رہا ہے اور رسول اللہ پر معاذاللہ بہتان بھی باندھ رہا ہے ۔

عطیہ نے فدک ہبہ ہونے والی بات خلاف حقیقت بیان کی ہے اور شیعہ مناظر معصوم ہوکر پوچھتے رہے کہ عطیہ نے اپنے مذہب شیعہ کی کس طرح تائید کی ہے!!!
اس کے علاوہ سنی مناظر تو پہلے ہی سنی و شیعہ کتب سے حوالے پیش کرچکے کہ روایت میں بیان کی گئی آیت مکی ہے۔ اس کا رد تو کیا نہیں اور آئین بائیں شائیں کر رہے ہیں۔

شیعہ مناظر: لہذا یا تو عطیہ کو ثقہ لکھنے والے اہل سنت علما جھوٹے ہیں یا پھر معاویہ صاحب خود جھوٹ بول رہے ہیں ۔

راوی ثقہ بھی ہو اور شیعہ بھی ہو۔۔ یہ ایسے ہی ممکن ہے جیسے اہل تشیع کے ہاں راوی ثقہ بھی ہے اور غیر اثناعشری بھی ہے!
رہی بات راوی کے جھوٹ بولنے کی تو یہی تو اس کی شیعیت کی تائید میں بدعت ہے جس کی وجہ سے یہ اصول بنایا گیا تاکہ راویوں کی ایسی خیانتوں سے بچنا ممکن ہوسکے۔
اگر عطیہ کو ثقہ لکھنے والے اہل سنت علماء جھوٹے ہیں تو پھر اہل تشیع کے وہ علماء بھی جھوٹے ہوجائیں گے جو غیر اثناعشری راوی کو ثقہ قرار دیتے ہیں!! شیعہ مناظر کے غیر علمی اعتراضات کے سادہ جواب اسی طرح دئے جاسکتے ہیں۔

شیعہ مناظر: پھر معاویہ صاحب یہاں مذکورہ آیت پر مفسرین کا اختلاف بھی دکھارہے ہیں کہ بعض اسے مکی اور بعض اس کے مدنی ہونے کے قائل تھے ۔ تو جب اختلاف ثابت ہوگیا تو یہ دلیل نا رہی کیوں کہ اصول ہے جس رائے میں اختلاف سامنے آئے وہ قابل حجت نہیں ۔ جناب طباطبائی کی رائے مذکورہ سورہ سے متعلق ہے اور یہ تو سب ہی مانتے ہیں قرآن میں بعض سورتیں ایسی ہیں جن کی بعض آیات مکہ اور بعض آیات مدینہ میں نازل ہوئیں ۔ مگر مفسرین نے سورہ کو مجموعی حیثیت میں مکی یا مدنی شمار کیا ۔ معاویہ صاحب یقیناً اس علمی نقطے سے بھی لاعلم ہیں ۔

شیعہ مناظر نے شاید سنی مناظر کے اسکین پڑھے بھی نہیں!! کیونکہ سورت کو مکی قرار دینے کے علاوہ اس مخصوص آیت کو بھی مکی آیت ثابت کیا گیا ہے!!

شیعہ مناظر: پہلی بات تو سنی کتاب کا حوالہ ہم پر حجت نہیں بارہا دیا جاچکا، دوسری بات بالفرض اہل سنت عقیدے کے مطابق یہ مان لیا جائے کہ صحیح روایت سے یہ ثابت ہے

کہ جناب سیدہ نے رسول اللہ سے بھی فدک مانگا تھا اور رسول اللہ نے انکار کردیا تھا پھر جناب سیدہ نے یہ مطالبہ جناب ابوبکر سے کیوں دہرایا؟

بخش حسین صاحب! سنی کتاب سے دلیل دی ہے تو سنی کتاب سے رد کو بھی قبول کرنا ہوگا!!
آپ کی دلیل اہل سنت کو منوانے کے لئے تھی اور اہل سنت سے ہی اپنی دلیل کا دفاع کرتے ہوئے سنی مناظر کے حوالوں کو رد کرنا ضروری تھا! آپ نے یہ کہہ کر اہل سنت حوالوں کے جواب دینا گوارہ نہ کئے کہ وہ آپ کے لئے حجت نہیں ہیں!!! آپ کے لئے حجت ہونا ضروری کیوں تھا؟
مناظرے میں مدعی آپ تھے ، اپنا دعوی منوانا آپ کا کام تھا۔ سنی مناظر کو اپنا دفاع کرنا تھا، آپ سے اہل سنت کا کوئی دعوی تھوڑی منوانا تھا۔
رہی بات سیدہ فاطمہ نے بعد از نبی فدک کا مطالبہ کیوں کیا تھا، تو بخش حسین صاحب۔ سیدہ نے فدک کا مطالبہ بطور میراث کیا تھا، جبکہ آپ کا دعوی میراث پر نہیں بلکہ ہبہ کے متعلق تھا۔ آپ کو فدک کا ہبہ ہونا ثابت کرنا تھا۔
سیدہ فاطمہ کا مطالبہ کرنا جائز اور درست تھا، حضرت ابوبکر صدیق نے فرمان نبوی سناکر فدک کا جو فیصلہ کیا وہ بھی عین قرآن و سنت کے مطابق تھا۔ سیدہ فاطمہ کی خاموشی ہی ان کی رضامندی تھی۔ آپ کو اس مطالبہ پر مناظرہ کرنا تھا تو ہبہ والا دعوی کیوں کیا؟

شیعہ مناظر: کیا معاذاللہ اہل سنت عقیدے کے مطابق جناب سیّدہ ع جو کہ فاتح مباہلہ اور آیت تطہیر کی مصداق ہیں وہ واقعاً ایسی شخصیت تھیں کہ فدک کے لیے اتنی گرجائیں۔ معاذاللہ۔۔۔۔یہ معاویہ صاحب سیراعلام النبلا کی اس صحیح روایت سے اہل سنت کے کس عقیدے کی ترجمانی کررہے ہو معاویہ صاحب
یہاں اوپر غلطی میں لفظ ثقہ آگیا ھے، میں شیعہ لکھنا چاھ رہا تھا. ٹائپنگ کی غلطی

سیر اعلام کے حوالے سے بھی آپ نے غلط بیانی کی ہے!! نہ صرف فدک بلکہ کئی مواقع ایسے آئے کہ نبی کریم نے سیدہ فاطمہ سے انکار کیا، مثال کے طور پر ایک بار سیدہ فاطمہ کو خادمہ کی ضرورت پیش آئی اور نبی کریم سے سوال کیا تو نبی کریم نے خادمہ دینے سے انکار کیا اور صبر کرنے کی تلقین کی اور کچھ کلمات تعلیم فرمائے۔ یہ واقعہ بھی سنی و شیعہ کتب میں موجود ہے۔ نبی کے انکار سے سیدہ فاطمہ کی ہرگز توہین نہیں ہوتی۔ یہ آپ کی سمجھ کا قصور ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فارق اچھی طرح جانتے تھے کہ فدک ہبہ نہیں ہوا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ سیدہ فاطمہ نے کبھی بھی فدک کے ہبہ ہونے کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔

شیعہ مناظر: شیعہ اصول حدیث کے مطابق خلاف قرآن روایت قابل حجت نہیں ۔۔۔سورہ حشر آیت 6 میں ہے کہ ایسا مال فئی جو بغیر گھوڑے یا اونٹ دوڑائے مسلمانوں کے ہاتھ آئے اس پر رسول اللہ کا حق ہے اور کسی کا اس میں حق نہیں ، اب رسول اللہ کی مرضی تھی وہ اپنا ذاتی حق جسے چاہیں دیں اور جسے چاہے نا دیں۔۔۔ اور رسول اللہ نے فدک جناب سیدہ ع کو ہبہ کیا۔

حسن بخش صاحب۔۔ شیعہ اصول اگر واقعی عین قرآن کریم کے مطابق ہوتے تو سورت الحشر کی آیت 6 کا جو ذکر کیا ہے اسے مکمل پڑھ کر اچھی طرح سمجھ کیوں نہیں لیتے ؟؟
کیا اس آیت کے مطابق مال فئی نبی کریم کا ذاتی حق ہوجاتا ہے ؟؟ آنکھوں سے پٹی ہٹا کر پوری آیت پڑھیں۔

مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ مِنۡ اَهۡلِ الۡقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوۡلِ وَ لِذِى الۡقُرۡبٰى وَ الۡيَتٰمٰى وَ الۡمَسٰكِيۡنِ وَ ابۡنِ السَّبِيۡلِ ۙ كَىۡ لَا يَكُوۡنَ دُوۡلَةًۢ بَيۡنَ الۡاَغۡنِيَآءِ مِنۡكُمۡ‌ ؕ وَمَاۤ اٰتٰٮكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ * وَ مَا نَهٰٮكُمۡ عَنۡهُ ۚ فَانۡتَهُوۡا‌ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ‌ۘ سورت الحشر آیت 7

جو مال خدا نے اپنے پیغمبر کو دیہات والوں سے دلوایا ہے وہ خدا کے اور پیغمبر کے اور (پیغمبر کے) قرابت والوں کے اور یتیموں کے اور حاجتمندوں کے اور مسافروں کے لئے ہے۔ تاکہ جو لوگ تم میں دولت مند ہیں ان ہی کے ہاتھوں میں نہ پھرتا رہے۔ سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو۔ اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بےشک خدا سخت عذاب دینے والا ہے

1- اللہ عزوجل

2- نبی کریم

3- نبی کریم کے قرابت دار

4- یتیم

5- حاجتمند

6- مسافر

فدک کی آمدنی قرآن پاک کے مطابق نبی کریم اور تمام خلفائے راشدین خرچ کرتے رہے۔ **مال فئی کے چھے حصہ دار ہیں!! یہ اللہ عزوجل کا قانون ہے اور قرآنی مطالب واضح ہوتے ہیں!! اصول کافی کی روایات نہیں کہ اپنی پسند کا مفہوم نکال دیا!!**

شیعہ مناظر: جہاں تک فدک کے بعد از رسول ان کے قائم مقام کے پاس جانے کی بات ہے تو ایسا اس صورت ہوتا جب رسول اللہ اسے ہبہ نا کرتے ، کیوں کہ جو چیز ہبہ کردی جائے تو پھر وہ اس کی ملکیت ہوجاتا ہے جسے ہبہ کیا جاتا ہے۔۔۔۔لہذا روایت کو اس کے شان نزول کے تناظر میں دیکھا جانا چاہیے

فدک کبھی ہبہ نہیں ہوا!! شیعہ مناظر کا دعوی سراسر جھوٹ اور فریب پر مبنی ہے۔ اس کا رد تو اہل سنت و اہل تشیع کتب سے ہوجاتا ہے۔ اگر دعوی میں واقعی دم ہوتا تو مناظرے میں دلائل سے شیعہ مناظر دفاع کرتے!!

شیعہ مناظر: عطیہ کی توثیق اس لیے بھیجی گئی کیوں کہ معاویہ صاحب کا پورا زور اس بات پر تھا کہ عطیہ شیعہ تھا ، علمائے متقدمین کو اسے پہچاننے میں غلطی ہوئی ۔ لہذا توثیق سے ثابت کیا گیا کہ اگر معاویہ صاحب کے مطابق یہ غلطی تھی تو دیکھیں کتنے بڑے بڑے سنی علما اس غلطی سے لاعلم تھے اب ان کی اس لاعلمی سے تو پورا مذہب تسنن ہی نابود ہوگیا کیوں کہ اتنی غلطیاں کرنے والوں سے ہی تو معاویہ صاحب سمیت تمام اہل سنت نے اپنا مذہب لیا ہے ۔

توثیق پیش کرنے کی وجہ بھی غلط بیان کی ہے!! توثیق پر سنی مناظر کا آپ سے اختلاف ہی نہیں تھا!! بلکہ دور اوّل میں شیعہ لغوی معنی میں استعمال ہوتا تھا، اس سے آج کا شیعہ مذہب کیسے ثابت ہو جاتا ہے ؟
رہی بات اہل سنت کا مذہب تو بخش حسین حیدری صاحب یہ مذہب تو براہ راست نبی کریمﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تبلیغ کا نتیجہ ہے!! کیا آپ یہ دعوی کر سکتے ہیں کہ شیعیت کی تبلیغ نبی کریمﷺ اور صحابہ کرام نے کی تھی ؟ آپ تو اس قابل بھی نہیں ہیں کہ اپنے کسی امام کے حوالے سے یہ دعوی کرسکیں!!

شیعہ مناظر: دوسری بات کے رد کے طور پر ہی شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کا حوالہ دیا تھا کہ اہل سنت بھی اس دور میں شیعہ کہلاتے تھے۔۔۔بعد کے ادوار میں انہوں نے اپنے لیے

شیعہ کا لقب چھوڑ کر اہل سنت لقب اختیار کیا۔۔۔اصولا تو عطیہ اور فضیل کے دور میں اہل سنت مذہب کا وجود معاویہ صاحب کو ثابت کرنا چاہیے تھا جو وہ یقیناً قیامت تک ثابت نہیں کرسکیں گے

تیسری بات یہاں بدعتی کی کس بدعت کی تائید تھی یہ معاویہ صاحب بارہا مطالبے کے باوجود دلیل سے ثابت نا کرسکے۔۔۔انہوں نے بدعت بدعت کی رٹ لگائے رکھی مگر شاید معاویہ صاحب کو خود بدعت کی تعریف بھی نہیں معلوم

چوتھی بات تواتر کی شرائط سے قبل ہی ہبہ کیا جانا ثابت کیا جاچکا تھا جس کا رد کرنے کے لیے معاویہ صاحب نے کیا کیا جتن کیے ، یہاں تک کے جناب سیدہ ع کی سیرت کی سیر اعلام النبلا سے وہ منظر کشی کی کہ جس کی جرات خود جناب ابوبکر اور جناب عمر نے بھی نہیں کی تھی۔۔۔۔معاویہ صاحب کو لگتا ہے کہ وہ جناب ابوبکر اور جناب عمر سے زیادہ جانتے ہیں کہ جناب سیدہ ع کو فدک دینے سے رسول اللہ نے منع کردیا تھا، مگر یہ بات جناب ابوبکر اور جناب عمر کو معلوم نا ہوسکی
السلام علیکم تحفہ یا علی علیہ السلام مدد جی
تمام محبان اہل بیت علیہ السلام کو
اب کچھ ثبوت دیتا ہوں اہل سنت برادران کیا کہہ رہے ہیں
پرسنل پر جس سے معلوم ہوا کہ گہرا گھاو لگا ہے ان کے مناظر صاحب

عوام کو گمراہ کرنے کے بجائے حقائق کی دنیا میں آئیں!! رات کے اندھیرے سے دن کی روشنی بہتر ہوتی ہے۔ حق کا راستہ اختیار کریں۔ دنیا و آخرت میں کامیابی بھی اسی وقت ملے گی۔ اگر کسی شیعہ اہل علم میں جرآت ہو اور اس مناظرے اور تبصروں کا علمی رد کرنا چاہے تو شوق سے کرسکتا ہے۔

مناظرے کے اختتام پر اہل سنت و اہل تشیع ممبرز کی طرف سے کچھ تبصرے بھی کئے گئے جنہیں بغیر کسی تبدیلی کے من و عن شامل کیا جا رہا ہے۔

تبصرہ منجانب اہلسنت والجماعت مذہب حقہ

از قلم مُحَمَّد عیش ابراہیم

باغ فدک پر ہونے والا یہ مناظرہ شیعہ مناظر کے دعوی لکھنے پر ہی اہلسنت کے حق ہونے کی مہر لگاچکا تھا کیونکہ شیعہ مناظر نے ہبہ کی موضوع روایت شیعوں کی گھڑنتو روایت سے ہبہ کا دعوی کرکے سیدہ فاطمہ رض کے دعوی وراثت کی خود ہی نفی کردی کیونکہ اگر یہ دونوں دعوے مان لئے جائیں تو اجتماع النقیضین لازم آتا ہے
ہبہ حیات کو چاہتا ہے جو قبضہ سے تام ہوجاتا ہے اور میراث موت کو چاہتی ہے

اگر سیدہ فاطمہ رض کو ہبہ ہوکر انکے قبضے میں آگیا تھا تو دعوی میراث چہ معنی ؟

اگر دعوی میراث کیا تھا جو اہلسنت کی معتبر کتب میں موجود ہے تو پھر ہبہ کی نفی ازخود ہوجاتی ہے کیونکہ ہبہ کے ہوتے ہوئے کبھی میراث کا دعوی نہیں کرتا کوئی ذی عقل

یہ بد عقل بد مذہبوں کی ہی بد عقلی ہے جو اجتماع النقیضین کو برداشت کرلیتے ہیں

الحمدللہ اہلسنت مناظر دلائل قاہرہ سے ہبہ کا رد کردیا اور معتبر روایات سے دکھا دیا السنت کا نظریہ کہ سیدہ فاطمہ رض کو ہبہ نہیں ہوا فدک
شیعہ مناظر نے جو شیعہ راویوں سے بھرپور سند والی روایت لگا کر ہبہ ثابت کرنے کی کوشش کی اس کا جواب الجواب شیعہ مناظر آخر تک نہ دے سکا
شیعہ اصول بھی پیش کئے گئے اہلسنت کے شروط قبول و رد بھی پیش کئے گئے کہ بدعتی کی روایت اسکے مذہب کی تائید میں قبول نہیں لیکن جہلا تو ذوالجناح پر کتب لکھنے کے شوقین ہیں اور ٹخہ ٹخ ٹخہ ٹخ سے اوراق سیاہ کرتے ہیں
شیعہ مناظر یہی کہتا رہا عطیہ کی بدعت ثابت کرو

ایک بچہ بھی جانتا باغ فدک کا ہبہ ہونا خالصتا شیعہ بد مذہب کا خاصہ ہے اور یہ روایت شیعہ راوی کی ہے اسلئے قبول نہیں کیونکہ یہ شیعوں کی تائید میں ہے لیکن جواب وہی

ٹخہ ٹخ ٹخہ ٹخ ٹخہ ٹخ ٹخہ ٹخ ٹخہ ٹخ ٹخہ ٹخ ٹخہ ٹخ ٹخہ ٹخ ٹخہ ٹخ ٹخہ ٹخ ٹخہ ٹخ
ٹخہ ٹخ

الحمدلله اہلسنت مناظر نے براہین قاطعہ سے شیعہ مناظر کا رد کردیا

مجھے کافی حیرت ہوئی شیعہ مناظر کی علمی یتیمیت دیکھ کر کہ ایک جعلی خبر واحد کو متواتر ثابت کرنے پر تلا تھا

حالانکه یه ابوسعید کلبی جسے عطیہ تدلیس کرکے ابوسعید خدری رض بنا کر پیش کرتا تھا
صرف اسی سے مروی خبر واحد ہے اور ابن عباس رض والی روایت کی سند موجود نہیں کتب اہلسنت میں
شیعہ بیچارے یہ سمجھے کہ ایک ہی روایت متعدد کتب میں نقل ہونے سے شاید متواتر ہوجاتی ہے
فنعوذ باللہ من ذوی العقول

اللہ عقلوں کے زائل ہونے سے بچائے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

السلام علی من اتبع الهدی

نحمده و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم السلام

مختصر تبصرہ

اس مناظرے میں نئ بات یہ سامنے آئ کہ شیعہ مناظر بخش حسین نے اهل سنت مناظر کے سامنے عطیہ عوفی راوی کی روایت رکھی جس میں فدک نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف سے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا کرنے کا ذکر هے

اهل سنت مناظر نے عطیہ عوفی راوی کے بارے میں ثبوت دیا کہ وہ ویسے ثقہ تهے مگر وہ شیعت کی طرف مائل بهی تهے اور اهل سنت اور شیعہ کتب سے ثبوت دیا کہ ایسے راوی کی ایسی روایت جو کسی بدعت میں مبتلا هو اور روایت اس کے بدعتی مذهب کی تائید میں هو تو قبول نہیں کی جائے گی

شیعہ مناظر باوجود اصول دیکھ لینے کے بضد رہا کہ عطیہ تمہارے یہاں ضعیف راوی نہیں هے
اهل سنت مناظر بار بار کہتا رہا کہ متفق علیہ اصول کو مانو شیعہ مناظر انکار کرتا رہا

اهل سنت مناظر نے دلیل دی کہ جس آیت کے تحت وہ روایت بیان هوئ هے وہ تو اس وقت کی هے جب فدک نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے قبضے میں آیا هی نہیں تها یعنی مکی آیت هے تو جو چیز خود نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے قبضے میں نہیں تهی وہ کیسے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قبضے میں دی جاسکتی هے ؟؟

اور پهر اهل سنت مناظر نے یہ بهی ثابت کیا کہ اس روایت کو اهل سنت علماء نے کذب قرار دیا هے

شیعہ مناظر بار بار یہی کہتا رہا کہ عطیہ عوفی ضعیف نہیں ھے اور شاید وہ یہ دھوکہ دینا چاھتا تھا کہ عطیہ کو کیوں کہ اھل سنت نے ثقہ کہا ھے تو عوام کو دھوکہ دے سکے گا کہ ثقہ ھونے سے ان کا دعوی ثابت ھوگیا
دوسری حرکت شیعہ مناظر کی یہ تھی کہ اھل سنت کتب سے ادھوری بات پیش کرتا تھا جب مناظر اھل سنت مکمل بات دکھا کر دھوکہ ثابت کرنے کیلئے اھل سنت کتب سے حوالہ پیش کرکے شیعہ مناظر کے دھوکے کا ثبوت دیتا تو شیعہ مناظر واویلا کرتا تھا کہ اپنی ھی کتب بھیج کر ثابت کر رھے ھو

عطیہ اور ان کے ساتھ سند میں دوسرے شیعہ راوی کے ھوتے ھوئے اصولی طور پر روایت قابل استدلال ھی نہ رھی اور جب اھل سنت نے دلائل سے ثابت کردیا کہ یہ روایت ھی خلاف واقعہ ھے کیوں کہ جس وقت آیت ذوالقربی... نازل ھوئ اس کے فوری متصل بعد فدک بی بی کو دینا ممکن ھی نہیں تھا کیونکہ مکی زندگی میں فدک خود نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے قبضے میں ھی نہیں تھا
اور اھل سنت محدثین بھی اسے کذب کہتے ہیں تو ایمانداری کا تقاضہ یہی تھا کہ شیعہ تسلیم کرتا اور کوئی دوسری دلیل دینے کی کوشش کرتا
مگر شیعہ مناظر بدزبانی کرکے زبردستی اپنی بات منوانے کی کوشش کرتا رھا

لگے ھاتھوں ایک بات کہتا چلوں ۔ بدعت کی طرف مائل راوی جسے محدثین نے ثقہ کہا ھوتا ھے اس کی ایسی روایت قابل قبول نہیں ھوتی جو اس کے بدعتی مذھب کی تائید میں ھوں شیعہ مناظر بار بار ایسی روایات کو بھی صحیح قرار دلوانے کی کوشش کرتا رھا

ایسا راوی مطلقاً ضعیف(کمزور) نہیں ھوتا مگر اس سے ایسی روایات جو دوسرے ثقہ غیر بدعتی راویوں کے خلاف ھوں اس راوی کے بدعت کی تائید والے معاملے میں اس کا کمزور اور ضعیف ھونا ثابت کرتا ھے

اسی لئے ایسے ثقہ بدعتی مذھب رکھنے والوں کی تائید بدعت والی روایت رد کی جانا متفقہ اصول ھے ۔ شیعہ کو چاھئے کہ وہ کم از کم شیعہ اصول پڑھ کر مناظرے کے میدان میں اترا کرے ۔
مبصر... سید ذاکر علی شاہ

مذھب اہل بیت علیھم السلام مذھب تشیع

تبصرہ بر مناظرہ

⯃شیعہ مناظر کی طرف سے دعوی تین جزئوں پر مشتمل تھا ،
1- فدک رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ نے بی بی فاطمہ کو دیا
2- حاکم وقت نے فدک دینے سے انکار کیا
3- سیدہ فاطمہ ع ناراض ہوئی اور تا مرتے دم کوئی کلام نہ کیا،

▲شروع ہی میں ان تین باتوں میں اہل سنت عالم معاویہ صاحب نے دوسری جزئ کو تسلیم کیا اور کہا کہ حاکم نے فدک نہیں دیا تھا، اور اسی طرح یہ مناظرہ فدک پہلی جزء پر ہی ہوا ،

⯃البتہ انتہائی ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اہل سنت مناظر حسب عادت ایک بات پر بحث کرنے کے بجائے ادھر ادھر کی چھلانگیں لگاتے رہتے ہیں،

⯃اس مناظرے میں اہل سنت مناظر کا ایک اور نافھم قدم سامنے نظر آیا کہ وہ اکثر رد اپنی کتابوں سے کرتے تھے، شاید اہل سنت مناظر کو پتہ نہیں کہ مناظرہ کیا جاتا ہے،
المحلی میں ابن حزم لکھتا ہے کہ مناظرے میں سامنے والے حریف کی کتب و مسلمات سے استدلال و احتجاج کرنا پڑے گا ، ، ابن حزم کے اس قول کو سنی مناظر نے پارہ پارہ کیا اور خوب گھوڑے دوڑا کر پامال کیا،

⯃اس مناظرے میں اہل سنت عالم کی مولا علی ع سے دشمنی ظاھر ہوئی ، کیونکہ شیعہ مناظر کے دعوے کے جواب میں اہل سنت عالم نے لکھا کہ حضرت فاطمہ سے حضرت علی کی ناراضگی ثابت ہے،

⯃ اب اس جملے کا اس مناظرے میں کوئی ربط نہیں بنتا ، کیونکہ مناظرہ فدک کے موضوع پر تھا، شاید اس جملے کے ذریعے سے سنی مناظر کسی اور موضوع کی طرف حسب عادت چھلانگ لگانا چاہتے تھے، کہ جو شیعہ مناظر نے انتہائی صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی اور موضوع کی طرف جانے نہیں دیا،

⯃ اس مناظرے میں اہل سنت مناظر حسب عادت جگہ جگہ اپنی تعریفیں کرتا رہا، اسی سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مناظر اخلاقی مکارم سے خالی انسان ہے، جب کوئی تعریف نہیں کرتا تو بندہ خود اپنی تعریفیں کرتا پھرے ہر ضابطے میں مذموم قرار دیا گیا ہے،

⯃ شیعہ مناظر نے اپنے دعوے پر دلیل دی سنی مناظر نے کہا کہ اس میں عطیہ عوفی شیعہ ہے، سنی مناظر کو یہ تو پتہ تھا کہ عطیہ شیعہ ہے لیکن یہ پتہ نہیں تھا کہ کس طرح کا شیعہ ہے، شیعہ مناظر نے اہل سنت کی بے شمار کتابوں سے ثابت کیا کہ پہلے زمانے میں بقول سنی محدثین کے شیعہ کا لفظ اہل سنت کے لئے ہی استعمال ہوتا تھا،

⯃ مناظرے کو آخر تک پڑھنے والا پکار اٹھے گا کہ سنی مناظر نے آخر تک یہ نہیں بتایا کہ عطیہ عوفی کونسا شیعہ تھا،

⯃ سنی مناظر کا موقف یہ تھا کہ روایت میں موجود آیت مکی ہے اور فدک کا قصہ مدنی ہے، اثبات کے لئے تفسیر المیزان سے دلیل لائے جس میں سورہ کے بارے میں لکھا تھا کہ یہ سورہ مکی ہے، لیکن اس استدلال سے ہی پتہ چلا کہ سنی مناظر تو ان بدیہی معلومات کے بارے میں بھی لاعلم ہے، بہت سارے مکی سورتوں میں آیات مدنی ہیں اور مدنی سورتوں میں سے آیات مکی ہیں ، جس کا جواب آخر تک شیعہ مناظر مانگتے رہے ، *مگر جواب دینے والا کوئی منشاوی* نہیں آیا،

⯃ سنی مناظر کا زیادہ تر دارومدار تحفہ اثنا عشری کتاب پر رہا ، شاید وہ اثنا عشری سے یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ کوئی شیعہ کتاب ہے، حالانکہ اظہر من الشمس ہے کہ یہ سنی کتاب ہے اور سنی اپنے سنی کتاب سے شیعہ کے خلاف دلائل دے رہے ہیں جو کہ ایک مضحکہ خیز عمل ہے،

آخر تک سنی مناظر کہتا رہا کہ عطیہ اور فضیل بدعتی ہیں جبکہ شیعہ مناظر نے جوابا ملا علی قاری کی عبارت لاکر سنی مناظر کی آنکھوں میں خاک ڈال کر ہمیشہ کے لئے اس کے بے توکہ باتوں پر خوب لوگوں کو ہنسایا، ملا علی قاری نے عطیہ عوفی کو من اجلائ التابعین لکھا ہے،

شیعہ مناظر آخر تک یہ کہتا رہا کہ سنی کسی محدث اور محقق کی نظر میں کس بنیاد پر کسی کو شیعہ کہتے ہیں؟ مگر افسوس یہاں بھی کوئی *منشاوی مشکل کشا* بن کر نہیں آیا،

سنی عالم نے ایک اور احمقانہ اعتراض اٹھایا کہ صاحب ملل و النحل شہرستانی شیعہ تھا کہ جس کا رد شیعہ مناظر نے انتہائی اچھے انداز میں خود اہل سنت کی کتابوں سے دیا کہ جس میں شہرستانی کو امام میرزا فقیہ اور متکلم کے خطاب دئے گئے تھے، اور شافعی المذہب لکھا ہے،

علی ای حال اس مناظرہ میں اہل تشیع مناظر جناب بخش حیدری صاحب نے فتح کا وہ علم نصب کیا کہ جس کو اکھاڑنے کے لئے مناظرے کے آخر تک معاویہ صاحب کا *مشکل کشاء* منشاوی نے کوئی ہمت نہیں کی اور نہ ہی اکھاڑنے کا ارادہ کیا،

ہم اس مناظرے میں فتح یاب شیعہ مناظر جناب بخش حیدری صاحب کو لاکھوں کروڑوں مبارک باد کہتے ہیں،

سید ابو عماد حیدری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

تین دن ہونے والے مناظرے میں مولانا علی معاویہ صاحب نے اہل تشیع مناظر کے تمام سوالات کے جوابات تسلی بخش دے جواب میں اہل تشیع مناظر کی حالت تشویشناک رہی ایک ہی بات کو لے کر بیٹھا رہا جب اس کے اشکال دور کیے جا چکے تھے مگر کم علمی کی وجہ سے بات اس کی سمجھ میں نہیں آسکی میرا بخش حسین صاحب کو مشورہ ہے کہ جب آپ میں اتنی ہمت نہیں تھی تو مناظرہ کس لیے کرنے میدان میں اترے۔ *اور جناب بخش صاحب پہلے آپ یہ تو معلوم کرلیں کہ نماز میں جو ثناٰ پڑھی جاتی ہے وہ کس سورت میں ہے* 😂😂😂

جناب عالی ایک منٹ میں آپ دو چار لمبے لمبے مسیج ٹیپ کروارہے تھے یہ تو ناممکن ہے مگر آپ کے لوگوں نے آپ کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلائ اور اس ذلت سے خود بچ گئے اور آپ کو ذلیل ہونے کا شوق بھی پورا ہوگیا

دوسری بات

آپ جس طرح بات کررہے تھے یہ آپ کی پرورش کرنے والوں کی بھی پہچان کراگئ کہ وہ کیسے اہل علم بندے ہیں اور سوالیہ نشان اٹھا آپ کے استاد پر جس نے تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ کو تمیز نہیں سکھائ اور آپ کی انداز گفتگو نے آپ کے خون کی پہچان بھی کرادی شاید گھر میں اپنے والدین سے بھی اس طرح کی گفتگو کرنے کے عادی لگتے ہو مجھے 😉

میرا آپ کو مشورہ ہے کہ یہ مناظرہ کرنا تمہارا کام نہیں ہے آپ کسی اینٹوں کے بھٹہ پر جا کر اینٹ بناؤ اور جو لوگ آپ کو لقمہ دے رہے تھے ان کو مشورہ ہے کہ گدھے چراؤ جاکر ادھر ایک مولانا علی معاویہ صاحب آپ کے گروپ میں تمام شیعہ لوگوں پر بھاری پڑ گیا کچھ لوگ آپ کے ساتھ ہمارے دشمن ملک سے بھی *را کے ایجنٹ* تھے اس کو میں مشورہ دوں گا کہ لکھنؤ کے بازار جس کام کے لیے مشہور ہیں آپ وہاں جاکر اپنا کام دیکھو. اور وہیں پر اپنی گندی زبان استعمال کرنے کا شوق پورا کرو۔ سمجھ تو گئے ہونگے کہ کس کی طرف اشارہ کیا ہے میں نے 😉😉😉

بخشو صاحب آپ نے جو بدتمیزی کی ہے مناظرہ کے دوران اس کو یاد رکھنا جناب جب ہمارے کسی ناسمجھ بچے نے آپ کے ساتھ یہ کام کیا تو رونا مت سارے مناظرے میں اہلسنت مناظر نے جو علمی انداز میں بات کی وہی صرف علمی بات تھی۔۔۔

اہل گروپ آپ نے دیکھا کہ اہل تشیع مناظر کی طرف سے کوئی علمی بات پورے مناظرے میں دیکھنے کو نہیں ملی اور اب آخری ٹرن ہمیشہ کی طرح شیعہ مناظر نے پوری کتاب لکھ دینی ہے سلیم خان کی طرح گھوڑا کیسے چلتا ہے *ٹخہ ٹخ ٹخہ ٹخ ٹخہ ٹخ* گھوڑا ایسے چلتا ہے....

😂😂😂😂😂😂😂😂

حسنین حمزہ۔ .

🥊🥊🥊🥊🥊🥊🥊🥊

اہل ایمان کے لیے اسلام علیکم
اور روافض کے لیے ہدایت کی دعا
ماشاء اللہ اہل سنت مناظر مولانا علی معاویہ صاحب نے اہل تشیع مناظر بخش حسین حیدری کے دعوی ہبہ فدک کو اپنے علم اور دلائل کی بناپربہت اچھی طرح رد پیش کیا شیعہ مناظر کسی بھی صحیح روایت سے باسند معتبر سیدہ فاطمہ رضی اللہ کو باغ فدک ہبہ کیاجانا ثابت ناکرسکا بلکہ تین دن تک ہونے والے مناظرے کو آئیں بائیں شائیں میں گزاردیا

شیعہ مناظر نے ہبہ فدک پر جو پہلی روایت اہل سنت کتاب سے پیش کی اسکا راوی عطیہ عوفی ہے اور اہل سنت مناظر مولانا علی معاویہ صاحب نے اہلسنت اصول کے مطابق تہذیب التہذیب اور تدریب الراوی سے یہ ثابت کیا کہ شیعہ روایت اسکے مذہب کی تائید میں قبول نہیں

عطیہ عوفی کے شیعہ ہونے پر اعتراض نہیں بلکہ اسکی بدعت پر اعتراض ہے
بدعتی راوی کی روایت دوشرطوں کے ساتھ قبول ہوتی ہے
1 راوی اپنی بدعت کی طرف داعی نا ہو
2 اپنی بدعت کو رواج دینے والی کسی چیز کی روایت نا کرے

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ کو فدک ہبہ کیا یہ صرف اور صرف مسلک تشیع کا عقیدہ ہے نا کہ اہل سنت کا تو پھر ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ کسی صحابی، تابعی، محدثین یا اہلسنت آئمہ کرام کی وہ روایت پیش کی جاتی جس سے فدک ہبہ کیا جانا ثابت ہوتا مگر شیعہ کا عقیدہ شیعہ راوی کی روایت سے بیان کرنا ہی بدعت ہے اور پورے مناظرے میں مولانا علی معاویہ صاحب شیعہ مناظر کو یہی بات سمجھاتے رہے مگر شیعہ مناظر اپنی کم علمی اور کم عقلی کے باعث یہ بات سمجھنے سے قاصر رہا اور بار بار ایک ہی سوال عطیہ کی بدعت ثابت کرو. 😄😅

جس بندے کو بدعت کا مفہوم ہی معلوم نا ہو وہ بھی مناظر بن بیٹھا العجیب
بخش حسین آپ اصول مناظرہ اور اپنی کتب سے مکمل طور پر ناواقف ٹھہرے جن لوگوں کے دیے ہوئے لقمے آگے ٹرانسفر کرتے رہے کیا انہوں نے بھی اس دلیل کو نظر انداز کردیا جو آپ کے شہید ثانی زین الدین عاملی کی کتاب الرعایۃ سے مولانا صاحب نے دیاتھا جس میں واضح

لکھاہے کہ غیر اثنا عشری راوی چاہے ثقہ بھی ہو مگر اسکے مذہب کی تائید میں روایت قابل قبول نہیں
دوسری جہالت آپ نے یہ دکھائی کہ فدک مدنی دور میں رسول اللہ کے قبضے میں آتاہے جبکہ آپ مکی آیت پیش کررہے ہیں
کیا رسول اللہ ہجرت کے بعد دوبارہ مکہ میں رہائش پزیر ہوئے تھے ؟
تیسری جہالت آپ نے علامہ شہرستانی کی کتاب الملل والنحل پیش کرکے دکھائی جس میں انہوں نے اہل تشیع اور اہل سنت اختلافات کا زکر کیاہے علامہ شہرستانی کے کہنے کامقصد یہ تھا کہ فاطمہ رضی اللہ نے باغ فدک کا دعوی کبھی میراث کے طور پر کیا تو کبھی ہبہ کے طور پر کیا لیکن ہبہ و میراث کے دعوی کو اس حدیث نے مسترد کردیا کہ انبیا کا کوئی مال نہیں ہوتا وہ جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتاہے
یعنی آپ نے اپنی کم علمی کے باعث اپنے ہی دعوی کے خلاف روایت اٹھا کر بھیج دی
شیعہ مناظر اپنے دعوی کو ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہا کیونکہ ہبہ فدک پر تواتر نا دکھاسکا
اہل تشیع مذہب میں زیادہ تر شاز روایات یا موضوع روایات ہی من پسند ہوتی ہیں جبکہ صحیح احادیث کو یہ لوگ ہاتھ تک نہیں لگاتے
اس پورے مناظرے کا خلاصہ یہی ہے کہ شیعہ مناظر نے صرف ٹائم پاس کیاہے اور کچھ نہیں
اہل سنت مناظر مولانا علی معاویہ صاحب نے بہت مدلل گفتگو کی اور دعوی ہبہ فدک کو من گھڑت بھی ثابت کیا.

تبصرہ بر موضوع فدک

اہل السنت:- مناظر علی معاویہ
شیعہ مناظر:- بخش حسین

گفتگو تو سب کے سامنے ھے کہ شیعہ مناظر اپنے دعویٰ کے ثبوت میں بالکل ناکام رہا.

اہل السنت مناظر نے شیعہ مناظر کی ہر ہر بات کا رد دلائل سے کیا، جس کا جواب شیعہ مناظر اور اس کے پیچھے بیٹھی ان کی پوری ٹیم کے پاس نہیں تھا.
میں یہاں پر شیعہ مناظر کی لاعلمیوں پر کچھ تبصرہ کرنا چاھتا ہوں جو پورے مناظرہ میں دیکھی گئیں..

◈ شیعہ مناظر شروع دن سے اپنے آخری کمنٹس تک یہی کھتا رہا کہ عطیہ بدعت کی کونسی قسم میں ھے ؟
جب کہ اہل السنت مناظر نے شیعہ رجال کی کتاب معجم رجال الحدیث سے اس کو اصحاب باقر رح سے دکھایا، مطلب کہ عطیہ پکا شیعہ تھا، لیکن آخر تک شیعہ مناظر یہی سوال کرتا رہا.

◈ شیعہ مناظر جب اہل السنت مناظر کے حوالاجات سے لاجواب ہوا تو بار بار یہ کھتا رہا کہ
آپ کی کتب ھمارے لیے حجت نہیں..
جب کہ اہل السنت مناظر اس کی وضاحت کرچکا تھا کہ یہ میں تمھارے الزام کا رد کرنے کے لیے پیش کررھا ہوں کہ اہل السنت کے نزدیک فدک کا ھبہ کیا جانا ثابت نہیں، نہ کو تم کو منوانے کے لیے.

♦ شیعہ مناظر تحفہ اثنا عشری کی ادھوری عبارت سے استدلال کرتے ہوئے یہ لکھا کہ
شاہ عبد العزیز نے تو اہل السنت کا ہی شیعہ لکھ دیا..

جب کہ اھل السنت مناظر اسی تحفہ اثنا عشری سے ہی کل واضح کرچکا تھا کہ یہ اس دور سے پہلے کی بات ہے جب غالی، زیدی وغیرہ نے خود کو شیعہ کہنا شروع کر دیا تھا.
لیکن شیعہ مناظر نے آخر میں بھی وہی بات کردی جس کا جواب پہلے ہی دیا جا چکا تھا.

شیعہ مناظر نے اھل السنت مناظر پر یہ جھوٹا الزام لگایا کہ انہوں نے المحلی ابن حزم کے قول کے بارے میں یہ کہا کہ *کسی اور کا قول دو*..

جب کہ اھل السنت مناظر نے تو الٹا شیعہ مناظر کو تواتر کے شرائط پیش کرکے یہ سوال کیا کہ ان شرائط کے مطابق تواتر ثابت کرکے دکھاؤ؟
لیکن شیعہ مناظر تواتر ثابت نہ کرسکا.
اھل السنت مناظر نے تو یہ کہا تھا کہ ابن حزم کا قول اس وقت ھے جب کوئی دوسری روایت مخالف میں نہ ہو.
لیکن شیعہ مناظر نے اس کو غلط رنگ میں بیان کیا.

♦ شیعہ مناظر نے یہ دھوکا دینے کی کوشش کی کہ اھل السنت مناظر آت ذا القربی..
والی آیت کو بعض مکی اور بعض مدنی کہہ رہے ہیں..

جب کہ اھل السنت مناظر نے یہ ثابت کیا تھا کہ اکثر اور جمھور کا قول یہی ھے کہ یہ پوری سورۃ مکی ھے.
لیکن شیعہ مناظر نے اھل السنت مناظر کی بات ہی بدل کر دھوکا دینے کی کوشش کی.

■ شیعہ مناظر نے اھل السنت مناظر کے پیش کردہ لسان المیزان والے حوالے کو شروع سے آخر تک ھاتھ بھی نہیں لگایا کہ فدک والی روایت ابو العینا اور جاحظ نے گھڑی تھی.

تو فیصلہ بالکل آسان ہے کہ شیعہ مناظر کلی طور پر اپنے دعویٰ کا ثابت کرنے میں ناکام رہا.

فقط خاکپائےصحابہ واہلبیت رض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظرہ بعنوان فدک
اہل تشیع مناظر: بخش حسین حیدری صاحب
اہل سنت مناظر: فخرالزمان معاویہ صاحب

تبصرہ:-
تبصرہ شروع کرنے سے پہلے معاویہ صاحب کو مشورہ دوں گا کہ آپ اب مناظرے کرنا چھوڑ دیں یہ آپ کے بس کی بات نہیں۔ آپ نہ صرف اپنی علمی یتیمی سب کے سامنے لے کر آ رہے ہیں بلکہ اپنے مسلک و مذہب کو بھی اچھا خاصا رسوا کروا رہے ہیں۔ آپ نے پچھلے مناظرے (جو کہ میرے ساتھ ہوا تھا) کی شکست کا بدلہ لینے کے جلدی سے مناظرہ رکھا اور بدلہ کیا لینا تھا ایک مرتبہ پھر آپ منہ کے بل گرے اور ایک اور مناظرہ آپ کے گلے پڑ گیا۔

اب میں آتا ہوں تبصرے کی طرف:-

دعوی اہل تشیع

میرا یہ دعوی فدک جناب رسالت ماب نے جناب سیدہ کو عطا کیا اور حاکم وقت نے فدک دینے سے انکار کر دیا جس سے جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ ناراض ہوگئی اور مرتے دم تک کلام نہ کیا.

جواب دعوی اهل السنت

رسول اللہ ﷺ کا سیدہ فاطمہ رض کو فدک عطا کرنا جھوٹ ھے.
سیدہ فاطمہ رض کی ناراضگی ثابت نہیں البتہ سیدنا علی رض سے ان کا ناراض ہونا شیعہ کتب سے ثابت ھے
اور شیعہ کتاب سے ثابت ھے کہ سیدہ رض نے وفات سے پہلے بات کی.

-معاویہ صاحب کا جواب دعویٰ ہی ثابت کر رہا ہے کہ وہ شروع سے ہی بوکھلاہٹ کا شکار تھے اور وہ اسی تیاری سے آئے تھے کہ نکتہ دلیل پر بات کرنے کی بجائے بات کا رخ کسی اور طرف موڑ دیں یہ معاویہ صاحب کی پہلی شکست تھی

- مناظرے میں فدک کے عنوان سے جو نکتہ زیر بحث رہا وہ "ہبہ "کا تھا۔
جس پر بخش حسین صاحب نے ایک صحیح السند حدیث پیش کی جس کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات مبارک میں ہی فدک جناب سیدہ کو ہبہ کر دیا تھا۔
معاویہ صاحب کو اس روایت پر جرح کرنی تھی اور اس کا بطلان ثابت کرنا تھا لیکن موصوف نے ایک مفروضہ قائم کر لیا اور اس پر بھی قائم نہ رہ سکے۔

معاویہ صاحب کی علمی یتیمی اور حماقتوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔
1- سب سے پہلے معاویہ صاحب نے اعتراض کیا کہ عطیہ شیعہ ہے جب اس بات پر گرفت ہوئی تو خود ہی قلابازی لگا لی اور مان لیا کہ شیعہ ہونا کوئی جرح نہیں۔ (یہ معاویہ صاحب کی جواب دعویٰ کے بعد دوسری شکست تھی).

2- دوسرا بھونڈا اور بے تکا اعتراض یہ قائم کیا کہ عطیہ بدعتی ہے لیکن پورے مناظرے میں کوئی ایک قول نی پیش کر سکے جس سے واضح ہو جاتا کہ عطیہ واقعی بدعتی ہے۔

3- اس پر بخش حسین صاحب نے حوالہ دے کر ثابت کیا کہ بدعتی کی روایت بھی قبول ہے اور ساتھ یہ بھی سوال کیا کہ عطیہ اگر آپ کے مطابق بدعتی ہے تو وہ کس کیٹگری میں آتا ہے کیا بدعت صغریٰ کا مرتکب ہے یا بدعت کبریٰ کا ؟ لیکن پورے تین دن گزر جانے کے باوجود معاویہ صاحب اس کا جواب نہ دے سکے۔

4- اس کے بعد معاویہ صاحب نے پینترا بدلا اور موقف اختیار کیا کہ بدعتی کی وہ رائے جو اس کے مذہب کے موافق ہو وہ قبول نہیں۔
اس بات پر بھی کوئی تسلی بخش دلیل معاویہ صاحب پورے تین دن میں پیش نہ کر سکے۔
بلکہ اپنے مفروضے کو احتمال کی بنیاد پر لے کر چلتے رہے جبکہ مناظرے میں احتمال کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔

معاویہ صاحب کی خدمت میں چند گذارشات ہیں۔

یہ کہ اگر آپ کے نزدیک شیعہ ہونا جرح نہیں تھی تو آپ کو یہ بے تکا اعتراض کرنا ہی نہیں چاہیے تھا۔

اگر آپ کی نظر میں عطیہ واقعی بدعتی تھا تو آپ کو اس پر دلیل پیش کرنی تھی اپنے اکابرین میں سے کسی کا قول نقل کرتے جس میں عطیہ کو واضح بدعتی کہا گیا ہوتا لیکن یہ آپ سے نہ ہو سکا۔

تیسرا اگر آپ کا اعتراض عطیہ کے بدعتی ہونے پر تھا تو آپ کو پتہ ہونا چاہیے تھا کہ عطیہ کس نوعیت کا بدعتی ہے تاکہ آپ حکم واضح کر سکتے کیونکہ بخش صاحب نے آپ کو دکھا دیا تھا کہ بدعتی کی روایت بھی قبول ہے مگر آپ سے یہ بھی نہ ہو سکا۔

اب آپ کا یہ بہانہ کہ بدعتی کی رائے اس کے مذہب کے حق میں قبول نہیں یہ آپ کی علمی یتیمی کو ثابت کر رہا ہے اس کی چند وجوہات بیان کر رہا ہوں۔

اگر عطیہ بدعتی شیعہ تھا اور اپنے مذہب کے حق میں روایت کرتا تھا تو آپ کے اکابرین نے اس کی توثیق کیوں کی ؟
کیا ایسے شخص کی توثیق کردی جو کذب بیانی سے کام لیتا تھا (کیونکہ معاویہ صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ فدک جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو ہبہ نہیں کیا گیا جبکہ عطیہ نے روایت کی کہ ہبہ کیا گیا لہذا معاویہ صاحب کے مطابق عطیہ نے جھوٹ بولا) اب ایک جھوٹے کی توثیق متعدد اہل سنت اکابرین نے کیوں کی ؟

مزید یہ کہ معاویہ صاحب کو یہ بھی نہیں معلوم کہ بدعتی کی وہ کونسی روایت قبول نہیں کی جائے گی جو اس کے مذہب کے حق میں ہو۔
جواب اس کا یہ ہے کہ ایسی روایت جو بدعتی کے مذہب کی اصول دین کی حمایت میں ہو وہ قبول نہیں ہوگی جبکہ فدک کا ہبہ ہونا کسی بھی طرح اہل سنت کے اصول دین سے تعلق نہیں رکھتا۔

اب آتے ہیں معاویہ صاحب کی ان حماقتوں کی طرف جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ یہ اصول مناظرہ سے ہی سرے سے ناواقف ہیں۔

اول یہ کہ معاویہ صاحب ہبہ کے رد میں اپنی کتابوں کے حوالے لگاتے رہے 😅
او بھائی جب تمہارا یہ نظریہ ہے کہ فدک ہبہ نہیں ہوا تو کچھ نہ کچھ حوالے تو تمہاری کتابوں میں اس پر موجود ہوں گے ہی۔ ان حوالوں کو اٹھا کر شیعہ مناظر پر حجت قائم کرنا چاہ رہے ہو 🤭
دوسرا سب سے بڑی احمقانہ بات جس پر ہنسی آرہی ہے کہ اپنے دفاع میں معاویہ صاحب کو جو سب سے بڑی کتاب ملی وہ "تحفہ اثنا عشریہ "ہے اور معاویہ صاحب اس کو جواز بنا کر تشیع پر اعتراض اٹھاتے رہے یہاں تک کہ شیعہ کی اقسام بھی تحفہ اثنا عشریہ سے پیش کیں 😅 ۔
اور اس کے باوجود یہ نہ بتا سکے کہ عطیہ کس قسم میں شمار ہوتا ہے۔

ایک اور جہالت جو معاویہ صاحب نے دکھائی وہ یہ کہ عطیہ اور فضیل شیعہ ائمہ علیہم السلام کی صحبت میں رہے اس لیے شیعہ امامی تھے 😅

معاویہ صاحب اس طرح تو ابو حنیفہ بھی بدعتی شیعہ ہوا اور پورا حنفی مسلک نیست و نابود ہو گیا۔

لہذا یہ پورا مناظرہ یہ ثابت کرتا ہے کہ معاویہ صاحب ادھر سے ادھر بھاگتے رہے اور موقف بدلتے رہے لیکن رد نہ کر پائے۔
بطور مدافع جو واحد رد وہ اپنی کتب سے پیش کر سکتے تھے وہ یہ تھے کہ عطیہ کی ثقاہت پر جرح کرتے وہ یہ نہ کر سکے بلکہ الزامی جواب اپنی کتب سے پیش کرتے رہے 😅

میں مبارکباد پیش کروں گا بخش حسین صاحب کو جو اپنے موقف پر ڈٹے رہے اور بہت کامیابی سے معاویہ صاحب کے احتمال کی بنیاد پر بنائے گئے مفروضے کو مسخ کرنے میں کامیاب رہے۔
والسلام

ڈاکٹر سید حسن عسکری عابدی

بسمہ تعالیٰ...

*مناظر اہلسنت نے جواب دعوی میں اپنے ناصبیت ہونے کی دلیل دی ہے... جبکہ جواب میں صرف اقرار یا انکار کرنا تھا.. اسکا مناسب جواب اسے وہاں مل گیا تھا.. حالانکہ اس سے آگے گفتگو نہیں ہونی چاہئے تھی... کیونکہ یہ اسلوب مناظرہ کے خلاف تھا..

*شرائط نمبر ۴ کی بھی اہانت مناظر نے خلاف ورزی کی مینے بہت غور سے ساری تحریر پڑھی ہے.. بدتمیزی سنی مناظر نے ہی شروع کی تھی...

اہلسنت مناظر پھر وہی پرانے طرز پر نظر آنے کی کسی طرح خان چھوٹ جائے... اسکے لئے انہوں نےعطیہ عوفی اور فضیل کو رافضی ثابت کرنا چاہا... یہ بات اہلسنت مناظر کو بھی معلوم ہے کہ شیعہ سے مراد متقدمین کے نزدیک جو علی کو عثمان پر فضیلت دیتے ہیں اور غالی جو تمام صحابہ پر علی کو فضیلت دیتے ہیں...
یہاں تشیع سے مراد اہلسنت کی ہی ایک فرع ہے نا کہ رافضیت...
یہ اصول وہاں چلتا ہے جن احادیث میں حضرت علی کی ایسی فضیلت بیان ہو جس میں وہ خلفاء ثلاثہ سے افضل قرار پائیں نا کہ مسئلہ فدک میں...

*یہ اصول تب ہی عمل میں آتا ہے جب بدعتی ایسی روایت نقل کر رہا ہو جو اصول دین یا ضروریات مذہب کے خلاف ہو... فدک کا قضیہ اس سے الگ ہے....
*شہرالستانی کے مسئلہ میں بھی اہلسنت مناظر مفروضات پر گفتگو کرتے رہے کہ اس پر اتہام ہے الحاد کا اور تشیع میں غلو تھا... یعنی تمام صحابہ پر علی کو فضیلت دیتا تھا...
اسکی دلیل یہ ہے اسکو معتزلی مانا گیا ہے.. اور معتزلی شیعہ نہیں ہوتے...
رہی بات اتہام کی تو ابوحنیفہ کو کسی نے ضعفاء میں شامل کیا ہے... کسی نے جہمیہ میں قرار دیا ہے.... کسی نے مرجئ کہا ہے... کسی نے عالم اسلام میں سے منحوس مولود کہا ہے اور یہاں تک کہ دیا گیا ہے کہ ابو حنیفہ کے قول کو نقل کرنے سے بہتر سے شراب بیچنا....
یہ مناظرہ ہے یہاں اتہام اور مفروضات پر بات نہیں ہوتی... دلیل سے سامنے والے پر برہان قائم کیا جاتا ہے..

مختصر تبصرہ

شیعہ مناظر حسن بخش حیدری نے دعوی کیا کہ
فدک جناب رسالت ماب نے جناب سیدہ کو عطا کیا اور حاکم وقت نے فدک دینے سے انکار کر دیا جس سے جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ ناراض ہوگئی اور مرتے دم تک کلام نہ کیا

✳ شیعہ دعوی پر ہی اگر غور کریں؛ ایک طرف فدک ھبہ کرنے کا دعوی کیا گیا ہے تو دوسری طرف حاکم وقت کی ملکیت یا زیر قبضہ ہونے کا بھی اقرار کیا ہے، ظاہر ہے تبھی تو لکھا کہ حاکم وقت نے فدک دینے سے انکار کردیا۔
اس کے بعد شیعہ مناظر نے دعوی کے آخر میں لکھا کہ فدک نہ ملنے پر سیدہ فاطمہ ناراض ہوگئیں اور مرتے دم تک کلام نہ کیا!!

◍ شیعہ مناظر کو دعوی کے مطابق تین باتیں دلائل سے ثابت کرنی تھیں۔
1- فدک ھبہ کیا گیا تھا۔ یعنی دور نبوی میں فتح خیبر (سات ھجری) سے رحلت نبوی (گیارہ ھجری) تک تین سال فدک سیدہ فاطمہ کے زیر قبضہ رہا اور ظاہر ہے اس کی سالانہ آمدنی سیدہ فاطمہ اور اہل بیت کو وصول ہوتی رہی اور اس آمدنی سے اہل بیت کے مالی حالات بھی بدل گئے ہوں گے۔
2- نبی کریم ﷺ کے بعد حاکم وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے قبضے میں کرلیا یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ملکیت بن گیا، ظاہر ہے فدک کی اچھی خاصی آمدنی سے حضرت ابوبکر صدیق کے مالی حالات بھی بدل گئے ہوں گے اور ان کی اولاد کو بھی فدک بطور ورثہ ملا ہوگا!!
3- فدک نہ ملنے سے سیدہ فاطمہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ناراض ہوگئیں اور ترک کلام کیا یعنی دونوں گھرانوں کا قریبی تعلق منقطع ہوگیا پھر تو دونوں گھرانوں کے درمیان آنا جانا بلکہ رشتہ داریوں کا ہونا بھی ممکن نہیں!!

◍ شیعہ مناظر نے دوران مناظرہ پہلے نکتہ کو ثابت کرنے کے لئے مسند ابو یعلی سے ایک ایسی حدیث پیش کی جس کی سند میں دو راوی شیعہ تھے۔ جب سنی مناظر نے ان راویوں کی نشاندہی کی اور کئی دلائل سے ثابت بھی کیا تو شیعہ مناظر ان دلائل کا دفاع اور کوئی علمی رد پیش نہ کرسکے۔

◍ ایک موقعہ پر شیعہ مناظر نے معصوم بن کر سوال پوچھا کہ اس حدیث میں شیعہ راوی نے کس بدعت کا ذکر کیا ہے؟ حالانکہ ایک عام فہم بھی سمجھ سکتا ہے کہ فدک کا

ھبہ ہونا اگر سچ ہے تو مطلب رحلت نبوی کے بعد تمام صحابہ کرام معاذاللہ گمراہ ہوگئے اور سیدہ فاطمہ سے فدک کو چھین لیا گیا!! اس کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا رحلت نبوی کے بعد زبردستی کا قبضہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔
یہ نظریہ دین میں ایک ایسا اضافہ ہے جو اہل سنت و اہل تشیع کی کئی صحیح روایات کے خلاف ہے اور غور فرمائیں؛ شیعہ مناظر کے نزدیک یہ کوئی بدعت ہی نہیں ہے حالانکہ سنی مناظر بار بار یہی کہتے رہے کہ
یہ مسلک شیعہ کا ھے نہ کہ اھل السنت کا ،کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ رض کو فدک ھبہ کیا تھا.
أقع عطیہ عوفی شیعہ ھے أقع فضیل بھی شیعہ ھے.
تو اصول واضح ھے کہ بدعتی کی روایت اس کی تائید میں قبول نہیں۔

⚛ اگر بالفرض یہ نظریہ بدعت نہیں ہے تو شیعہ مناظر کو ان صحیح روایات کا رد کرنا چاہئے تھا جو اس نظریے (فدک کا ھبہ ہونا) کے خلاف اہل سنت و اہل تشیع کتب میں موجود ہیں لیکن شیعہ مناظر مکمل ناکام رہے۔

◍ شیعہ مناظر نے کئی بار وقت ضایع کیا۔ سنی مناظر کے دلائل کا جوابی رد پیش کرنے کے بجائے راویوں کی بار بار توثیق اور فضول سوال کرتے رہے!

◍ سنی مناظر نے حجت تمام کرتے ہوئے وہی اصول شیعہ مسلک سے بھی ثابت کردیا کہ شیعہ مذھب میں بھی ہے کہ *ثقہ غیر اثنا عشری کی روایت قبول ہے لیکن جب روایت اس کے مذھب کی تائید میں ہو تو قبول نہیں*

◍ دوران مناظرہ شیعہ مناظر نے جہالت دکھاتے ہوئے کہا کہ *معاویہ صاحب تو اصول مناظرہ ہی بھول گئے اپنی کتابوں سے سکین دے رہے ہیں کہ ہبہ ثابت نہیں*
لیکن موصوف یہ بھول گئے کہ وہ خود مدعی ہیں اور دعوی کی تائید میں اہل سنت کتب سے دلائل دے رہے ہیں۔ ظاہر ہے سنی مناظر کو دفاع کرنا ہے ، اور دفاع تو اپنی ہی کتب سے ہی کیا جاتا ہے۔

◍ سنی مناظر کی موضوع پر گرفت اتنی مضبوط تھی کہ جو بات اہل سنت کتب سے ثابت کرتے رہے وہی بات اہل تشیع کتب سے بھی ثابت کرتے رہے اور مزے کی بات ہے کہ شیعہ مناظر کسی بھی دلیل کا جواب نہ دے پائے بلکہ اپنی ہی بھیجی گئی روایات کی سند تک پیش کرنے میں ناکام ہوگئے!

دوران گفتگو شیعہ اور رافضی کی تعریف پر بھی گفتگو کی گئی۔ یہ حقیقت بھی ہے کہ شروع کے دور میں شیعہ بحیثیت مسلک کوئی وجود نہیں تھا۔ پہلے شیعہ بمعنی سیاسی گروہ ہی استعمال کیا جاتا تھا۔ شیعان عثمان، شیعان علی اور شیعان معاویہ کے نام بھی تاریخ میں اسی لئے مذکور ہیں۔ ظاہر ہے یہ تینوں گروہ ایک ہی مسلک پر عمل درآمد کرتے تھے۔ اس لئے کسی راوی کا شیعہ ہونا معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا بعد میں جب سبائی گروہ کے باطل نظریات کی دین میں آمیزش ہونے لگی تو راویوں کے حالات لکھتے ہوئے یہ نشاندہی کرنا ضروری سمجھا گیا کہ راویوں کا شیعہ ہونا بھی بیان کردیا جائے تاکہ روایات شیعہ مذہب کی تائید میں ہوں تو یقین کرنے سے پہلے اچھی طرح چھان بین کی جائے اور اگر واقعی اہل سنت نظریات کے خلاف ہوں تو رد کردی جائیں۔ اس مناظرے میں شیعہ مناظر کی شکست بھی اسی بنیاد پر ہوگئی۔

سنی مناظر نے آخر میں جو پورے مناظرے کا نچوڑ پیش کیا وہ غیر جانبدار اہل علم کے لئے حق تک پہنچنے کا راستہ ہے۔ دعا ہے کہ محترم علی معاویہ صاحب کے علم و عقل میں مزید توسیع ہو اور حق و باطل کی اسی طرح تفریق کرتے رہیں۔

(ممتاز قریشی)